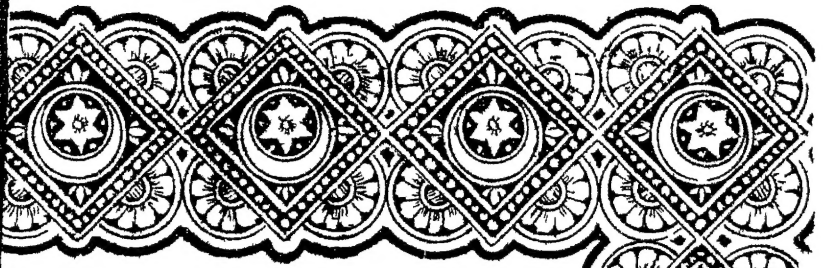


جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ بلا اجازت



قال الامام الاعظم رحمه الله تعالى  
صلى الله تعالى عليه

طبع الكائنات والامام وطام الطوائف  
على هذا الاستطاعه الى وجهه الحفوف

جلد دوم

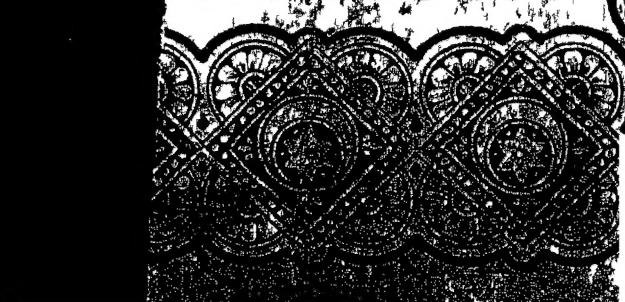
المعروف

۱۳ ۱۹

المعروف

صلى الله تعالى عليه

الطبع المطبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 کتاب التفسیر  
 شیخ محمد جلال الدین  
 لاہور بازار کشمیری  
 بیت طلب کریں

و این صرف  
 با سارا علم صرف ہر ای آب  
 اگر صرف اسی کو از ریاد کس تو چہ کسی  
 سری کتاب صرف کی حاجت ہیں  
 رہتی چہا یہ عمدہ خوشخط قیمت  
 دو آہ ۲

معین صغیری

کتاب صحیح علی  
 اظہر من الشمس، کتاب مشکوٰۃ المصابیح صحاح ستہ کا دوسرا نمبر اعظم کتبہ  
 حق احادیث ترجیح اقوال و کیفیت مباح و منہج جو سارہ کالمین تالیفین کو  
 مخصوص صحاح کے پر ہے میں اس پر سے بہت فوٹو ہے۔ نہایت عمدہ خط و کلام  
 یث کا مکمل ہونا ہے۔ لہذا اسطافا وہ طالعین محنت و ایسا حافظہ علی صحاح  
 خط و خط کر کے اور احادیث کے لئے جس کے مطالعہ کے لئے دیکھا کہ کسی شیخ کی طرف  
 طالعہ سے خود معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کے آئینہ کی اسماء الرجال  
 الحمد للہ کہ انقرال کی بھی مشکوٰۃ ہوئی۔ قیمت سچا ہے۔ دوسرے پیر کر دی ہے۔

بجائے یہ دوولوں کاس مسائل صلوة میں  
 ہر میں مصنف علام نے ہایت حد و حد ہے  
 صلوة کو لوصاحت تمام سائل کیا ہر اس  
 کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت  
 نہیں رہتی۔ چونکہ یہ دوسری کتاب سبھی اور خشک  
 بہت غلط ملک اعظم جیسی جیسی اصل کتاب  
 مسج ہوئی تھی۔ اور اکثر طلباء وقت میں  
 دیکھتے تھے نظر میں اس کتاب کو اول  
 سے آخر تک ہایت ہی کو شش سے  
 درست کر کے طبع کرایا گیا ہے  
 تالیفیں جلد درجہ ہیں  
 اور اس کے مطالعہ سے خط  
 و ارا اٹھائیں۔ کاغذ ٹرا  
 لمس جیسا کی ٹری اعظم  
 قیمت ملا معصولہ اک

سنن ابی

معین شرح عین الودود

کتاب اصل صحاح ستہ ہے آج تک  
 شفیق و معین علی کیا مالک خط و خط  
 ایسی اس کتاب خوشی جو بی حد و مکمل  
 شرح عین الودود کے ہایت صحت و صفائی  
 سے عمدہ معین دیر کاغذ پر چھپی ہے اور بعض  
 مطبوعہ سابقہ میں تھے اس سے یہ کتاب باک و صاف  
 طالبان میں و تالیف حدیث بدل الملبس اگر تفریحی و  
 علمی اس کتاب کو خریدیں تو یہ ہے۔ منظر سہولت تالیفین قیمت  
 اس کتاب مستطاب کی با اہم جو بی صرف چند روپے ملا معصولہ اک  
 مقرر کی گئی ہے۔ صرف چند روپے باقی ہیں جلد خریدیے۔ والا  
 طبع ہائی کا انتظار کرنا ہے گا۔ کاغذ و لکھائی کا ہایت علی  
 انتظام کیا ہے۔ درجہ بہت دیر پہلے کی تھی  
 خوشخط ہر فرد میں

لہذا و منشیہ لہذا علی شرح منشیہ لہذا علی

ال ہوا اسکا مصنف احمد بن علی العسقلانی  
 دق السدی المدنی تاج صحیح بخاری کا ہے اس پر تقریب  
 نامی سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ علمائے مدد دستاں  
 ہر کی جوی میں بھی گئی ہیں وہ ہی اس کے مستند ہونے  
 ہایت اعظم کا لکھا گیا ہے۔ صحت اور  
 مطام و انصاف کیا گیا ہے۔ غیر معصولہ  
 کیر و پیر (دعہ)

افتتاحی  
 مصنف حضرت علامہ شیخ المشائخ سدگی  
 مولانا شیخ محمد اکرم صاحب صابری قدوسی السوی  
 رحمة اللہ علیہ برائے فارسی و ہما می ارباب  
 تہذیب و طریقت و ہما ہی حقیقت و حقیقت  
 و حیران و ارباب و طریقت و حقیقت

رضایہ  
 رتنوی سے منسلک ہے۔ اس  
 رت اور دیگر کل مسائل  
 حج و کوفہ کا بیان  
 تو چھری دوسری  
 ہے۔ کاغذ ہر ہایت  
 نا علی شمس کر  
 صرف



# فهرست ابواب فصول الحج والعمرة مع الأثر لابن أبي ربيعة

تسلسل	مضامين	تسلسل	مضامين	تسلسل
١٠٢	باب صوم يوم عرفة	١٦	٢	١ كتاب الزكاة
١٠٥	باب صوم يوم عاشوراء	١٧	١٨	باب في المرأة السوء الفقير هل يحل الصدقة
١١٥	باب صوم يوم السبت	١٨	٣٣	باب المرأة هل يجوز لها ان تعطي زوجها من زكاة أمه
١١٨	باب الصوم بعد النصف من شعبان الى رمضان	١٩	٣٤	باب الخيل لسانها هل فيها صدقة ام لا
١٢٤	باب القبلة للصائم	٢٠	٣٣	باب الزكاة هل يأخذها الامام ام لا
١٣٩	باب الصائم يقي	٢١		باب ذوات العوار هل تؤخذ في
١٢٢	باب الصائم يجتمع	٢٢	٢٤	صدقات البواشي ام لا
	باب الرجل يصح في يوم من شهر رمضان	٢٣	٢٩	باب زكاة ما يخرج من الارض
١٢٩	جنباً هل يصوم ام لا		٥٧	باب الخرص
١٥٦	باب رجل يدخل في الصيام طوعاً ثم يفطر	٢٤	٥٩	باب مقدار صدقة الفطر
١٦٢	باب صوم يوم الشك	٢٥	٦٨	باب وزن الصاع كم هو
١٦٣	كتاب مناسك الحج	٢٦	٤٢	كتاب الصيام
	باب المواقيت التي لا ينبغي لمن اراد	٢٧	٤٤	باب الرجل ينوي الصيام بعد طلوع فجر
١٤٠	الحرام ان يتجاوزها الا محرمات			باب معنى قول رسول الله صلى الله
١٤٥	باب لا هلال من اين ينبغي ان يكون	٢٨	٨٢	عليه السلام شهر رجب لا يقصر الا في مكة والحج
١٨٠	باب التلبية كيف هي	٢٩	٨٢	باب الحكم فيمن جامع اهله في رمضان متعمداً
١٨٢	باب التطيب عند الاحرام	٣٠	٨٨	باب الصيام في السفر

Checked  
1987

باب	مضامين	باب	مضامين	باب
٣١٩	يرخص لهم في ترك الوقوف بزلفة	١٩٧	باب ما يلبس المحرم من الثياب	٣١
٣٢٢	باب حجرة العقبة ليلة النحر قبل طلوع الفجر	٢٤	باب لبس الثوب الذي قد مسه	٣٢
٣٢٨	باب الرجل يدعى حجرة العقبة يوم النحر ثم يقيمها	٢٨ ١٩٨	ورس او زعفران في الاحرام	
٣٣٠	باب التبذية متى يقطعها بالحج	٢٩ ٢٠٠	باب الرجل يحرم عليه كيف ينبغي ان يخلع	٣٣
٣٣٤	باب اللباس الطيب متى يحل للمحرم	٥٠	باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم	٣٤
	باب المرأة يختص بعد ما طافت للزيارة	٥١ ٢٠٢	به محرما في حجة الوداع	
٣٣٧	قبل ان تطوف للصدر	٢٣٣	باب الهدى ساوقة لمتعة او قران هل يركب الا	٣٥
٣٣٩	باب من قدم من حجه نسكا قبل نسك	٥٢ ٣٣٨	باب ما يقتل المحرم من الدواب	٣٦
٣٥٦	باب المكي يريد العمرة من اين ينبغي له ان يخرجها	٥٣	باب الصيد يدبجه المحلال في الحل	٣٤
	باب الهدى يصد عن الحرم هل	٥٧ ١٢٥	هل للمحرم ان يأكل منه ام لا	
٣٥٨	ينبغي ان يذبح في غير الحرم ام لا	٢٥٤	باب فتح اليمين عند رؤية البيت	٣٨
٣٦٠	باب المتمتع الذي لا يجد يا ولا يصوم في العشر	٥٥ ٢٦١	باب الرمل في الطواف	٣٩
٣٦٨	باب حكم لحصر بالحي	٥٦ ٢٦٤	باب ما يستلم من الاركان في الطواف	٢٠
٣٨٠	باب حج لصغير	٥٤ ٢٤١	باب الصلوة للطواف بعد الصبح والعصر	٢١
٣٨٣	باب دخول الحرم هل يصلي بغير احرام	٥٨ ٢٤٤	باب من احرم بحج فطأها قبل ان يقف بعرفة	٢٢
	باب الرجل بوجهه بالهدى الى مكة و	٥٩ ٢٩٠	باب القارن كم عليه من الطواف العمر والحج	٢٣
٣٩٢	يقيم في اهله هل ينجز اذا قلنا هذا	٣٠٦	باب حكم الوقوف بالزلفة	٢٢
٣٩٨	بيان انكح المحرم	٦٠	باب لجمع بين الصلاتين بجمعة كيف هو	٢٥
	بقول السعيد محمد بن عبد الله بن محبوب القمي		باب قدر حجرة العقبة للضعفاء الذين	٢٦



بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
 شرح معاني القرآن  
 المعنى والبيان  
 محمد بن عبد الله  
 ١٢٣٤





جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحِلُّ لَهُمْ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَغْنِيَاءَ مِنْ عَشَرَتِي هَاشِمٍ قَدْ يَصْدُقُونَ الرِّسَالَةَ عَلَى أَحَدِهِمْ  
بِدَارِهِ أَوْ يَجِدُونَ ذَلِكَ جَائِزًا أَحَدًا وَلَا يَحْجِزُهُ عَلَيْهِ مَا لَهُ فَكَانَ فَيَحْجِزُهُ عَلَيْهِ مَا لَهُ مِنَ الصَّدَقَاتِ هُوَ  
الزُّكَاةُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِي يَنْقَرِبُ بِهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِي يَزَاكُ بِهَا طَرِيقُ الْيَهْيَاةِ وَإِنْ  
سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَلَا فَكُلُّ ذَلِكَ يَنْوُكُهَا شَيْءٌ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنَ الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ  
فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يَحْجِزُهُمْ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَا يَحْجِزُهُمْ عَلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ بِمَا يَمُونُ بِهِمْ فَهَلْ هُنَّ أَجْمَعًا مَا كَانَ تَصَدَّقَ  
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْوَاحِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْيَهْيَاةِ وَإِنْ سُمِّيَتْ ذَلِكَ صَدَقَةً وَهَذَا الَّذِي يَنْبَغِي  
أَنْ يَحْلَلَ تَأْوِيلُ ذَلِكَ

## بیان المسئلة

الحمد لله

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اور بنی ہاشم پر صدقہ جائز رکھا ہے اور باقی اہل علم  
نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بنی ہاشم پر صدقہ زکوٰۃ و تطوع جائز نہیں بلکہ وہ اغنیاء کے حکم میں ہیں کہ جو  
چیز صدقات و زکوٰۃ سے اغنیاء پر حرام ہے وہ ان پر بھی حرام ہے اور جو اغنیاء کے لئے جائز ہے وہ ان پر بھی جائز ہے  
اور اس حکم میں فقر و اغنیاء بنی ہاشم دونوں برابر ہیں اور وہ جو قائلین قول اول نے حدیث پیش کی ہے ہمارے نزدیک  
حجت نہیں ہو سکتی اس لئے کہ جائز ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو بنی ہاشم کی بیواؤں پر صدقہ کیا تھا  
بمغنیات ہو۔ صدقہ کے نہیں کیا تھا جو بنی ہاشم پر حرام تھا بلکہ بختیت اس صدقہ کے جو ان پر حلال تھا کیونکہ ہم اغنیاء  
بنی ہاشم کو دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے پر اپنا گھم بایا۔۔۔ غلام وغیرہ جاگدا یہہ کر دیتے ہیں اور یہہ موموں کے لئے جائز و  
حلال ہوتا ہے اور اس کا مالدار ہونا اس یہہ کو اس پر حرام نہیں کرتا ہاں مالدار ہونے کے سبب سے جو صدقات اغنیاء پر  
حرام ہیں وہ صدقات زکوٰۃ صدقات کفارات اور صدقات بنی جو خاص تقرب الی اللہ کے لئے دیئے جاتے ہیں  
اور وہ صدقات جو بہاد و عطیہ کے لئے دیئے جاتے ہیں وہ اغنیاء پر حرام ہیں اگرچہ صدقات کے نام سے موسوم ہوں  
پس اس طرہ بنی ہاشم پر بھی بوجہ قرابت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وہ صدقات حرام ہیں جو صدقات بوجہ مالدار ہونے  
عام اغنیاء پر حرام ہیں وہ بنی ہاشم پر بھی حرام ہیں اس لئے ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صدقہ کو جو  
آپ نے بنی ہاشم کی بیواؤں پر کیا تھا یہود و عتیہ طرہ پر محمول کیا اگرچہ وہ صدقہ کے نام سے موسوم ہوا اور اسی معنی پر اس حدیث کو  
محمول کرنا ہی چاہئے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ رَأَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رِيعُ الْمُؤَدِّنَ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ دَحْمَاذٍ  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ مَوْسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا  
اخْتَصَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْيَ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِكُلِّ شَيْءٍ اسْتَأْخَرُ الْوَصُو دَاكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ  
كَانَ لَا تَدْرِي أَتَمَّ عَلَى الْخَيْلِ تَرْجَمَهُ كَيْونَكَ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان  
کی ہم سے ریع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید کے دونوں بیٹوں سعید اور حماد  
وہ روایت کرتے ہیں ابو جعفر موصی بن سالم سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ہم ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اپنے بیان فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن میں تین باتوں کے  
ساتھ مخصوص کیا ہے استباغ و ضوع کے ساتھ صدقہ نہ کہانے کے ساتھ اور ہم گدہوں کو گھوڑیوں کے اوپر نہ چھوڑیں  
حَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ خَرِبٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَرَاوِيلٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ مَوْسَى بْنِ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ دَحْمَاذٍ

۴

۵

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں ابو جہضم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔  
**حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَهُ الْحَوْضِيَّ قَالَ كُنَّا مَعَ خَاصِّ بْنِ حَزَّافٍ عَنْ أَبِي حَقِصَمٍ مَدَّ كَرِيحًا سَنَادَهُ وَثَّقَهُ تَرْجُمَهُ**  
 حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جہضم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قَالَ ابْنُ الْحَوْضِيَّ فَهَذَا ابْنُ**  
**عَمَّاسٍ يُخْبِرُنِي هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَمَهُمْ لَا تَأْكُلُوا الصَّدَقَةَ فَلَيْسَ يَخْلُقُوا الْحَدِيثَ**  
**أَوَّلَ مَنْ أَنْ كُنْتُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ فَكُنُوا مَا آتَاكُمْ مِنْهُ عَيْدَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ**  
**الثَّانِي وَكُنُوا مَعَهُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَوْ كُنُوا الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ يَنْبَغِي مَا مَنَعَهُ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ لَنَا فِي**  
**فَكُنُوا هَذَا الْحَدِيثُ لَنَا فِي مَا سَمِعْنَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عَمَّاسٍ يُخْبِرُنِي بِهِ كَعَدِ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ**  
**فَخَصَّصُوا بِهِ دُونَ الثَّانِي فَلَا يَحْجُوزُ أَنْ كُنُوا ذَلِكَ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ فِي ذِيهِ ذَلِكَ تَرْجُمَهُ بِأَمْرِ ابْنِ جَعْفَرٍ طِوَالِي رَحِمَهُ**  
 کہتا ہے کہ دیکھو بنی عجماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ بنی ہاشم کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کہلتے تھے کہ کہ وہ حققتہ یہ کہ بنی ہاشم ضرور ہے کہ حدیث اول کے وہی معنی ہوں جو ہم نے  
 باب کے پس اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ صحیح ہے اس حدیث میں جو ہم نے یہ کہ بنی ہاشم صدقہ کے معنی الگ الگ ہیں  
 یہ ماکہ ہم سے ابی ریمیاں کہا اور اگر دونوں اپنے اپنے معنی پر محمول کیا جائے کہ پہلی حدیث سے بنی ہاشم پر صدقات عدا  
 تہ اور دوسری صدقہ منع ہو گئے تو یہ دوسری حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما  
 ی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خبر میت میں کہ بنی ہاشم صدقہ کہلتے تھے خاص منع کئے گئے ہیں اور یہ بدون بنی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ باسعادت کے ممکن نہیں بلکہ ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ باسعادت میں بنی ہاشم کو صدقات سے منع  
 کیا گیا تھا **فَإِنْ أَخْبَرْتُمْ فِي إِنْ كُنِيَ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِمْ صَدَقَاتٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ كُنْ**  
**يَأْتِيَهُمْ تَمَّافَةً قَالَ تَمَّافَةً ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسَافِرٌ عَنْ**  
**ابْنِ أَبِي عَمْرٍو دَنْسِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ**  
**إِلَى أَبِي تَكْوَيْمٍ لَتَسْلُمَ إِلَيْهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَكَاظِمَةُ خَلِيلٌ كَطَلَبَ صَدَقَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ لَدَّ وَتَأَقَّبَ مِنْ خُمُسٍ حَبِيبٌ فَقَالَ ابْنُ كَعْبٍ**  
**إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنَّا نَوَدُّكَ مَا نَوَدُّكَ صَدَقَةً وَإِنَّمَا نَأْكُلُ الْفَحْشَى فِي هَذَا الْمَالِ قَائِي وَاللَّهُ لَا**  
**أَجْرُكَ مَا مِنْ مَدْرُودٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهِمَا الَّذِي كَانَتْ تَمْلِكُهُ فِي عَقْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**تَكْرِيهًا سَمِعَ وَلَا يَكُنْ فِي ذَلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ ابْنُ كَعْبٍ كَوْنِ بَنِي هَاشِمٍ بِرُصْدِهِ**  
 حلال ہونے پر اس حدیث سے احتجاج کرے جو بیان کی ہم سے فہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح  
 سے کہا حدیث بیان کی ہم سے است نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے وہ روایت کرتے  
 ہیں ابن سہابتہ و عمرو بن زبیر سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ صی اللہ تعالیٰ عنہا نے اون سے بیان کیا کہ فاطمہ  
 بنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی میرات مانگنے گئیں















عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَكْفِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِدِيَارِ شَيْءٍ وَإِنْ مَعَكَ أَصْحَابُكَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ وَغَيْرِهَا  
 وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ وَصَعْنُهُ لِلصَّدَقَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتَنِي مَكَانَكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحْوَرَهُ ثُمَّ وَصَعْنُهُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُ أَوْ امْسِكْهُ لِمَا تَبَيَّنَ بَعْدَ أَنْ خَوَّلَ لِي الْمَدِينَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ شَيْئًا فَقُلْتُ لِمَا تَبَيَّنَ لَكَ كُلُّ الصَّدَقَةِ  
 وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوَصَكَ بِهِ كَرَامَةً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ فَكُلْ أَصْحَابُكَ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمْسِ  
 فہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا  
 حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن عمرو بن قتادہ سے وہ محمود بن یسیر وہ ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سلمان الفارسی نے پھر حدیث طویل ذکر کے بیان کیا کہ جبوقت  
 کہ میں غلام تھا تو ایک دن شام کو جو کچھ میرے پاس موجود تھا میں نے بیچ کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 آیا آپ اس وقت قبائین تھے اور کئی ایک اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس اسوقت  
 کچھ موجود نہیں ہے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی ہیں اور وہ بھی حاجت مند ہیں اسوقت میرے پاس جو کچھ موجود تھا وہ  
 میں سے صدقہ کر نیکی لئے رکھ چھوڑا تھا اس لئے میں نے یہ لپی خدمت میں لایا ہوں کیونکہ آپ اس کی زیادہ سختی میں غرض وہ  
 میں آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا اسے تو تم ہی کہا دیا رکھ چھوڑو پھر جب آپ مدینہ میں واپس آئے تو پھر میں نے کچھ اور جمع  
 کیا اور آپ کی خدمت میں لیکر آیا اور عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ صدقہ نہیں کہاتے تو میں نے چاہا کہ میں یہ کچھ آپ کی  
 خدمت میں لیکر آؤں لہذا یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے تو پھر وہ آپ کے اور آپ کے اصحاب نے تناول کیا **حَدَّثَنَا أَبُو نَكُودَةَ**  
**وَأَبُو قُرَيْبٍ قَالَا تَنَاوَلَهُ قَالَ تَنَاوَلَهُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي أَيْبٍ نَافِعِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ**  
**أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُخَرَّمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَا بِي رَاجِعٌ غَضَبِي كَمَا تَصِفُكَ**  
**وَمِنْهَا فَقَالَ حَتَّى اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِي الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَلِكَ قَالَ أَنَّ آلَ**  
**مُحَمَّدٍ لَا يَجْعَلُ لَهُمُ الصَّدَقَةَ وَأَنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ الْفَرَسِيَّةِ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمْسِ** ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ ابن ابی رافع  
 مولى رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے والد ابو رافع سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک  
 شخص کو صدقات پر مقرر کر کے بھیجا تو اس شخص نے ابو رافع سے کہا کہ تم ہی میرے ساتھ چلو تاکہ تمہارا ہی کچھ فائدہ ہو  
 انہوں نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیا ہوں چنانچہ آپ کی خدمت میں آ کر انہوں نے اس کا ذکر کیا  
 آپ نے فرمایا کہ آل محمد کو صدقہ جائز نہیں ہے تو کاغذ ازاد قوم میں سے ہوتا ہے **حَدَّثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ تَنَاوَلَهُ قَالَ تَنَاوَلَهُ**  
**وَرِثَاءُ بْنُ مَكْرٍ عَنْ عَمْرِاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَخَلْتُ مِنْهُ أُمُّ كَلْتُومٍ نَبِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَنَّ مَوْلَى لِمَا يُقَالُ لَهُ هُزْرَمٌ أَوْ كَيْسٌ**  
**أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدَّ عَانِي فَجَعَلْتُ فَقَالَ يَا أَبَا قَلْبَانَ إِنَّا أَهْلُ نَبِ قَدْ بَيَّنَّا أَنَّهُ**  
**نَا كُلُّ الصَّدَقَةِ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ الْفَرَسِيَّةِ فَلَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمْسِ** ربع المؤذن نے کہا  
 حدیث بیان کی ہم سے اجد سے کہا حدیث بیان کی ہم سے درقارب عمر نے وہ روایت کرتے ہیں عطار بن السائب  
 کہا میں ہم کتب مکتبہ علی بن ابی حمزہ کی خدمت آیا تو انہوں نے بیان کیا ہمارے ایک علی (عظام ازاد) نے جس کا نام نہر مزیا کیسے  
 تمارشک راوی ہے مجھ جہر دی کہ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گدرا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ لے

کلمہ

کلمہ



۱۹

ابو فلان ہم آل محمد ہیں صدقہ سے منع کیا گیا ہے اور مولیٰ قوم کو ہم سے ہوتا ہے سو تم کہیں صدقہ نہ کہنا **حَدَّثَنَا**  
**حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ** قَالَ تَنَا سَمَاعَةَ عَنْ سَوَادٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُوَيْبَةَ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمُ  
 ابْنُ سَعْيَبٍ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ لَوْ أَنَا سَمِعْتُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ أَكُنْ أَحَدَ الْحَسَنِينَ  
 عَلَى يَمِينِهِ مِنْ قُرَى الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلَهَا فِي يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكْفِي الْقَهْقَاهُ الْقَهْقَاهُ أَفَأَعْلَمْتُ أَنَّكَ لَا  
 تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ تَرْجَمَهُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هَم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے شباب بن سواد نے **ح** اور حدیث  
 بیاں کی ہم سے محمد بن خزيمة نے کہا حدیث بیاں کی سے علی بن الجعد نے **ح** اور حدیث بیاں کی ہم سے سلیمان بن شعيب نے  
 کہا حدیث بیاں کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے تینوں نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد  
 زیاد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ صدقہ میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوں میں تو مسکالہ و نکالہ و تہین معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کہاتے **حَدَّثَنَا** **أَبُو كُرَيْبٍ**  
**وَأَبُو مُزَرُّوقٍ** قَالَا تَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُوَيْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِذَا أَلْبَسَ الشَّيْءَ سَأَلَ أَهْلَ يَدِهِ هُوَ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالَ أَهْلُ يَدِهِ كَسَطَ يَدَهُ وَإِنْ قَالَ لَا صَدَقَةٌ قَالَ لَا صَدَقَةَ لَكُمْ  
 تَرْجَمَهُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هَم سے ابوبکر اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث  
 بیاں کی ہم سے یحییٰ بن حکیم نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے کہ ید یہ ہے یا صدقہ اگر ید یہ ہوتا تو لے لیتے اور صدقہ ہوتا تو اپنے صحابہ  
 سے فرماتے تھا سے کہا **وَحَدَّثَنَا** **أَبُو كُرَيْبٍ** **وَأَبُو مُزَرُّوقٍ** قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَكْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُوَيْبَةَ  
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَأْسِ سَائِلَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَيْتًا لَكُونُ مِنْ أَعْطَاهَا مَوْجِبًا فَلَا  
 أَخْوَافَ مِنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا أَخَذْنَا دَهْرًا مِنْهُ وَشَطْرًا مِنْهُ مِنْ عَمْرٍاءَ رَيْنَا لَا يَحِلُّ لَنَا مِنْهَا شَيْءٌ تَرْجَمَهُ  
 نِزَارِ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هَم سے ابوبکر اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے وہ  
 روایت کرتے ہیں یحییٰ بن حکیم سے وہ اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا سنا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے فرماتے تھے وہ اور نسل والی اونٹنیوں میں فی چالیس ایک بنت لبون ہے (وہ اونٹنی چوتیس سال میں لگے)  
 سو جو کوئی ثواب کی نیت بخوشی دے تو اس کیلئے اس کا اجر ہے اور جو بخوشی نہ دے سو ہم اس سے یہ لیں گے اور  
 نفس اونٹ اور کیونکہ یہ حق واجب حقوق اللہ ہے اس میں سے ہم میں سے کسی کو کچھ حلال نہیں **حَدَّثَنَا**  
**أَبُو مُزَرُّوقٍ** قَالَا تَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 يَمُرُّ فِي الطَّرِيقِ بِالشَّيْءِ لَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهِ إِلَّا فَحَاةٌ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً تَرْجَمَهُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هَم سے ابن مرزوق اور  
 ابن ابی واوڈ نے دونوں نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیاں کی ہم سے قتادہ بن سلمہ نے وہ فرماتا  
 کرتے ہیں قنادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ سے گزرتے اور  
 کوئی کھجور پڑی ہوتی تو آپ صرف اس خوف سے اسے نہ اٹھاتے کہ ہمیں صدقہ کی نہ ہو **حَدَّثَنَا** **مُحَمَّدُ بْنُ حُوَيْبَةَ**  
 قَالَ تَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ تَنَا مُصَوِّرٌ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَأَلَ قَتَادَةَ فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ لَمْ تَكُنْ صَدَقَةً لَمْ تَكُنْ تَرْجَمَهُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هَم سے محمد بن خزيمة نے کہا حدیث

۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

بیان کی ہم سے مسدود نہ کیا حدیث بیان کی ہم سے بچلے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
منصور نے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کجور پڑی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ  
اگر کجور اس وقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس سے کہا لیتا **حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ قَمَرٍ وَأَنَّ الصِّرَّ بِرَحْمَةٍ وَحَدَّثَنَا**  
**أَبُو إِسْحَاقَ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ رَضِيَ فِي سُنَنِ إِسْعَاقِ بْنِ**  
**أَبْنِ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّكَ تَقُولُ ثَنَا رَسِيدُ بْنُ مَالِكٍ أَوْ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي**  
**يَعْنِي عَلَيْهِ قَمَرٌ فَقَالَ أَصْدَقَهُ أَمْ هَدَنَهُ قَالَ نَلَّ صَدَقَهُ وَصَنَعَهُ يَسَّرَ يَدِي الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ سَعَفَرُ مَنِ نَدَّ يَدَهُ فَاحَدَّثَ**  
**الصَّنِي قَمَرًا فَحَدَّثَهَا فِي فِيهِ فَادْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعَهُ وَحَدَّثَ يَتَوَقَّعُ بِهِ فَأَخْرَجَهَا فَقَدْ قَامَتْ**  
**قَالَ رِكَالُ فَحَدَّثَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن  
مروان الصری نے اس اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث  
بیان کی ہم سے معرف بن واصل السعدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنہ ہجری  
بین اور ابن ابی داؤد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے بنت طلق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رشید  
بن مالک ابوعمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے آپ کے سامنے کجور کا طباق  
لایا گیا آپ نے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ کہا نہیں صدقہ ہے آپ نے یہ طباق لوگوں کے سامنے رکھ دیا حضرت امام حسن ہی یہ ہیں ہی  
سے کہتے پرتے تھے انہوں نے اگر ایک کجور منہ میں رکھ لی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا کر منہ میں اوٹلی ڈالی  
اور کجور نکال کر ہسک دی اور فرمایا ہم آل محمد میں صدقہ نہیں کہتے **حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ**  
**حَكِيمٍ أَوْ دَوْدَ قَالَ أَنَا سَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي تَلْحَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتًا لَصَدَقَةٍ فَتَنَّا وَكُلَّ الْحَسَنُ قَمَرًا فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ وَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ أَوْ**  
**لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم الاودعی نے  
کہا خبر دی ہم کو شریک نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ عبد الرحمن بن ابی یسے سے وہ اپنے والد سے کہا  
بین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت الصدقہ میں داخل ہوا حضرت امام حسن رضی نے ایک کجور اوٹھا کر منہ میں رکھ لی  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کجور منہ سے نکال دی اور فرمایا ہم اہل بیت میں صدقہ حلال نہیں فرمایا صدقہ  
کہا نا حلال نہیں رشک راوی ہے **حَلَّ ثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكَ فَدَكَرَ بِأَسْنَادِهِ وَمِثْلَهُ**  
**عَمْرُو اللَّهِ قَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَسْنُكْ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان  
کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے پھر ان کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بلا شک کو  
بیان کیا کہ ہم اہل بیت میں صدقہ حلال نہیں **حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ**  
**الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَحْمُودُ عَنْ أَبِي مُنْبِئَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا تَقْبَلُ لِي**  
**أَهْلًا فَاحْدَثُوا لِمَنَاءَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي بِي يَدَيْي فَإِنِ نَزَعَهَا لَمْ أَكُلْهَا ثُمَّ أَخْبَسَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْفِيهَا** ترجمہ حدیث بیان  
کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے کہا خبر دی ہم کو  
معمر نے وہ روایت کرتے ہیں ہمام بن منبہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۷۷

نے فرمایا میں جب اپنی گہر لوٹ جاتا ہوں اور گہر میں اپنے فریق کوئی کچھ برپا پاتا ہوں تو صرف اس خوف سے اسے نہیں کہتا کہ کہیں صدقہ کی نہ سوا سنے میں اسے ڈالتا ہوں **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدُوٍّ الْمُؤَمَّرُ بِحَدَّثِ سَائِي قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ**  
**بْنِ سَيْفِيٍّ قَالَ تَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِلٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَرْيَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَاءُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ إِلَى رَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ عَلَيْهَا رُكْبَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا**  
**يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَأَخَذَهَا مِنَ الْعَدَمِ مِثْلَامَ**  
**قَوْصَةٍ بَنِي كَدْرَةَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ هَذِهِ هَآلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَصْحَابَهُ إِلَّا سَطَلُ**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد المؤمن خراسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الحسن بن شقیق نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن واقد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا سنا میں نے  
 اپنے والد سے بیان کرتے تھے کہ سلمان فارسی جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لیگے ایک خوان  
 تازی کچھ روں کا لائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان یہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صدقہ ہے  
 آپ کے اور آپ کے صحاب کیلئے فرمایا سلمان اسے لیجاؤ کیونکہ ہم صدقہ نہیں کہتے سلمان اسے اٹھا لیکن ہر صدم کو دو کمر  
 خوان لیکر آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا فرمایا سلمان یہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہے آپ نے اپنے اصحاب سے  
 فرمایا لو کشادہ ہو جاؤ **قَالَ أَوْخَعِفِرْ فَهِنْ هَآلَا تَارَكْتُهَا قَدْ حَاءَتْ تَحْرِيمُ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا**  
**نَسَخَهَا وَلَا عَارِضَهَا إِلَّا مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِمَّا لَبَسَ مِنْهُ دَلِيلٌ عَلَى صَحَابِهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ بِلَاكِ**  
**الصَّدَقَةِ إِلَّا مَا هِيَ الرُّكُوتُ حَاصَّةً فَأَمَّا مَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فَلَا نَأْسِرُهُ قِيلَ لَهُ فِي هَذِهِ**  
**الْأَثَارِ مَا قَدْ دَفَعَ مَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ فِي حَدِيثِ تَهْذِيبِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا**  
**أَتَى بِالشَّيْءِ سَأَلَ أَهْلَ يَدِهِ أَهْمُ صَدَقَةٌ وَإِنْ قَالَ لَا صَدَقَةٌ قَالَ لَا أَصْحَابَهُ كُلُّوْا دَسْتُغْنَى يَقُولُ الْمُسَوِّلُ أَنَّهُ صَدَقَةٌ**  
**عَنْ أَنْ يُسْأَلَ صَدَقَةٌ مِنْ رُكُوتٍ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَبَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنْ حَكَمَ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ**  
**وَفِي حَدِيثِ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ فَبَعَثْتُ فَقَالَ أَهْمُ صَدَقَةٌ فَهَلَتْ نِلَ صَدَقَةٌ لَا تَكُ بِلَغْنِ الْكُمُ قَوْمٌ فَقَرَأَ**  
**فَأَمْسَحَ مِنْ أَكْلِهَا ذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ سَلْمَانُ رَجُلًا مَسِيئًا كُنْدًا مَسْنُونًا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ رُكُوتٌ فَبَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنْ**  
**كُلَّ الصَّدَقَاتِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَعَلِيمٍ قَدْ كَانَ مُحَرَّمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى سَائِرِ بَنِي هَاشِمٍ**  
**وَالنَّظَرِ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى اسْتَوَاءِ حَكِيمٍ الْقُرْآنِ وَالنَّظَرِ فِي ذَلِكَ وَذَلِكَ إِذَا لَابِتْنَا عَبْدَ بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْأَحْبَابِ**  
**وَالْقُرْآنِ فِي الصَّدَقَاتِ الْمَقْرُوضَاتِ وَالنَّظَرِ سَوَاءٌ مَنْ حَرَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ صَدَقَةً مَقْرُوضَةً وَصَدَقَةً حَرَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ**  
**صَدَقَةً غَيْرَ مَقْرُوضَةٍ فَلَمَّا حَرَّمَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَحَدُ الصَّدَقَاتِ الْمَقْرُوضَاتِ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ أَحَدُ الصَّدَقَاتِ**  
**غَيْرِ الْمَقْرُوضَاتِ فَبَدَأَ هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَفَحَرَّمَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ نَعْمًا وَقَدْ اخْتَلَفَ**  
**عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ نَرَوِي عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا نَأْسِرُ بِالصَّدَقَاتِ كُلِّهَا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَذَهَبَتْ فِي ذَلِكَ عِنْدَنَا**  
**إِلَى أَنَّ الصَّدَقَاتِ إِمَّا كَانَتْ حَرِّمَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَا حَرَّمَ لَهُمْ فِي النِّمَاسِ مِنْ سَبْعَةِ دَرَاهِمٍ أَلْفَرُّ لِي فَلَمَّا انْقَطَعَ ذَلِكَ**  
**عَنْهُمْ وَرَحِمَ إِلَى غَيْرِهِمْ نَوَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدْ كَانَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ**  
**مَا قَدْ كَانَ أَحَلَّ لَهُمْ وَقَدْ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ**















OK



وَحَيْثُ لَا يَجْزِي مِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا سَيِّئًا مَا أَعْطَاهُ مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ مَكَالِ سَبَابِ  
الْمُسْلِمَةِ فَكَذَلِكَ قَوْلُهُ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لَدَى قَرْنِي سَوِيٍّ أَيْ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ جَمْعِ الْأَسْبَابِ الَّتِي يَحْتَاجُ  
الصَّدَقَةُ وَإِنْ كَانَ قَدْ يَحِلُّ

## بیان المسئلہ

لَهُ سَبْعُ تِلْكَ الْأَسْبَابِ

امام ابو جعفر طحطاویؒ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسطرف گناہ سے کہ تندرست و توانا کیلئے صدقہ جائز نہیں کیونکہ وہ بمنزلہ  
غنی کے ہے اور احتجاج انہیں کثرتِ رسوئی کے ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک فقیر تندرست  
و توانا کمزور کے لئے صدقہ حلال ہے اور مذکورہ بالا آثار کی ادھون نے بہ تاویل کی ہے کہ یہ جو نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تندرست و توانا کیلئے صدقہ جائز نہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ من جمیع الوجوہ اوس کے لئے صدقہ جائز نہیں  
ہے جیسا کہ فقیر معذور کے لئے من جمیع الوجوہ صدقہ جائز و حلال ہے جو صدقہ کے ماسوا پر قدرت نہیں رکھتا اس  
لئے وہ اپنی ضرورتوں اور حوائج کے وقت بہم وجوہ ہر ایک لحاظ سے صدقہ لے سکتا ہے پس تندرست و توانا فقیر  
معذور کے مثل نہیں کیونکہ تندرست و توانا اکتساب پر قدرت رکھتا ہے لہذا تندرست و توانا کے لئے محض فقیری  
اور تنگدستی کے سبب صدقہ جائز ہے اور فقیر معذور پر بوجہ معذوری اور اکتساب پر قدرت نہ کہنے کے سبب صدقہ  
حلال ہے اب اگرچہ صدقہ دونوں کے لئے جائز ہے لیکن تندرست و توانا کے لئے افضل یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صدقہ  
نہ لے کیونکہ اکتساب پر قدرت رکھتا ہے پس اس لحاظ سے تشدد کے طور پر کہا گیا کہ اس کے لئے صدقہ حلال نہیں  
اس لئے کہ جمیع وجوہ یہ صدقہ کا مستحق نہیں جیسا کہ پیری و اے فقیر و ن کی بابت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ شخص نہیں جو گھر گھر پہرے اور جے ایک دو کچورین یا دولقمہ مل جائیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے  
جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا اور اس لئے لوگ نہیں جانتے کہ یہ مسکین ہے تاکہ اسے صدقہ دین تو اب اس کے یہ  
معنی نہیں کہ وہ اسباب مسکنت اور اوس کے احکام سے بالکل علیحدہ ہے کہ اوس کے لئے صدقہ حلال ہے نہیں جتنے  
کہ اوسے صدقہ دینے سے صدقہ ادا ہی نہیں ہوتا بلکہ اوس کے یہی معنی ہیں کہ جمیع وجوہ یہ مسکین نہیں پس اسطرح  
آپ کے اس قول کے یہی ہی معنی ہیں کہ تندرست و توانا کیلئے صدقہ حلال نہیں یعنی ہمہ وجوہ اس کے لئے صدقہ حلال  
نہیں ہاں بعض وجوہ سے اور وہ مفلسی اور تنگدستی ہے اوس کے لئے صدقہ حلال ہے **وَاجْتَنِبْ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأَوَّلُ**  
**مِلْدَنْ هَبِ هُمُ ابْنُ بَنِي حَدَّ ثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ**  
**بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي رَحْلَانُ بْنُ قَوْحَى أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ**  
**فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَوَقَّعَ الْمَصْرَ حَقَّضَهُ فَرَأَى جِلْدَيْنِ قَوَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِقَوِي**  
**مُكَتَسِبٍ تَرْجَمَهُ قَائِلِينَ قَوْلَ أُولَئِكَ حَدِيثٌ مِنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ**  
بیان کی ہم سے جعفر بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد  
وہ عبید اللہ بن عدی الجبار سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے وہ شخصوں نے میری ہی قوم میں سے کہ وہ نبی کریم ﷺ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صدقہ تقسیم کر رہے تھے ان دونوں نے ہی آپ سے سوال کیا آپ  
لگاہ اٹھا کر انہیں دیکھا کہ قوی اور تندرست ہیں فرمایا اگر تم چاہو تو تمہیں اس میں سے کچھ دیدون مگر بات بہت  
کہ مالدار اور قوی و تندرست کا اس میں کچھ حق نہیں **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ**

۵۸

۵۹

ع

الحارث واللیث بن سعد عن ہشام بن عروہ قال ذکرنا سنادہ منکے ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن الحارث اور لیث بن سعد نے وہ روایت کرنے  
 ہیں ہشام بن عروہ سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ**  
**قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ** **لَا يَنْفَعُ الْغَنَاءَ إِلَّا الْغَنَاءُ فِي الْقَوَى الْمَكْتَسِبَةِ لَا حَظَّ لَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَلَا تَحْزَمِي مَنْ أَعْطَاكَ مِنْهَا شَيْئًا**  
 لے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ اور ہمام نے وہ روایت  
 ہیں ہشام سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قَالَ لَوْ أَفْقَدَ قَالَ لَهَا لَا حَقَّ فِيهَا لِقَوَى**  
**مَكْتَسِبَةٍ كَذَلِكَ عَلَى أَنَّ الْقَوَى الْمَكْتَسِبَةَ لَا حَظَّ لَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَلَا تَحْزَمِي مَنْ أَعْطَاكَ مِنْهَا شَيْئًا**  
**فَأَجَبَتْهُ** **لَا أَحَدَيْنَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنْ قَوْلُهُ أَنْ يَسْتَمْنَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِعَبِيٍّ أَيْ أَنْ غَنَّا كَمَا نَحْنُ**  
**عَلَى فَإِنْ كُنَّا غَنِيَيْنِ فَلَا حَقَّ كَمَا فِيهَا وَإِنْ يَسْتَمْنَا فَعَلْتُ لَا بَنِي لَمْ أَعْلَمْ غَنَّا كَمَا مَسَّجَرُ إِلَى أَعْطَاؤُكُمْ وَأَوْ**  
**حَرَامَ عَلَيْكُمْ أَحَدًا مَا أَعْطَيْتُمْ إِنْ كُنَّا تَعْلَمَانِ مِنْ حَقِّقَةِ أُمُورِكُمْ فِي الْغِنَى خِلَافَ مَا أَرَى مِنْ ظَاهِرِكُمْ**  
**الَّذِي اسْتَدَلَّتْ بِهِ عَلَى فَقِيرِكُمْ فَهَلْ أَفْعَى قَوْلُهُ إِنْ يَسْتَمْنَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِعَبِيٍّ وَأَمَّا قَوْلُهُ وَلَا لِقَوَى**  
**مَكْتَسِبَةٍ كَذَلِكَ عَلَى أَنْ لَا حَقَّ فِيهَا لِقَوَى الْمَكْتَسِبَةِ مِنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ الَّتِي يَحِبُّ الْحَقُّ فِيهَا فَعَادَ مَعَهُ**  
**ذَلِكَ إِلَّا مَعَهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ وَلَا لِدِي قَرَّةٍ قَوَى وَقَدْ يُقَالُ قُلُوبٌ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا كَامَلَ بِهِ الْإِسْبَابُ**  
**الَّتِي يَهَابُ كَوْنُ الرَّحْلِ عَالِمًا وَلَا يُقَالُ هُوَ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ عَالِمًا فَكَذَلِكَ لَا يُقَالُ فَقَدْ حَقًّا**  
**إِلَّا لِمَنْ كَامَلَ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي تَكُونُ بِهَا الْفَقِيرُ فَقِيرًا وَإِنْ يَفْقَرُ وَلِهَذَا قَالَ لَهَا وَلَا حَقَّ فِيهَا لِقَوَى الْمَكْتَسِبَةِ**  
**أَيْ وَلَا حَقَّ لَهُ فِيهَا حَقُّ بَكُونِ بِهِ مِنْ أَهْلِهَا حَقًّا وَهُوَ قَوَى مَكْتَسِبَةٍ وَلَا أَنَّهُ يُعَوَّلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاكَ**  
**لِلْقَوَى الْمَكْتَسِبَةِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا لِمَا قَالَ لَهَا إِنْ يَسْتَمْنَا فَعَلْتُ وَهَلْ أَوَّلَى مَا حَكَمْتُ عَلَيْهِ هُنَا إِلَّا أَنَّهُ لَا تَهَابُ أَنَّ**  
**حَكَمْتُ عَلَى مَا حَكَمَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمُقَالَةِ الْأُولَى ضَافَتْ سَوَاهُهَا قَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 ترجمہ پس قائلین قول اول بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تندرست و  
 توانا منحصر کا اس میں کچھ نہیں پس یہ دلالت رکھتا ہے کہ تندرست و توانا کا صدقات میں کچھ حق نہیں اور اگر اسے  
 دیدیا جاتا تو صدقہ ادا نہیں ہوگا اس کا جواب قائلین قول دوم اسی حدیث سے دیتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اس حدیث میں ان دونوں شخصوں سے یہ بھی تو فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس میں سے کچھ دیدور  
 جس کے معنی یہ ہیں کہ مالدار اور قوی و تندرست کا اس میں کچھ حق نہیں اور تمہارے مالدار یا فقیر ہونے کا مجھے علم نہیں  
 اگر تم غنی ہو تو تمہارا اس میں کوئی حق نہیں ہاں تم چاہو تو تمہیں کچھ دیدوں یعنی مجھ پر تو تمہیں دینا سہا ہے لیکن  
 تم پر وہ حرام ہوگا اگر درحقیقت تم غنی ہوؤ گوجے تمہارے ظاہر حال سے تمہارا فقر معلوم ہوتا ہے اب رہے آپ کے اس قول  
 کے معنی کہ تندرست و توانا کا اس میں کچھ حق نہیں سوا اس کے معنی ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ ہم جوہ اس میں اس کا کچھ  
 حق نہیں کیونکہ وہ اکتساب پر قدرت رکھتا ہے پس بعض وجوہ سے وہ مستحق ہے اور بعض وجوہ سے نہیں جیسا کہ عالم کا اطلاق  
 درحقیقت اسی شخص پر ہوتا ہے جو علم کے جمیع مراتب حاصل کرچکا ہو اگرچہ بعض لوگوں پر ہوم کے بعض مراتب حاصل کیا  
 رہے ہی عالم کا اطلاق کیا جاتا ہے تاہم اسے عالم کامل نہیں کیا جاتا اسبطرہ درحقیقت فقیر وہ شخص ہے جو جمیع اسباب فقر کا







کی ہم سے ابن وہبؒ کہ خبر دی مہکوعبد الرحمن بن زیاد بن النعم نے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن نعیم سے انہوں نے  
سنایا دیں الحارث الصدالی سے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میری قوم کا سردار مقرر کیا میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ ان کے صدقات میں سے کچھ دیا کیجئے چنانچہ آپ نے مجھے نامہ لکھ دیا بعد ازاں ایک اور شخص  
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ہی صدقات میں سے کچھ دیجئے فرمایا اللہ صدقات کے معاملہ میں کسی نبی یا غیر نبی  
کے حکم سے راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے آسمان سے حکم نازل کیا اور صدقات کو آٹھ قسموں کے درمیان تقسیم فرمایا  
اگر تم ان آٹھ قسموں سے ہو تو میں تمہیں دیں گے۔ قَالَ اَوْخَفِرْ هَذِهِ الصَّدَاقُ اَلَّذِي قَدْ اَقْرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِهِ وَفِيْهِ اَنْ تَكُوْنَ اَقْرَدَ قَوْمٍ دِمَاْنَهُ ثُمَّ قَدْ سَاَلَكَ مِنْ صَدَقَةٍ قَوْمٌ وَهِيَ رَاكَاثَةٌ  
فَاَخْطَاكَ مِنْهَا وَلَمْ يَسْعَهُ مِنْهُ لِيَصْحَبْ نَدِيْهِ ثُمَّ سَاَلَكَ الرَّحْلُ الْاٰخِرُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَلَّا لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتَ مِنَ الرَّجْزَاءِ الَّذِيْنَ حَزَّ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَلَّ الصَّدَقَةُ فِيْهِمْ حُطَّتْ عَنْهَا قَدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حُكْمَ الصَّدَقَاتِ اِلَى مَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَحَلَّ اَللّٰهُ بِقَوْلِهِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالمَسْكِيْنِ  
اَلَا تَرٰهُ فَاَمَّا مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ صَنِيفٍ مِنْ تِلْكَ الْاَصْنَافِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ الَّذِيْنَ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَحَلَّ لَهُمْ  
فِيْ كِتَابِهِ وَرَسُوْلُهُ فِيْ سُنَّتِهِ زَمَنًا كَانَ اَوْ صَنِيفًا وَكَانَ اَوَّلِيْ الْاَشْبَاءِ بِمَا فِيْ الْاَثَرِ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سِوَى مَا حَمَلْنَا هَا عَلَيْهِ لِئَلَّا تَخْرُجَ  
مَعْنَاهَا مِنَ الْاَلِيَةِ الْحَكْمَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَكَانَ مِنْ هَذِهِ الْاَشْخَاذِ الَّتِيْ رَوَيْنَا وَتَكُوْنُ مَعْنَى ذٰلِكَ كُلُّهُ فَهِيَ  
وَاحِدَةٌ يَصِلُ اِلَى نَحْوِهَا ثُمَّ قَدْ رَوَى قَبِيْصَةُ بْنُ الْمَخَارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ  
اَيْضًا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن الحارث الصدالی کو ان  
کی قوم پر سردار مقرر کیا اور نام لکھ دیا ہے کہ آپ نے انہیں سردار مقرر کیا ہو اور وہ کوئی معذور شخص ہوں پہرا انہوں نے  
اپنی قوم کے صدقات میں سے مانگا تو آپ نے انہیں دیا اور وہ صدقات اسی زکوٰۃ سے تھے غرض صحت و تندرستی  
کے سبب سے آپ نے انہیں صدقات سے منع نہیں کیا اور کسی بعد ایک اور شخص نے آپ سے صدقہ مانگا تو آپ نے اس سے  
فرمایا کہ اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے درمیان اللہ تعالیٰ نے صدقات تقسیم فرمائے ہیں تو میں تمہیں اس میں  
دیں گے ہوں یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صدقات کو اسی آیت کی طرف مطوف کیا جس میں اللہ تعالیٰ  
نے احکام صدقات بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ آیت ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالمَسْكِيْنِ الَّذِيْنَ لَا يَمْلِكُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا قِسْمًا  
سے ہر ایک قسم جن جن لوگوں پر صادق آئے وہ سب مستحق صدقہ ہیں جن کا حق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کے  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں مقرر کیا خواہ یہ لوگ معذور ہوں یا صحیح و تندرست بہر کیف جو تاویل  
ہم نے اگلے آثار کی بیان کی وہ اولے و انسب تاکہ ان آثار کے معنی مذکورہ بالا آیت صدقات کے خلاف واقع نہ ہوں  
اولیٰ ان آثار سے ہی مختلف ہوں جو ابھی ہم نے ذکر کئے بلکہ اس سب کے معنی واحد اور ایک دوسرے کے موافق و متص  
واقع ہوں ان آثار کے علاوہ قبصہ بن مخارق نے جو حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ بھی ہمارے  
بیان کی تائید کرتی ہے حَلَّ ثَنَا ابُو سُرٍّ قَالَ ثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ هُرْدُوْنَ بْنِ مَرْثَابٍ عَنْ كُنَاثَةَ بِنْتِ نَعِيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ  
بْنِ الْمَخَارِقِ اَنَّهٗ تَحِلُّ بِمَا لِيَ قَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ فِيْهَا فَقَالَ تَحْرُجُهَا عَنْكَ مِنْ اِيْلِ الصَّدَقَةِ







[illegible]

all

off

20

بن سید نے کہا خبر دی ہے کہ جو مال دے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ وہب بن خبیش سے کہہ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں آئے ہوئے تھے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی چادر مائل آپ نے اوس پر اپنی چادر دیدی جب وہ چلا گیا تو اس نے فرمایا سوال کرنا جائز نہیں مگر ذلت فقیری کے سبب یا نادان کران کے سبب خبر کا ادا کرنا بہاری ہو (۱) اور مال جمع کرنے کے لئے مال سے لے کر وہ قیامت کے دن اوس کے منہ پر کھڑو ہونے کا ظہر ہوگا اور جو روٹی اسے کھائے وہ آتش دوزخ کی روٹی ہے تھوڑے کا بدلہ تھوڑا اور زیادہ کا زیادہ ہوگا **فَاخْبِرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ الْمَسْأَلَةَ يَسَلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغَرَمِ قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ فِي بَابِهَا** **تَحْلِلُ يَهْدِيَنَّ الْمُحْتَاجِينَ حَتَّى تَكُونَ فِي ذَلِكَ حَالُ الذَّمِّ وَلَا غَيْرُهُ** ترجمہ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختی فقیری اور قرضہ کے سبب سوال کرنا جائز ہے اس حدیث میں ہی تندرست و معذور دونوں خیال ہیں کیونکہ سوال جائز ہونے کے جو اسباب اس حدیث میں مذکور ہیں وہ فقیری اور قرضہ کی مصیبت ہے **وَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُمَا بَيْنَهُمَا حَتَّى لَا تَسْخَى عَنْ خَبَرِ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقَدْ فَاسَدَ بِأَكْلِ الْجُحْمِ** ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محول بن ابراہیم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ بشتی بن جنادہ رضی اللہ عنہما سے کہہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بغیر فقر کے لوگوں سے سوال کرے وہ انگارے کہتا ہے **حَتَّى تَنَاوَلْتُمَا فَقَدْ قَالَ تَنَاوَلْتُمَا قَالَ شَرَّ اسْمَاءَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَدْ كَذَبَ بِاسْتِدْجَالٍ مِثْلَهُ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فرماتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَهَلْ أَخْبَرْتُمْ قَدْ خَلَّ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافَقَ مَا خَلَّ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحْكَمَهُ الْأَخَرُونَ مِنْ ذَلِكَ الْمَسْأَلَةَ اسْتَأْجَلَ بِالْفَقْرِ وَقَدْ خَلَّ هَذَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ مُتَوَاتِرَةً** ترجمہ بشتی بن جنادہ رضی اللہ عنہما سے ہی روایت کرتے ہیں کہ فقیری اور تنگدستی کے بغیر سوال کرنا جائز نہیں ہے اور وہ نے ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس کے موافق اور آثار ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر روایت کئے گئے ہیں **حَتَّى تَنَاوَلْتُمَا الْحُسَيْنَيْنِ يُنْصَرِفُ قَالَ تَنَاوَلْتُمَا الْفَرَّيَانِ حَتَّى وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ فَزْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُمَا عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُعْطِيهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا أَوْ كَذًا أَوْ حَقًّا وَشَافِي وَحَبَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَا غِنَاكَ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ خَمْسًا مِنَ الدَّهَبِ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن زروق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے دونوں روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ حکیم بن حمیر سے وہ محمد بن عبد الرحمن بن یزید النخعی سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس بقدر کافی خرچہ موجود ہو تو وہ قیامت کے دن اوس کے منہ پر عیب یا کھر نہیں ہوگا ظاہر ہوگا (شک و اوی ہے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ مقدار

ہے

لے

کے



کافی سے کتنا خرچہ مرا ہے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا حَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
 هَشَامَ الرَّفَاعِيَّ قَالَ تَنَايَحِي نَبِيَّ آدَمَ قَالَ تَنَا سَهْمَانُ كَذَبًا سَنَادُهُ مِثْلُكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَذَبًا فِي وَجْهِهِ وَلَكِنْ يَشْكُرُ  
 وَزَادَ فَقِيلَ لِسَفِيَّانَ لَوْ كَانَتْ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ فَقَالَ حَلَّ ثَنَا زَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ مِثْلُكَ تَرْجُمَهُ  
 حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہشام الرفاعی نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے  
 بیان کی بجز اس کے کہ انہوں نے بغیر شک کے کدو کا لفظ کہا ہے (گذر کی جمع ہے جس کے معنی منہ کے زخم کے ہیں) اور  
 یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ سفیان ۱۷ سے کہا گیا کہ اگر یہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی ہوتی تو انہوں نے بیان کیا  
 کہ حدیث بیان کی ہم سے زید نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے مثل حدیث سابق کے حَلَّ ثَنَا  
 أَبُو بَشِيرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي الْكَثْمَةِ السَّكَلَوِيِّ  
 قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحِمْطَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظُهُورِي  
 وَأَنَا يَسْتَلْزِمُهُمْ جَهَنَّمَ فَلْيَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهَرَ عَنِّي قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهِ مَا بَعْدَ يَهُمُّ وَمَا  
 يَغْتَنِيهِمْ تَرْجُمَهُ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سويد نے وہ روایت  
 کرتے ہیں عبد الرحمن بن یزید سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ربیعہ بن یزید نے وہ روایت کرتے ہیں ابو کثمة  
 السکلوئی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سہل بن الحنظلہ نے کہا سنائیں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 فرمایا جو شخص منہ کے سہارے پر سوال کرے مال جمع کرے وہ دوزخ کی آگ کہاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ عننا کی پشت (یعنی اوس کا سہارا) کیا ہے فرمایا اوس کے گہر میں اس قدر موجود ہو جو اوس کے اہل کے  
 لئے شام یا صبح تک کافی ہے اور اسے اس کا علم ہی ہو حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي كَادَةَ قَالَ تَنَا أَبُو عُمَرَ الْمُحَوِّضِيُّ قَالَ تَنَا  
 يَزِيدُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ رَبِيعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يَغْنِيهِ جَاءَتْ شَيْنَانِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجُمَهُ  
 حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 ابو عمر المحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عمرو سے وہ قتادہ سے  
 وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ معدان بن ابی طلحہ سے وہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اس قدر موجود ہو جو اس کے لئے کافی ہے تو وہ قیامت کے  
 دن اس کے منہ پر عیب ہو کر ظاہر ہو گا حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي كَادَةَ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي الْيَزَارِ  
 عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ يَزِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيَامَةٌ فَقَدْ أَخَفَّ تَرْجُمَهُ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الرجال نے وہ روایت کرتے ہیں عامر بن غزیر سے وہ  
 عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری سے وہ یزید بن زریع سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے  
 اور اوس کے پاس ایک اقیہہ (چالیس درہم) کی قیمت موجود ہو اوس نے ملنے میں بڑی سبقت کی۔ (الحاف کہتے ہیں)







میں گھوڑوں اور غلاموں کی تجارت کرتا ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرا . . معاوضہ مسلمانوں پر صدقہ ہو  
 آپ نے کہا ایسا مت کر کیونکہ جو کچھ تم چاہتے ہو میں نے ہی اس کا ارادہ کیا تھا۔ بسا اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم مجھے کچھ دیتے تو میں کہتا تھا کہ مجھ سے زیادہ جو حاجت مند ہو اسے آپ دیجئے چنانچہ ایک دفعہ آپ مجھے دینے لگے  
 میں نے ہی کہا کہ جو کوئی مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو اسے دیجئے آپ نے فرمایا کہ جب تم خود اس خط نہیں لکھتے اور نہ سوار  
 کرتے ہو تو جو کچھ مال تمہیں مل جائے اگلے لو اور جو نہ ملے اور اس کے پیچھے جی نہ لگاؤ۔ **قَالَ فَبِئْسَ مَا لَكَ يَا أَرْثُ**  
**الْمَسْأَلَةِ أَيْضًا قِيلَ لَهُ لَيْسَ هَذَا عَلَى أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ مَا هَذَا عَلَى الْأَمْوَالِ الَّتِي يُقْسِمُهَا إِلَّا مَا مُمْ عَلَى النَّاسِ**  
**وَبَقِيَّتُهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَفَقَرُوهُمْ كَمَا قَرَضَ كَحَرَمَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَوَّنَ الدَّادِينَ مَعَهُ**  
**لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْهُمْ وَالْفُقَرَاءِ فَكَانَتْ ذَلِكَ الْأَمْوَالُ يُعْطَا هَا النَّاسَ لَا مِنْ حَقِّهِ الْفَقْرَ وَلَكِنْ مَحْفُوفِهِمْ فِيهَا فَاذْكُرْ رَسُولَ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِجَّ أَنْ يَعْطَاكَ مِنْهَا قَوْلُهُ أَعْطَاهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنْهُ أَيُّ لَمَّا أُعْطِيَ ذَلِكَ لَا تَقْبَلُ**  
**إِنَّمَا أُعْطِيَتْكَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ الْفَقْرَةِ تَمَّ قَالَ لَهُ حَدِّثْ لِي فَمَوَالَهُ قَدْ لَكَ ذَلِكَ أَيْضًا إِنَّ لَيْسَ مِنْ أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ**  
**لَا الْفَقِيرَ لَا يَسْجَعُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الصَّدَقَاتِ مَا يَتَّخِذُ مَا لَا كَانَ ذَلِكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ مِنْهُ أَوْ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ**  
**لَمْ قَالَ قَدْ جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي هَذَا الْحُكْمُ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِيٍّ أَيُّ تَأْخُذَ لَا يَغْيِرُ شَرْكَ وَلَا شَرَفَ أَنْ**  
**يُرِيدَ بِهِ مَا قَدْ نَهَيْتَ عَنْهُ وَقُلْ مَحْتَمِلٌ قَوْلُهُ وَلَا مُشْرِيٍّ أَيُّ وَلَا تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ الْكَذِبُ مَا يَحِبُّ لَكَ**  
**فِيهَا هَيَكُونَ ذَلِكَ شَرَفًا فِيهَا وَلَا سَائِلَ أَيُّ وَلَا سَائِلَ مِنْهَا فَالْأَجِبُ لَكَ فَهَلْ أَوْجَهُ هَذَا الْبَابَ عِنْدَ نَادِي اللَّهِ**  
**أَعْلَمُ فَاذْكُرْ مَا جَاءَ فِي أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ فَقَدْ آتَيْنَا مَعًا فِي ذَلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنْ هَذَا الْبَابِ تَرْجُمَهُ وَرَوَهُ**  
 کہہ سکتا ہے کہ (شروع باب کی حدیثوں کی طرح) اس حدیث میں ہی سوال کرنے کی ممانعت ہے تو اس کا جواب  
 دیا جائیگا کہ یہ حدیث صدقات کے بارے میں وارد نہیں ہوئی بلکہ اس مال کے متعلق وارد ہوئی ہے جسے امام راہیہ نے  
 اغنیاء اور فقراء دونوں پر تقسیم کرے مگر نہ بلحاظ فقر کے بلکہ بلحاظ اون کے حقوق کے جیسا کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 وظائف کی فہرستیں مرتب کرائیں تو تمام اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وظائف مقرر کئے ان وظائف  
 میں اغنیاء اور فقراء سب شریک تھے پس یہ وظائف بھت اون کے حقوق کے دے جاتے تھے نہ بھت فقر کے اس طرح  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ مال اصرار کے ساتھ دیا اور اون کا مذکورہ بالا جواب  
 پسند نہیں کیا یعنی میں تم کو یہ مال بھت فقر کے نہیں دیتا بلکہ اور لحاظ سے (یعنی بطور عطیہ) دیتا ہوں لہذا اسے لے لو  
 اور اس سے تم کو حاصل کرو پس آپ کا یہ قول کہ اس سے تم کو حاصل کرو خود دلالت رکھتا ہے کہ یہ مال صدقات سے  
 نہ تھا کیونکہ صدقات کے مال سے فقیر کے لئے جائز نہیں کہ وہ صدقہ لیکر اس سے تم کو حاصل کرے خواہ سوال کرے  
 خواہ بغیر سوال کے پھر اس کے بعد آپ نے یہی فرمایا کہ اس مال سے جو کچھ تمہیں اس طرح ملے کہ تمہاری اس پر نیت  
 نہ لگی ہو تو اسے بیلو اور (اشراف) مال پر نیت لگانا یہ ہے کہ مال نہ جائز طریق سے ہی حاصل کرو (اشراف) مال پر  
 نیت لگانے کا یہ معنی ہی ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں سے اپنے حق واجب سے زائد مال وصول نہ کرو (اس معنی کا مال  
 ہی معنی اول کی طرف ہے) اور بغیر سوال کے مال۔ کے یہ معنی ہیں کہ جس مال میں تمہارا حق نہیں اگر بغیر سوال کے  
 اس میں سے تمہیں کچھ ملے تو اسے بیلو یہ کیفیت یہ حدیث ہمارے نزدیک غیر صدقات میں وارد ہوئی ہے اور

جو حدیثیں صدقات کی بابت وارد ہوئی ہیں ان کے متعلق ہم اوپر بحث کر چکے ہیں ہذا وائے اعلم وعلیہ التعمیم۔

## بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ يَجُوزُ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا أَمْ لَا

کیا عورت کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے شوہر کو دینا جائز ہے یا نہیں

عَنْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ عِمَادٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدْ كَرِهْتُ أَنْ تَرَاهُمْ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى سَوَاءٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ نَصْرُكَ وَتُؤْمِنُ حَلِيكَرُكَ وَكَأَنْتَ زَيْنَبُ تُبْفِئُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَابْتِئَامٍ فِي حُجْرٍ هَذَا قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا عَنِّي أَنِ أَنْفَقْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْتِئَامٍ فِي حُجْرٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ سَلِي أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَدْتُ أَقْرَبَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتَهَا مِثْلَ حَاجَتِي فَمَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ قُلْتُ سَلْ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُخْرِجُنِي عَنِّي أَنْ أَنْصَدَكَ عَلَى زَوْجِي فَأَيْتَاهُمُ فِي حُجْرٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا لَا تُخْبِرُنَا قَالَتْ قَدْ حَلَّ فَسَأَلُهُ فَقَالَ مِمَّنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيْ الْيَدَيَانِ هِيَ قَالَ أَمْرًا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ بَلْ كُونُ لَهَا أَجْرًا لِقَرَابَةٍ وَأَخْرَجُ الصَّدَقَةَ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمُ سَهْدُهُ وَهُوَ رَوَاةٌ كَرِهَتْ

عمر بن حفص بن غیاث کے یہ حدیث بیان کی ہے ہمارے والد نے وہ روایت کر لی ہے اعمش سے کہا حدیث بیان مجھ سے شقیق نے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن الحارث سے زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے یہی مجھ سے یہی لفظ بلفظ حدیث بیان کی اس سند سے کہ انہوں نے روایت کی ابو جیسہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن الحارث سے وہ زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا میں مسجد میں تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم عورتوں کو دیکھا تو فرمایا صدقہ دیا کرو خواہ اپنے زیور و نین میں سے دو چنانچہ یہ زینب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش جو تیا می تھے ان پر کچھ خرچ کیا کرتی تھیں لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ یہ جو میں تم پر اور ان شیعوں پر جو میری تربیت میں ہیں صدقہ کرتی ہوں ادا ہوتا ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا تم خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لو چنانچہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو آپ کے دروازے پر ایک انصاری عورت بھی یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کہڑی ہوئی تھی اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری طرف سے یہ دریافت کر لو کہ میں جو صدقہ اپنے شوہر اور اپنی زیر پرورش شیعوں پر کرتی ہوں وہ ہم سے ادا ہو جاتا ہے یا نہیں اور خود ہمارا ذکر نہ کرنا چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ گئے اور دریافت کیا آپ نے پوچھا کہ وہ نون عورتیں کون ہیں کہا زینب رضی اللہ عنہا کون سی زینب کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی فرمایا ہاں صدقہ ادا ہو جاتا ہے بلکہ اس کے لئے دو مہینہ قریب اور اجر صدقہ۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا نَهَتْ قَوْلَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا وَاسْتَحْوَا فِي ذَلِكَ مَهْلًا ۱۱ الْحَدِيثُ وَمِنْ ذَلِكَ أَبُو يُونُسَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ الْأَثَرِ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ





[illegible]

5







كَانَ الَّذِي رَوَى لَهُ سَيِّدُ قَالِ الرَّحْمَلِ يَتَّخِذُهَا تَكْرِمًا وَتَجَمُّدًا وَلَا يَنْتَسِعُ حَقَّ طَهْوِهَا هَذَا وَطَوْنَهَا فِي حُسْنِهَا هَذَا تَرْجُمَهُ  
 حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معنی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز  
 بن المختار نے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گہوڑا رکھنے والے تین قسم کے ہیں ایک وہ شخص کہ گہوڑا رکھنا  
 اوس کے لئے اجر کا سبب ہے تاہی دوسرا وہ شخص کہ گہوڑا رکھنا اوس کیلئے ستر ہوئے تیسرا وہ شخص کہ گہوڑا رکھنا اوس پر بار ہو  
 ہے اچھیں شخص کے لئے گہوڑا رکھنا ستر (یعنی اوس کے حال کا ستر) ہوئے سو پہلے شخص ہی جو گہوڑا عزت اور بار کیلئے  
 رکھتا ہے فرخ دیتی و تنگ دستی دونوں حال میں اوس کی پیٹھ اور پیٹ کا حق نہیں ہوتا **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ**  
**أَنَّ قَالِيكَ حَدَّثَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَلَهُ**  
**عَلَاوَةً قَالَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِثَائِهَا وَلَا فِي طَهْوِهَا فَقَطَّ تَرْجُمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہو کہ اب  
 وہب نے اوس سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ ابو صالح السمان سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابقہ کے بجز اس کے کہ اس روایت میں ہے کہ اور اون کی پشتوں اور گردنوں  
 میں جو حق اس سے نہیں ہوتا۔ **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَاوَلْتُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ**  
**أَسْلَمَ فَذَكَرَ بِاسْنَادِهِ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان  
 کی محمد بن ہشام بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے پہر اون کی سناد سے مثل حدیث سابقہ کے بیان کی۔  
**قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَكَهْبُ قَوْمٍ إِلَى دُحُولِ الصُّدُقَةِ فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ تَذْكُورًا فَإِنَا نَأْكُلُهَا وَأَكْلُهَا يَنْتَسِعُ سَلَامًا وَخَيْرًا**  
**فِي إِجْمَاعِهِمُ الزُّكُورَ فِيهَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ مِنْهَا قَالَ لَوْ لَفِي هَذَا أَذِلُّ لَأَنَّ اللَّهَ**  
**فِيهَا حَقًّا وَهُوَ كَقَدِّهِ فِي سَائِرِ الْأَمْوَالِ لَنِي يَحْتَبِئُ فِيهَا الزُّكُورَ وَاجْتَبَاؤُنِي ذَلِكَ مَا رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ**

## بیان المسئلہ

ایام ابو جعفر طحاوی نے فرماتے ہیں کہ ایک گروہ سیطر فکیا ہے کہ گہوڑوں کی زکوۃ دینا واجب ہوگی یا گہوڑا بین اگر جبکہ  
 یہ ترقی نسل کیلئے پائے جائیں اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہی کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اور اون  
 گردنوں اور پیٹوں میں جو حق اللہ سے اس سے نہ ہوں اس سے معلوم ہوا کہ اون میں حق اللہ ہی جو جس طرح اور اموال میں  
 اور وہ زکوۃ ہے اس کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت کی گئی ہے اوس سے ہی اونہوں احتجاج  
 کیا ہے اور وہ یہ حدیث ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَاوَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صُهَيْبٍ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَ تَنَاوَلْتُ يَدَهُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ**  
**عَنْ السَّائِدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَخْبَرَةَ قَالَ مَا أَيْتُ أَبَا نُصُومٍ الْحَمَلِيَّ دِينَ قَدْ صَدَّقَ بِهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَرْجُمَهُ** حدیث بیان کی  
 ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ وہ روایت کرتے  
 ہیں مالک سے وہ زہری سے وہ ابن جبردی سائب بن زید نے کہا میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ گہوڑوں کی قیمت مقرر کر کے اون کی زکوۃ نکال  
 کرتے تھے اور حضرت عمر فاروق نہ کے پاس بیٹھ کر کرتے تھے **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُ يَدَهُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ**  
**عَمَّا دُنِيَ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْفَرَسِ حَشْرَةً وَمِنَ الْبُرْدِ دُونَ خُمْسَةٍ تَرْجُمَهُ** حدیث  
 بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن ناصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ

روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ میں فی گہور و درجہم  
فی زکون (فارسی یا ترکی گہور یا چم دہم یا کرتے ہی حاکم ثناء ابو یوسف قال سألوا حماداً والحاج من المہمال قال لا حد ثناء حماد من سلمہ  
فکذا سادہ منلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر اور حماد بن المہمال نے دو لور  
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے بیرون کی اسناد میں حدیث سابق کے بیان کی۔ وہم من ذہب الی ہذا  
القول ایضاً الوحیفۃ ورفحہ وخالفہم فی ذلک آخرون منهم ابو یوسف رحمہ اللہ وحماد بن الحسن رحمہ اللہ فقالوا لا حد  
فی الحبل السارۃ اللہ وکان من ائمتہ لہم علی اہل المقالة الاولیٰ فاما ائمتہ لہم لیس فی قول رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ولکم ینس حق اللہ فیہا اللہ قد یحییٰ ان یجکون ذلک الحق حقاً سیوی الزکوۃ ترجمہ امام ابو حنیفہ اور امام  
زفر زہبی اسطر فکی ہیں اور باقی اہل علم نے اور انہیں امام ابو یوسف اور امام محمد زہبی ہیں ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا  
ہے کہ باہر چنیو اے گہور و درجہم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پہلی حدیث کا جواب دیا ہے کہ یہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس حدیث میں فرمایا کہ وحق اللہ کو نہ ہوے سو ممکن ہے کہ حق سے اس جگہ حق ماسوی زکوٰۃ مراد ہو قال فی ذلک وروی عن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحد ثناء ربیع المؤذن قال ثناء اسد قال ثناء شریک من عبد اللہ عن انی حمزہ  
عن عامر عن فاطمہ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی المال حق سیوی الزکوۃ وذلہا ہذہ الآیۃ  
لیس الیران لوکوا وجوہکم الی آخرا لایہ ترجمہ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اموال میں  
ماسوی زکوٰۃ ہی حق اللہ ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد کہا حدیث بیان کی ہم سے  
شریک بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سی وہ عامر سے وہ فاطمہ بنت قیس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرمایا  
کہ مال میں ماسوی زکوٰۃ ہی حق ہے یہ آپ نے یہاں تداوت کی لیس الیران لوکوا وجوہکم الی آخرا لایہ فلما امر ائمتہ المال قد حلیہ حق سیوی  
الزکوۃ اختلف ان ینکون ذلک الذی ذکوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحبل ہو ذلک الحق ایضاً وجہۃ احدى انا قد  
را ثناء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکوہ لایہ السارۃ اللہ انصافاً فقال فیہا حق فیل عن ذلک الحق ما ہو فقال اطلق فحولہا  
واعارہ ہا ونبیہ ترجمہ پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ مال میں ماسوی زکوٰۃ ہی حق اللہ تو پس محتمل ہے کہ گہور و درجہم  
جو حق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے ہی حق ہو ماسوی اس کے اس امر پر ایک دلیل ہی ہے وہ یہ کہ حدیث ابی  
ہم میں بنی ہوئے گہور و درجہم کے متعلق وارد ہوئی ہے نہ باہر چرنے والے گہور و درجہم میں تیسری دلیل یہ کہ رسول مقبول صلی اللہ  
علیہ وسلم باہر چنیو انہوں کے متعلق فرمایا ہے کہ دن میں حق ہے حرص کیا گیا حق فرمایا کہ حدیث ثناء لایہ انہم من مؤذ  
قال ثناء ابو یوسف قال ثناء عن حارث بن عبد الرحمن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم  
بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حنیفہ نے کہا حدیث سان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر  
وہ جابر رضی اللہ عنہ نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی جواب بیان کیا فلما کانت الا ایل ایضاً فیہا حق عبد  
الزکوۃ اختلف ان ینکون ذلک الحق واما ما ائمتہ لہم لیس فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایہ انہم من مؤذ  
عنہم یا حد ذلک منہم علی انہ واجب علیہم وقل ینس السبیل ای من اجلہ احد ذلک عنہم من الخطاب فی حارثہ بن  
مظہر ترجمہ پس جب انہوں میں ہی ماسوی زکوٰۃ کے حق ہے تو محتمل ہوگا کہ ہی حق گہور و درجہم میں ہی ہو اور وہ جو حدیث عمر فاروق  
سے قائلین قول اول نے استدلال کیا ہے اس حدیث میں ہی اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ نسل گہور و درجہم میں زکوٰۃ واجب ہے

وہ حدیث ابی ہم میں بنی ہوئے گہور و درجہم کے متعلق فرمایا ہے کہ دن میں حق ہے حرص کیا گیا حق فرمایا کہ حدیث ثناء لایہ انہم من مؤذ

ماہیچیل بل مہارکوة





۱۰

۱۱

۱۲

حسب فرما کر بطور صدقات لیا اور اسی نے آپ کی غلاموں پر بھی صدقہ لیا حالانکہ زکوٰۃ تجارت کے غلاموں کی فرض ہے نہ خدمت کے غلاموں کی اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری لئے گہوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی **حَلَّ ثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ تَنَاخَرْتُ مِنْ حَفْصِ بْنِ عِيَّانٍ قَالَ تَنَاخَرْتُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ تَنَاخَرْتُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَاقٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي النَّخِيَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةً بِحَسْبِ بَيَانٍ** کی ہم سے فہرست یہی حدیث کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالحسن نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن حمزہ کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم سے **حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيِّدَةَ قَالَ تَنَاخَرْتُ مِنْ هُرُودٍ قَالَ أَنَا سَيْفَانٌ وَشَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن رومان نے کہا خبر دی سکوفیان اور تمہارے وہ روایت کرتے ہیں ابوالحسن سے وہ عمارت سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةً بِحَسْبِ بَيَانٍ** کی ہم سے یزید بن ابی عمار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحق بن ابی عبادہ کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن طہمان نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالحسن سے وہ عمارت سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہم سے سابق کے **قَالَ لَكَ أَنْصَابُهُمْ أَنْ يَكُونُوا فِي الْحِمْلِ صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالَ دَائِلٌ فَقَدْ قَرَأَ مَعَ ذَلِكَ الرَّفِيقِ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ لَا يَفِي أَنْ يَكُونَ الصَّدَقَةُ وَاجِبَةً فِي الرَّفِيقِ إِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ كَذَلِكَ لَا يَفِي ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الزَّكَاةُ وَاجِبَةً فِي الْحِمْلِ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً وَكَذَا كَانَ قَوْلُهُ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الرَّفِيقِ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الرَّفِيقِ لِلْجِدِّ مَعَهُ حَاصَّةٌ فَكَذَلِكَ قَوْلُهُ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْحِمْلِ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْحِمْلِ حَاصَّةٌ قِيلَ لَهُ هَذَا الْحِمْلُ مَا ذَكَرْتُمْ وَأَدَّ النَّظْلَ أَنْ يَنْتَفِي الزَّكَاةُ بِهَذَا الْحِمْلِ لَمْ يَنْتَفِ مَا ذَكَرْنَا فَكَذَلِكَ مَا فِي حَدِيثِ حَارِثَةَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَلِيَّا قَالَ لَكُمْ مَا ذَكَرْنَا قَدْ كَانَ ذَلِكَ أَنْ مَعَهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَجِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الزَّكَاةُ مِنْهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً وَقُلْ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعْنَاهُ قَرَأْتُ مِنْ مَعْنَاهُ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ حُمَاقٍ عَنْ عَلِيٍّ تَرْجُمَةً بِحَسْبِ بَيَانٍ** نفی کرتے ہیں کہ گہوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہو اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس حدیث میں گہوڑوں کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کا بھی ذکر کیا ہے اور تجارت کے غلاموں پر زکوٰۃ فرض ہے پس جب یہ حدیث تجارت کے غلاموں کی زکوٰۃ کی نفی نہیں کرتی تو چاہئے کہ اس طرح باہر چڑھ کر گہوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی بھی نہ کرے اور جس طرح اس حدیث سے خدمتی غلاموں کی زکوٰۃ معاف ہوئی اس طرح گہوڑوں میں بھی خاص سواری کے گہوڑوں کی زکوٰۃ معاف ہو تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ ہاں محتمل ہے کہ اس حدیث سے باہر چڑھ کر گہوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی نہ ہو جیسا کہ محض بیان ہی لیکن اگر اس حدیث سے زکوٰۃ الجمل کی نفی نہ ہو تو عمارت بن مضر کی حدیث نفی ہوگی کیونکہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول مذکور ہے کہ شرفائی شام سے صدقہ قبول اگر بطور فرض واجب یا بطور جریہ نہ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول خود دلالت رکھتا ہے کہ آپ نزدیک یہ حدیث زکوٰۃ الجمل کی نفی پر معمول تھی اگرچہ یہ حدیث انہیں الفاظ کے قریب ابوسہیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے **حَلَّ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ تَنَاخَرْتُ مِنَ الرَّجَمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ تَنَاخَرْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَافٍ يَخْبُرُكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عِدَّةٍ ذَكَاءٌ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ**

ترجمہ حدیث

۱۳

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے  
 وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے کہا سنی میں سلیمان یسار سے وہ روایت کرتے ہیں عمار بن مالک سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مسلمان پر اوس کا غلام اور اوس کا بہوڑی میں زکوۃ نہیں ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
**قَالَ تَنَاوَلْتُ وَنَحْنُ فِي عَاقِبَةِ قَالَتْنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
**عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ سلیمان یسار سے وہ عمار بن مالک سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ  
 اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ وَنَحْنُ فِي عَاقِبَةِ قَالَتْنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ**  
**قَالَ تَنَاوَلْتُ وَنَحْنُ فِي عَاقِبَةِ قَالَتْنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
 کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا**  
**عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
 ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ  
 بن دینار سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ وَنَحْنُ فِي عَاقِبَةِ قَالَتْنَا شَعْبَةُ**  
**عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
 بیان کی مجھ سے محمد بن عیسیٰ بن قلیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود انصاری نے کہا  
 احمد بن علی بن ابی ہلال بن فہیم عبد اللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی  
**حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ وَنَحْنُ فِي عَاقِبَةِ قَالَتْنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ**  
 حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مہذب نے کہا خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید اللیثی نے وہ روایت کرتے ہیں  
 کحول سے وہ عمار بن پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَلْتُ وَنَحْنُ فِي عَاقِبَةِ قَالَتْنَا شَعْبَةُ**  
**عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ**  
 بن مہذب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مہذب نے کہا خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید اللیثی نے وہ روایت کرتے ہیں  
 کی ہم سے اسے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں خثیم سے وہ عمار بن پہراون کی اسناد سے مثل حدیث  
 سابق کے بیان کی **قَالَتْ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَقَارِئِ عَلَى وَجْهِ الزُّكُوفِ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ وَكَانَ فِيهَا مَا**  
**يُنْفِي الزُّكُوفَ مِنْهَا كُنْتُ تَنْصَحُ هَذِهِ الْأَقَارِئِ قَوْلَ الدِّينِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا زُكُوفًا قَهْلًا أَوْ هَهُنَا الْبَابُ مِنْ طَرَفَيْنِ الْأَقَارِئُ مَا**  
**وَجْهَهُ مِنْ طَرَفَيْنِ الْبَطْنُ فَإِنَّا رَأَيْنَا الدِّينَ يُوجِدُونَ فِيهَا الزُّكُوفَ لَا يُوجِدُونَ هَهُنَا حَتَّى تَكُونَ زُكُوفًا وَإِنَّا قَالُوا قَسَمْتُهَا**  
**لَسْكَهَا وَلَا يَحْسَبُ الزُّكُوفَ فِي زُكُوفِهَا حَاصَةً وَلَا فِي إِدْنِهَا حَاصَةً وَكَانَتْ لَهَا الْوَابُ الْمَشَقُّ عَلَيْهَا فِي الْمَوَاسِمِ السَّائِمَةِ يَجْعَلُ**  
**فِي الْأَرْدَلِ وَالْفَرَسِ وَالْغَنَمِ زُكُوفًا كَانَتْ كُلُّهَا إِذَا مَاتَ فَلَمَّا سَوَى حَلَمَهَا اللَّهُ بِهَا حَاصَةً فِي ذَلِكَ وَحَلَمَهَا الْأَبَاتُ حَاصَةً وَحَلَمَهَا**  
**اللَّهُ زُكُوفًا وَكَانَتْ الزُّكُوفُ مِنَ الْحَصْلِ حَاصَةً وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا حَاصَةً لَا يَحْسَبُ فِيهَا زُكُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي النَّظَرِ لَا يَأْكُلُ مِنْهَا**  
**وَالزُّكُوفُ إِذَا خُجِّمَتْ لَا يَحْسَبُ فِيهَا زُكُوفًا وَخُجِّمَتْ أُخْرَى أَكَا قَدْ مَاتَ الْبَعَالُ فَالْحَمِيرُ لَا زُكُوفَ فِيهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً وَالْأَرْدَلُ**  
**وَالْفَرَسُ وَالْغَنَمُ فِيهَا الزُّكُوفُ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً وَإِنَّمَا الْإِخْلَافُ فِي الْخَيْلِ فَأَخْبَرَنَا ابْنُ النَّظَرِ عَنِ الصَّفِيِّينَ عَنِ ابْنِ أَشْبَهَ فَتَعَطَّ**  
**حَلَمَهَا عَلَى مَحَلِّهَا قَرَأْنَا الْخَيْلَ ذَاتَ خَوَارِمْ كَلَالِكِ الْحَمِيرُ وَالْبَعَالُ هِيَ ذَاتُ خَوَارِمْ أَيْضًا وَكَانَتْ الْمَوَاسِمُ مِنَ الشَّهْرِ**

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

وَالْعَمَلُ وَالْإِلَّامِلُ كَذَاتِ أَحْقَافٍ قَدْ دَاخَلَا قُرْبَى الْحَاذِرَ كَشْتَهُ مِنْهُ يَدَاىِ حَقَّ قَبْلَتْ بِذَلِكَ أَنْ لَا تَزْكُوهُ فِي الْحَقْلِ كَمَا لَا  
 زَكَاةً فِي الْحَبِيبِ وَالْبَعَالِ وَهَذَا أَقُولُ أَنْ تَوْسُفَ وَحُجَّارَ وَهُوَ أَحَبُّ لِقَوْلِكُمْ إِنْ لَمْ يَدْرِي ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
 ترجمہ پس جہاں آثار میں کوئی اثر ہی زکوۃ الخیل کے وجوب کی دلائل نہیں کہتا بلکہ ان میں سے بعض آثار زکوۃ الخیل کی نفی پر دلائل  
 کہتے ہیں تو ان آثار کی تصحیح سے اوہ نہیں لوگوں کا قول ثابت ہوا جو گہوڑوں کی زکوۃ کے قائل نہیں یہ بیان ہے اس باب کا  
 بطریق آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظرو قیاس کے سویم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ گہوڑوں کے درمیان زکوۃ واجب جانتے ہیں تو وہ  
 وجوب زکوۃ کے لئے یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس کے لئے جو گہوڑی رکھے گئی ہو ان میں سے دو گہوڑا ناث دونوں ہوں اور اگر صرف  
 گہوڑی یا صرف گہوڑی نہ ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہیں حالانکہ دیگر مویشی میں یہ شرط باتفاق نہیں بلکہ اونٹ گاڑی بکری ہر چیز  
 خواہ زمیوں یا مادہ ہر ایک میں زکوۃ واجب ہے پس جب دیگر مویشی مادہ کا یکساں حکم ہے اور گہوڑی میں جبکہ صرف زکوۃ واجب ہے تو  
 زکوۃ واجب نہیں تو نظر و قیاس چاہئے کہ جب زکوۃ واجب نہ ہوں تو ان میں زکوۃ واجب ہو جیسا کہ صرف زکوۃ واجب نہ ہونے کی صورت  
 میں زکوۃ واجب نہیں بطریق نظرو قیاس کے ایک اور دلیل گہوڑوں کی زکوۃ واجب نہ ہونے کی یہ بھی کہ ہم دیکھتے ہیں خچروں اور گدھوں  
 پر ہی زکوۃ واجب نہیں خواہ وہ باہر چھٹیوالے ہوں اور اونٹ گاڑی اور بکری کی زکوۃ واجب ہے جبکہ یہ باہر چھٹیوالے ہوں  
 جائیں اور اختلاف گہوڑوں کی زکوۃ میں ہے تو اب یہ کہنا یہ ہے کہ گہوڑوں کو ان دونوں قسموں میں سے کسی کے ساتھ مشابہت ہے تاکہ ہم ان  
 کا حکم اسی قسم کے ساتھ معطوف کریں جس کے ساتھ انہیں مشابہت ہے تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ گہوڑی انہیں والا جانور ہے اور اس بطرح گدھا  
 خچر بھی انہیں کے ساتھ ہے اور باقی مویشی اونٹ گاڑی بکری وغیرہ کہہ رہے ہیں پس گہوڑے کو مشابہت کہہ دو خچر کے ساتھ ہے اور گدھے  
 اور خچر پر زکوۃ واجب نہیں ہے لہذا گہوڑی پر ہی زکوۃ واجب نہیں ہے امام ابو یوسف م اور امام محمد م کا قول ہے اور یہی قول ہمارا  
 نزدیک پسندیدہ ہے سید بن المسیب سے ہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَلَى الرَّأْيِ بْنِ صَدَقَةَ فَقَالَ أَدْعُ الْخَيْلَ صَدَقَةَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ  
 کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیعہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن  
 دینار سے کہا میں نے سید بن المسیب سے پوچھا کہ براہین میں زکوۃ واجب فرمایا کیا گہوڑوں پر ہی زکوۃ فرض ہے

## بَابُ الزَّكَاةِ هَلْ يَأْخُذُ هَا الْإِمَامُ أَمْ لَا

کیا امام یعنی خلیفہ زکوۃ خود لے سکتا ہے

**حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
 وَدَعْلَ لَقِيْنَهْ فَمَوْلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَحْشَرُوا وَلَا تَحْشَرُوا وَتَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ  
 احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی سید بن مسعود سے روایت کرتے ہیں حمید سے وہ  
 سے وہ عثمان بن ابی العاص سے کہ وہ ثقیف جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے  
 فرمایا کہ تم زکوۃ دینے کیلئے اپنے وطن سے باہر نہ نکلاؤ اور نہ غنیمت دینا (غنیمت وہاں سے حاصل ہو کر لوگوں کو پہنچا کر دینے کی ہے) **حَدَّثَنَا**  
**أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَرْزُوقٍ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مَرْزُوقٍ





















کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن داؤد سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نہ رہی نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ دن کے جگہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو فرما کر انھیں سن کر زکوٰۃ لکھا ہے اس میں اپنے بہن ہی تحریر فرمایا کہ جن چیزوں کی پیداوار آسمان کے پانی سے ہو یا آب جاری سے یا قریب کے پانی کی ٹن میں پورا عشر ہے جبکہ وہ پانچ وسق کی مقدار کو نہیں ہیں اور جس کی پیداوار چرے کے ذریعہ ہو اور یمن میں نصف عشر ہے جبکہ وہ پانچ وسق کی مقدار کو نہیں ہیں۔ **قَالَ ابُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَتْ قَوْمًا إِلَى هَذِهِ الْأَنْفَارِ فَقَالُوا لَا تَحْمِلُ الصَّدَقَةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَطِطَةِ وَالشَّيْخِ وَالْثَمَرَةِ وَالزَّيْتِ حَتَّى يَكُونَ ثَمَنُهُ أَوْسَى وَكَذَلِكَ كَلَّمَنِي فَمَا تَخَرَّجَ إِلَّا رَضَ مِثْلَ الْحَمِيسِ وَالْعَدَسِ وَالْمَاتِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَلَمَّا كُنْتُ فِي شَيْءٍ مِنْهُ صَدَقْتُ حَتَّى يَبْلُغَ هَذَا الْمِقْدَارَ أَيْضًا وَمَنْ دَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَوْ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَخَالِفُهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجُوا فَأَوْحُوا**

امام ابو جعفر طحاوی نے فرماتے ہیں کہ ایک گروہ ہمیں انکار کی طرف کیا ہے اور کہا ہے کہ گندم جو کھجور اور زریب میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے علم ہر ایک اس چیز کا ہے جس کی پیداوار زمین سے ہوتی ہے مثلاً چنا مسور ماش وغیرہ بس یہ تمام چیزیں جب تک پانچ وسق کی مقدار کو نہیں ہیں تو ان میں سے کسی میں زکوٰۃ واجب نہیں چنانچہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ امام محمد رحمہ اللہ اور اہل مدینہ سی طرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ یہ چیزیں قلیل ہوں یا کثیر۔ **وَاجْتَرَأَ فِي ذَلِكَ مَسَاحِدًا نَبِيْعُ الْمُؤَدِّيْنَ قَالَ تَنَا أَسَدٌ قَالَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ أَبِي النَّجْوَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَحَدًا مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعَشِيرَ وَمِمَّا سَقَتْ بَعْدَ نِصْفِ الْعَشِيرِ تَرْجَمَهُ وَأَنَّهُمْ نَصَبُوا فِي ذَلِكَ مَسَاحِدًا نَبِيْعُ الْمُؤَدِّيْنَ قَالَ تَنَا أَسَدٌ قَالَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ أَبِي النَّجْوَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَحَدًا مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعَشِيرَ وَمِمَّا سَقَتْ بَعْدَ نِصْفِ الْعَشِيرِ تَرْجَمَهُ وَأَنَّهُمْ نَصَبُوا فِي ذَلِكَ مَسَاحِدًا نَبِيْعُ الْمُؤَدِّيْنَ قَالَ تَنَا أَسَدٌ قَالَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ أَبِي النَّجْوَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَحَدًا مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعَشِيرَ وَمِمَّا سَقَتْ بَعْدَ نِصْفِ الْعَشِيرِ تَرْجَمَهُ وَأَنَّهُمْ نَصَبُوا فِي ذَلِكَ مَسَاحِدًا نَبِيْعُ الْمُؤَدِّيْنَ**

کہ جس چیز کی آسمان کے پانی سے پیداوار ہو اس سے پورا عشر ہو اور جس کی پیداوار زمین کو پانی پلانے سے ہو اس سے نصف عشر ہے۔ **حَدَّثَنَا أَبُو آدَاؤْدَ قَالَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمِيدِ عَنْ صَالِحِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ أَبِي النَّجْوَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَحَدًا مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعَشِيرَ وَمِمَّا سَقَتْ بَعْدَ نِصْفِ الْعَشِيرِ تَرْجَمَهُ وَأَنَّهُمْ نَصَبُوا فِي ذَلِكَ مَسَاحِدًا نَبِيْعُ الْمُؤَدِّيْنَ قَالَ تَنَا أَسَدٌ قَالَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ أَبِي النَّجْوَدِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَحَدًا مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعَشِيرَ وَمِمَّا سَقَتْ بَعْدَ نِصْفِ الْعَشِيرِ تَرْجَمَهُ وَأَنَّهُمْ نَصَبُوا فِي ذَلِكَ مَسَاحِدًا نَبِيْعُ الْمُؤَدِّيْنَ**

ترجمہ معالیٰ نامہ جلد دوم باب زکوٰۃ ما یخرج من الارض





اور مقدار کچھ مقرر نہیں کی تو یہ دلالت رکھتا ہے کہ زمین کی پیداوار قلیل اور کثیر دونوں میں زکوٰۃ بیسے عشر واجب ہے اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ کہنا لڑکھے آثار سے کچھ اختلاف نہیں رکھتی کیونکہ یہ کہنا مجمل واقع ہوئے ہیں اور وہ آثار ان کی تفسیر تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ ناممکن ہے کہ یہ کہنا مجمل واقع ہوئے ہوں کیونکہ ان آثار میں مطلقاً رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں میں جن کی پیداوار ہر دوں چشموں کے پائی اور یا چرسوں کے ذریعہ پانی پہنچانے سے ہوا ایک عشر یا نصف عشر مقرر فرمایا پس بنائی کلام زمین کی مطلق پیداوار پر ہوئی قلیل ہو یا کثیر اس کے علاوہ قائلین قول اول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ماعزہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر چار دفعہ زنا کا اقرار کیا اور پہلے تو آپ نے انہیں لوٹا دیا اور پھر رحم کیا یہ نہ ہی قائلین قول روایت کرتے ہیں کہ انیس کے لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح انہیں اس عورت کے پاس لیجانا اگر وہ اعتراف کرے تو دونوں کو رحم کر دینا پس قائلین قول اول حدیث انیس کو اس امر کی دلیل ٹھہرنے ہیں کہ زنا کا صرف ایک دفعہ قرار کر لینا وجوب حد کے لئے کافی ہے جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فان اعترفت فارجمہا کہ اگر وہ ہی اعتراف کرے تو اس کو بھی رحم کر دینا ظاہر ہے حالانکہ حدیث انیس مجمل واقع ہوئی اور حدیث ماعزہ اس کی تفسیر لہذا حدیث انیس میں جو اعتراف مذکور ہے وہ اعتراف ہی جس کا حدیث ماعزہ میں ذکر ہوا اور وہ چار دفعہ قرار کر لے اور صرف ایک دفعہ قرار کرنا وجوب حد کیلئے ہمارے لئے ناکافی اور غیر معتبر ہے پس جس طرح قائلین قول اول کے نزدیک حدیث ماعزہ حدیث انیس کی تفسیر واقع نہیں ہوئی بلکہ دونوں حدیثیں ان کے نزدیک ایک دوسری کے تضاد و تخالف رکھتی ہیں تو اب چلیے کہ ان کے نزدیک حدیث ماعزہ اور حدیث انیس کی نسبت حدیث معاذ بن حدیث ابن عمر اور حدیث جابر بن عبد اللہ اس باب کی اگلی حدیثوں سے جن میں اساق کا ذکر ہے بلکہ اولی تضاد و تخالف رکھیں کیونکہ حدیث معاذ بن حدیث ابن عمر اور حدیث جابر بن عمر میں صرف اسی امر کا ذکر ہے کہ جن چیزوں کی پیداوار آسمان کے اظہاروں اور چشموں کے پائی ہو اور ان میں قدر واحد ایک عشر ہے اور جن چیزوں کی پیداوار چرسوں وغیرہ کے ذریعہ پانی پہنچانے سے ہو ان میں قدر واحد نصف عشر ہے یہ کیفیت حدیث معاذ بن حدیث جابر بن عمر اور حدیث ابن عمر میں ہمارے نزدیک اسی معنی پر محمول ہیں جس کا ہم نے اوپر بیان کیا اسی معنی کی طرف امام نخعی اور مجاہد رحمہما ہی گئے ہیں **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدٌ بْنُ سَعْدٍ** انہی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید بن الاصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے وہ روایت کرتے ہیں منصوص سے وہ ابراہیم سے فرمایا زمین کی کل پیداوار میں صدقہ واجب **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثنا عَمْرُو بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثنا مَوْسَى بْنُ أَبِي عَدْنَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ** عن محمد بن علی قال سألته عن زکوٰۃ الطعام فقال قل منه أو لذر العسر وبضفت لعتس والنظر الصبيحة انھا ایل علی ذلك وذلك اننا انما انما زکوٰۃ في الأموال والمواشي في مقدار منها معلوم بعد وقت معلوم وهو الحول فكانت تلك الأشياء تحت مقدار معلوم ووقت معلوم ثم ما بعد ذلك من الزکوٰۃ في وقت ما تحوج ولا ينظر به وقت فلما سقطت يكون له وقت يحس فيه الزکوٰۃ بمحلوله سقطت أن يكون له مقدار يحس الزکوٰۃ فيه ببلوغه فيكون حكمه لبقدر ما في هذه السواء إذا سقط أحد حكمها سقط الآخر كما كان في الأموال التي ذكرنا سواء كانت تحت أحد حكمها تبت الآخر فهذا هو النظر وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن ائین نے وہ روایت کرتے ہیں نصف ہی وہ مجاہد سے کہا بنی ان سے یعنی - (مجاہد) سے پوچھا کہ کہانے میں کی چیزوں میں زکوٰۃ واجب فرمایا ان قلیل ہوں یا کثیر ان میں ایک عشر یا نصف عشر واجب ہے۔









قَامَرَةً إِذَا وَحَلَّ لِقَوْمٍ فِي مَحَلِّهِمْ أَنْ لَا يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ مَا بَاكُلُونَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرخ نے کہا حدیث  
بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید وہ بشیر بن  
یسار سے وہ سعید بن المسیب کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سہل بن ابی حمزہ کو پیداوار کا اندازہ کرنے کے لیے بھیجا تو  
وہ میں حکم کیا کہ جب وہ باغات میں لوگوں کو کجوریں کہاتے ہوئے دیکھیں تو جتنی کجوریں یہ لوگ کہاتے ہوں اندازہ میں محسوس  
کریں **قُلْنَ** اَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَقُلْ رُوِيَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَيْضًا فِي صِفَةِ خُرُصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَكُلُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ترجمہ پس یہ حدیث بھی ہماری مذکورہ بالا بیان پر دلیل ہے ماسویٰ اس کے ابو حمید الساعدی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ کرنے کے متعلق روایت کیا گیا ہے وہ یہی اس پر دلالت  
رکھتا ہے **حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَعَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَالْزَّيْتِيُّ قَالَ تَنَاوَلْنَا الْوَحَاطِيَّ حَمْرًا وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
عَنْدِ الرَّحْمَنِ وَاحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا تَنَاوَلْنَا الْقَعْنَبِيَّ قَالَا تَنَاوَلْنَا سَلِيمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا وَبْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ عَتَّاسِ بْنِ  
سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَّصَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ ثَوَلٍ فَاتَيْنَا  
وَادِي الْقُرَى عَلَى حَدِيثِهِ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوا هَآؤُلَاءِ فَخَرَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّصَهَا عَشْرَةَ أَوسَقٍ وَقَالَ أَحْمِيصُهَا حَتَّى يُجْعَلَ إِلَيْكَ إِنْ سَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا قَدَّمْتُهَا سَأَلْتُهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِهَا كَمْ لَكُمْ مِمَّا هَآؤُلَاءِ عَشْرَةَ أَوسَقٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی  
داؤد اور عبد الرحمن بن عمر والد مشقی دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاطی نے حد اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن جبہ  
اور احمد بن داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعبہ نے اور ادن چارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن  
بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے وہ روایت کرتے ہیں عتاس بن سہل بن سعد الساعدی سے  
وہ ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ثول کے جبے ادقری میں  
ایک عورت کو بلغ پر پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اوس کی کجوریں دیکھیں کہ اوس کی اندازہ کیا اور اوس عورت  
سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کجوروں کو وزن کر کے محفوظ رکھنا تاکہ میں ان کا پتہ لے سکوں اور ان چنانچہ ہم وہ  
آئے تو آپ نے اس دریافت کیا کہ کتنی کجوریں نکلیں کہا دس سق دس سق بحساب اہل حجاز قریباً پانچ چار من کا ہوتا ہے  
**فَقِيْ هَذِهِ الْحَدِيثِ اَيْضًا اَنَّهُمْ خَرَّصُوا هَآؤُلَاءِ فَكُلُّهَا بَانٌ فَكُلُّهَا بَانٌ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْهَا فَإِنَّ لَكَ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهَا مَمْلُوكَةٌ  
يَخْرُصُهُمْ إِيَّاهَا مَا لَمْ تَكُنْ مَالِكَةً لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ أَنْ يُعْلِمُوا بِمَا فِي مَخْلَقَاتِهَا ثُمَّ أَخَذُوا  
مِنْهَا الزُّكُوتَ فِي وَقْتِ الْحَرْبِ عَلَى حَسَبِ مَا يَجِبُ فِيهَا فَهَلْ أَهْلُ الْخَيْلِ فِي هَذِهِ الْأَقَارِعِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَقُلْ  
هَلْ قَوْمٌ فِي الْحَرْصِ غَيْرُ هَذِهِ الْقَوْلِ قَالُوا إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي أَوَّلِ الزَّمَانِ نَهْلٌ مَا قَالَ أَهْلُ الْمُقَاتَلَةِ إِلَّا كُلُّ مَنْ مَلَكَ الْخُرُصِ  
أَصْنَتُ النَّارِ حَتَّى اللَّهُ فِيهَا وَهِيَ رَطْبٌ يَهْدِلُ يَأْخُذُ وَنَهْلٌ مِنْهُمْ تَمَرًا ثُمَّ نَهْلٌ خَالِ بِسْمِ الْوَلَدِ قَوْدَتْ أُمُودًا إِلَى أَنْ لَا يَكُونَ  
فِي الْكَلَوَاتِ إِلَّا مَا يَجُوزُ فِي الْبَيْعَاتِ ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ اس عورت کے باغ کا اندازہ کر کے اس سے کہا گیا کہ وہ وزن کر کے  
کجوریں محفوظ رکھی یہاں تک کہ آپ واپس آئیں اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اندازہ کرنے سے وہ ادن کی مالک نہیں ہو گئی تھی بلکہ مالک  
جب ہوئی کہ اس نے کجوریں درخت سے اتر والین اور اندازہ کرنے سے مقصود یہ تھا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کے باغ میں سے کتنی  
کجوریں نکلیں گی پس اسی حساب سے اوس وقت زکوٰۃ لی جاسکی پس یہی معنی ہیں ہماری نزدیک ان آثار کے والہ****

کے

اور ایک گروہ کا قول یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں ایسا ہی کیا جاتا تھا جیسا کہ قائلین قول اول بیان کرتے ہیں کہ اندازہ کرنے کے بعد غراض مالک باع کو حق واجب یعنی زکوٰۃ کا مالک بنا دیتا تھا یا اس کے بعد زکوٰۃ اوس پر واجب لاوا ہو جاتی تھی پھر اہلوا کے منسوخ ہونے پر یہ حکم ہی منسوخ کیا گیا اور اس کا حکم احکام بیع سے ملتی کر دیا گیا کہ اخذ زکوٰۃ ہی انہیں طریقوں کے ساتھ جائز ہے جن طریقوں کے ساتھ بیع جائز ہے **وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا أَحَدُ ثَنَاءِ بَيْعِ الْمُؤَدَّنِ قَالَ ثَنَاءُ اسَدٌ قَالَ ثَنَاءُ بَيْعِ لَهَيْعَةٍ قَالَ ثَنَاءُ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْيٌ عَنِ الْمُحْرَصِ وَقَالَ آدَائِيْمُ إِنَّ هَذَا لَمَّا لَمْ يَحِبَّ أَحَدٌ كَمَا كَانَ يَكُلُّ مَالِ أَحَدٍ بِالْبَاطِلِ تَرْجِمَهُ ان کی دلیل یہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے بیع المؤذن کہا حدیث بیان ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالزیر نے وہ روایت کر ہیں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کا اندازہ کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ اگر پہل تلف ہو جائے تو کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے بہانی کا مال ظلم کے ساتھ کہے **فَهَذَا أَوْجُهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْأَنْوَاعِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ قَدْ رَأَيْنَا الزَّكَاةَ تَحِبُّ فِي أَشْيَاءٍ مُخْتَلَفَةٍ مِمَّا لَمْ يَكُنْ وَالْفَيْضُ وَالْمَنَارَاتُ تَحْرِجُهَا الْأَرْضُ وَالْبَحْرُ وَالشَّجَرُ وَالْمَوَاتِي السَّامِيَّةُ كُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ زَكَاةً لَوْ وَحِشَتْ عَلَيْهِ عَلَى مَالِهِ وَهُوَ ذَكَرَ وَأَوْفَضَهُ أَوْ مَا شَبَّهَ سَائِمَهُ فَسَلَّمَ ذَلِكَ لَهُ الْمَصْدَقُ عَلَى مَا لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْبَيَاعُ أَنَّ ذَلِكَ عِيَرُهَا تَرَاهُ الْأَثَرُ أَنَّ زَكَاةً لَوْ وَحِشَتْ عَلَيْهِ فِي ذَرَاهِمِهِ الزَّكَاةُ قَدْ خَرِجَتْ مِنْهُ الصَّدَقَةُ بِإِذْنِكَ تَسْلِيَةُ أَنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ وَكَذَا لَوْ بَاعَهُ مِنْهُ بِذَهَبٍ ثُمَّ قَارَقَهُ فَقُلْ أَنْ يَبْقِيَهُ لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ وَكَذَا لَوْ وَحِشَتْ عَلَيْهِ فِي مَا شَبَّهَ الزَّكَاةَ ثُمَّ سَلَّمَ ذَلِكَ لَهُ الْمَصْدَقُ بِسَلِّ فَيَجْهُولُ أَوْ سَلِّ مَعْلُومٍ إِلَى أَحِلَّ فَجْهُولُ قَدْ لَكَ كُلُّهُ حَرَامٌ عِيَرُهَا تَرَاهُ فَكَانَ كُلُّهَا حَرَامٌ فِي الْبَيَاعَاتِ فِي بَيْعِ النَّاسِ ذَلِكَ نَعَصُ هُمْ مِنْ نَعَصٍ قَدْ دَخَلَ فِيهِ حُكْمُ الصَّدَقَةِ فِي بَيْعِهِ إِيَّاهُ مِنْ رَبِّ الْمَالِ الَّذِي فِيهِ الزَّكَاةُ الَّتِي يَتَوَلَّى الْمَصْدَقُ أَحَدُهَا مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَاكَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي وَصَفْنَا كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَذَاكَ حُكْمُ الثَّمَارِ فَلَمَّا لَا يَجُوزُ بَيْعُ رَطْبٍ وَمِمَّا تَسْبِيحُهُ فِي عِيَرِ مَا فِيهِ الصَّدَقَةُ فَكُلُّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ بِمَا فِيهِ الصَّدَقَةُ فَاتَّيَمَّا بَيْنَ الْمَصْدَقِ وَبَيْنَ رَبِّ الْمَالِ فَهَذَا أَهْوَى النَّظَرُ أَبْصَارُ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ عَادَ ذَلِكَ أَيْضًا إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ الْبَيْعَ الْأَثَرُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ مَنَّا ذَكَرَ هَذَا فَيَذَلُّكَ مَا حَرَّمَ وَهُوَ قَوْلُ آدَائِي حَيْثُ عَلِمْتُ وَأَيْ تَوْسُفَ وَفِيهِ تَرْجِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَهُ حُكْمُ هِيَ اس باب کا بطریق آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ زکوٰۃ متعدد و مختلف چیزوں کے درمیان واجب ہے مثلاً سونا چاندی پہل اور مویشی وغیرہ اور اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہو اس کے پاس جس مال میں زکوٰۃ واجب ہو سونا چاندی ہو اور خواہ مویشی وغیرہ اب اگر مصدق حق واجب لاوار صاحب مال کے سپرد کر دے مگر کسی ایسی صورت کہ ساتھ جس کے ساتھ بیع جائز نہیں تو یہ ناجائز ہے مثلاً صاحب مال کے پاس درہم میں مصدق یہ درہم اسی کے ہاتھ فروخت کر دے کہ تم پھر اس کے عوض اس قدر سونا ادا کر دینا تو یہ ناجائز ہے اسی طرح اگر وہی درہم سونے کے عوض نقد فروخت کرے مگر سونے پر قبضہ کرنے پہلے صاحب مال کے پاس چلا جائے تو یہ صحت ہے اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس مویشی ہیں جن میں زکوٰۃ واجب ہو مصدق زکوٰۃ کے مویشی صاحب مال کے ہی سپرد کر دے کسی بدل (معاوضہ) قبول اور مدت مہول کے ساتھ تو یہ سب صورتیں حرام و ناجائز ہیں پس معلوم ہوا کہ ہر ایک وہ صحت جو شرع میں ناجائز ہے وہ اخذ زکوٰۃ میں ہی جائز نہیں ہے اسی قیاس پر آثار کا ہی حکم ہے کہ جب زکوٰۃ کی بیع خشک بچور کے ساتھ قرض کی صورت میں ناجائز ہے تو اسی طرح اخذ زکوٰۃ میں ناجائز ہونا چاہئے پس جائز نہیں کہ اندازہ کرنے کے****













بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور ابن  
 کا یہ قول بیان نہیں کیا کہ پھر لوگ اس کے برابر دو مد گندم دینے لگے **حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**  
**حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 دمی ہمو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان مالک نے اح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم  
 سے عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
 وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک مسلمان آزاد و مملوک  
 اور مرد و عورت کی طرف سے **حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**  
**حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 مِنْ شُعْبَةَ بْنِ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 وہ روایت کرتے ہیں یونس بن یزید سے انہیں خبر دی نافع نے کہا کہ . . . عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مسلمان آزاد و مملوک کی طرف سے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر کر کیا نافع بیان  
 کرتے ہیں کہ ان کے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کیا کرتے تھے کہ پھر لوگ اس کے برابر دو مد گندم دینے لگے **فَقَالَ**  
**فَقَالَ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 وَبِحَبْلِ نُفُوسِهِمْ قَالَهُ قَدْ رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِثْلُ ذَلِكَ فِي تَفَازِهِ الْيَمِينِ إِنَّهُ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مِثْلِي إِلَى خِلْفَتَانِ  
 لَا أُخْطِئُ أَقْوَامًا مِثْلًا لَمْ يَبْدُؤُوا فَاذْأَرَأَيْتُنِي فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأُطْعِمُ عَنْ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ كُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ  
 مِنْ بَرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ **وَرَوَى** عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ وَسَدَنُ كَرِذْلِكُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ تَابِتَاتِ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 تَعَالَى مَعَ أَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ فِي حَدِّ قَدِّ الْفِطْرِ لَهَا مِنْ الْخُطْبَةِ نِصْفَ  
 صَاعٍ وَسَدَنُ كَرِذْلِكُ أَيْضًا فِي هَذَا الْبَابِ لِنِشَاءِ اللَّهِ تَعَالَى **قُلْ** ذَلِكَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْمَعْدُ لَوْ لَمْ أَذْكُرْ أَنَّ مِنَ الْخُطْبَةِ  
 بِالْمِقْدَارِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْتِمَارِ لَنْ يَذْكُرُوا وَلَمْ يَكُونُوا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ إِلَّا مَشَاوَرَةً أَهْلَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 أَجْمَاعِهِمْ لَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَوْ لَمْ يَكُنْ رَأْيِي لَنْ أَفِي مَقْلَدِي مَا يَخْطِئُ مِنَ الْخُطْبَةِ فِي ذِكْرِ الْفِطْرِ إِلَّا هَذِهِ الْبَيْتُ لِيَكُنْ خِلَافَ  
 عِنْدَ مَا حُجَّتْ عِظِيمَةٌ فِي ثُبُوتِ ذَلِكَ الْمِقْدَارِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَإِنَّهُ نِصْفُ صَاعٍ فَكَيْفَ وَقَدْ رَوَى مَعَ ذَلِكَ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
 كَأَنَّهُ تَخَرَّجَ ذَلِكَ الْمِقْدَارُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا لَمْ يَذْكُرْ رَأْيِي فِي عِلْقِ هَذِهِ الْأَقَارِ الْوَقُوفُ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ ذَلِكَ أَيْضًا تَرْجُمَةً لِحُجَّتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ  
 سے کہ پھر لوگ اسی کے برابر صدقہ فطر دو مد گندم اور کرنے لگے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جن کا یہ  
 اندازہ لگانا جائز ہے اور جن کے قول پر واقعہ بنا واجب اور کفارہ یمن کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 عنہ سے ہی اس کے قریب قریب روایت کیا گیا ہے چنانچہ آپ نے یسار بن نبیر سے فرمایا کہ میں قسم کرتا ہوں کہ اب میں  
 کو کون کچھ نہی کروں گا پھر اگر میں کسی کو دینا مناسب سمجھوں اور تم مجھے کسی کچھ دیتے ہوئے دیکھو تو میں مسکینوں کو

۷۱

۷۱





22

25

24

OK

[illegible]



اپنے خطبہ میں بیان کیا کہ گندم سے صدقہ فطر دونا دوا کیا کرو اور وہ جو ابن ابی داؤد نے ذکر کیا ہے بیان نہیں کیا **فہل**  
**اَبُو ثَكْرَةَ وَغَيْرُهُمْ رَمَوْا عَنَّا ذَلِكُمْ اَوْ قُلْنَا وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ اَيْضًا عَنْ ابْنِ حَبَّانٍ مَرْجُومٍ**  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے باتفاق روایت کیا کہ صدقہ  
 فطر گندم سے ایک صاع ہے اور یسے ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے **حَلَّ ثَنَا اَبُو حَزْمٍ**  
**عَنْ اَبِي ثَكْرَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنِ اَبِي لَيْلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ حَبَّانٍ قَالَ اَفَرَأَيْتَ اَهْلَ النَّصْرَةِ اِذَا كُنْتُ فِيهِمْ اَنْ يُعْطُوا**  
 تَحِينَ الصَّخْبِرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحَرِّ وَالْمَمْلُوكِ مَذْنَبٍ مِنْ حِطَّةٍ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ عَمْرُو لَمْ يَكُنْ يَدْعُو بَيَانِ كِي  
 ہم سے بخیر بن عیسے نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلہ سے وہ عطاء رضی وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا جب  
 میں بصرہ میں تھا تو اہل بصرہ کو حکم کیا کرتا تھا کہ وہ ہر ایک صغیر و کبیر اور ہر ایک آزاد و مملوک کی طرف سے صدقہ فطر دو گندم ادا  
 کیا کریں **وَقُلْنَا وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ اَيْضًا عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ مِنَ التَّابِعِينَ تَرْجُمُهُ اَيْسَابُ خَلِيفَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ**  
 وغیرہ تابعین رحمہم اللہ سے روایت ہے **وَاَيْتُ كَيْسَابُ هِيَ** **حَلَّ ثَنَا اَبُو ثَكْرَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا عِنْدَ اَللّٰهِ مِنْ رَجْمَانٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا**  
**قَالَ كَيْسَابُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ اَرْطَاةَ كَيْسَابُ قَالَ تَنَاوَلْنَا عِنْدَ اَللّٰهِ مِنْ رَجْمَانٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا**  
 اَنْ يَحْتَجُّوا رَكْوَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ يَصِفَ صَاعًا مِنْ تَرْجُمِهِ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ عَمْرُو لَمْ يَكُنْ يَدْعُو بَيَانِ كِي  
 سے عبد اللہ بن عمر ان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عوف نے کہا عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاة کو نامہ لکھا اور بصرہ  
 کے منبر پر لکھا تو میں نے اوس نامہ میں سنا ابا بعد تم سے مسلمانوں کو حکم کرو کہ صدقہ فطر کھجور سے ایک صاع اور گندم سے نصف  
 صاع ادا کیا کریں **حَلَّ ثَنَا اَبُو ثَكْرَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ اَنَا اَوْ كُنَّا عَنْ مَنصُورٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ وَغَيْرِهِمْ وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہم کو ابو حوان نے وہ روایت کرتے ہیں  
 منصور سے وہ ابراہیم اور مجاہد سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ مَنصُورٍ**  
**عَنْ اَبِي اَيُّوبَ فِي رَكْوَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْخِنْطَلِ وَالْخِنْطَلُ يَصِفُ صَاعًا تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ**  
 مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ منصور سے وہ مجاہد سے صدقہ فطر  
 کے متعلق کہ ماسوائی گندم کے ہر ایک شے سے ایک صاع ہے اور گندم سے نصف صاع **حَلَّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ**  
**حَشِيشٌ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ**  
 تَمْرٍ اَوْ يَصِفُ صَاعًا تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ عَمْرُو لَمْ يَكُنْ يَدْعُو بَيَانِ كِي  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن المسیب سے صدقہ فطر کے متعلق کہ ایک صاع ہے کھجور  
 سے اور نصف صاع گندم سے **حَلَّ ثَنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا اَبُو حَزْمٍ**  
**اَوْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَقَالَ اَوْ يَصِفُ صَاعًا حِطَّةً تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هُمْ مِنْ مُحَمَّدٍ**  
 اس کے بعد مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ لوگ کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا میں نے  
 حکم تھا اور عبد الرحمن بن القاسم سے صدقہ فطر کے متعلق دریافت کیا تو ان سب نے بیان کیا کہ گندم سے صدقہ فطر نصف  
 صاع ہے **فَهَذَا اَكْلٌ مَارُوْ بُنَا فِي هَذَا السَّابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِهِ مِنْ تَعْدِ هُمُ كَلَّفَا**  
**عَلَيْهِ اَنْ الصَّدَقَةَ الْفِطْرَةَ مِنَ الْخِنْطَلِ يَصِفُ صَاعًا وَفِي سِوَايِ الْخِنْطَلِ صَاعًا وَمَا عَلِمْنَا اَنْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ**

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲



حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ التَّابِعِينَ مَرَدِي عَنْهُ جَلَدٌ ذَلِكَ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْلِفَ خَلِيكَ إِذَا كَانَ قَدْ صَارَ إِخْلَافًا فِي  
 شَرِّ مَنْ أُنِيَ لِكُلِّ رَجُلٍ وَخَلْفَانِ بِهِ وَعَلَى رَجُلٍ إِلَى رَجُلٍ مِنْ ذِكْرِ دَاوُدَ مِنَ التَّابِعِينَ ثُمَّ انْظُرْ أَيْضًا قَدْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَذَلِكَ نَارًا بَيْنَهُمْ  
 قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهَا مِنَ الشَّعِيرِ وَالْمَرِّ صَاعٌ فَطَرْنَا فِي تَحْكُمِ الْحِطَّةِ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي تُؤَدَّى عَنْهَا الْمَرُّ وَالشَّعِيرُ كَيْفَ دُو  
 قَدْ حُدِّثَ نَاكِلًا رَابِ الْأَيْمَانِ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الطَّعَامَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأَصْنَافِ لَصَاحِبًا لِحُتْلَفَ فِي مُقَدِّمَاتِهَا بِهَا مُقَدِّمًا قَالُوا قَوْمٌ يَفْهَمُونَ  
 ذَلِكَ مِنَ الْمَرِّ وَالشَّعِيرِ يَصِفُ صَاعٌ وَمِنْ الْحِطَّةِ مِثْلُ يَصِفُ ذَلِكَ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ هُوَ مِنَ الْحِطَّةِ يَصِفُ صَاعٌ  
 وَمِمَّا سَوَى ذَلِكَ صَاعٌ وَكُلُّهُمْ قَدْ عَدَلَ الْحِطَّةَ بِمِثْلَيْهَا مِنَ الْمَرِّ وَالشَّعِيرِ فَكَانَ الْمَطْرَعُ عَلَى ذَلِكَ إِذَا كُنْتَ صَدَقَهُ الْفَطْرُ صَاعًا  
 مِنَ الْمَرِّ وَالشَّعِيرِ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْحِطَّةِ مِثْلُ يَصِفُ ذَلِكَ وَهُوَ يَصِفُ صَاعٌ فَهَذَا هُوَ الْمَطْرَعُ فِي هَذَا التَّابِ أَيْضًا وَقَدْ دَقَّقَ ذَلِكَ  
 مَلْحَاقَاتُ بِهِ الْأَثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا قَبْلَ ذَلِكَ نَحْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَسَنَةَ وَأَبِي نُؤْسَفَ وَفَحْمَدُ رَجُلَيْهِمُ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجُمَهُ بِسَبَبِهِ جَوَاجِهِ  
 ہم نے اس باب میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے روایت کی ہے یہ سب  
 اسی پر دلالت رکھتا ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع ہے اور مساوی گندم سے ایک صاع اور چھانٹک ہمارا خیال ہے  
 یہی معلوم ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعین جہم اللہ میں سے کسی سے اس کے خلاف روایت کیا گیا ہو لہذا کسی کو جائز نہیں کہ ان  
 آثار سے اختلاف کرے کیونکہ اس صورت میں یہ تمام آثار اجمال صحابہ و تابعین کا حکم رکھتے ہیں اب رہا نظر و قیاس سو وہ ہی  
 اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ کھجور اور جو سے صدقہ فطر ایک ہی صاع ہے اور گندم  
 کی مقدار میں اختلاف ہو تو اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہیں کہ دیگر صدقات میں کھجور اور جو کے عوض گندم کس مقدار میں دے جائے  
 ہیں چنانچہ کفارات ایمان میں یہ امر باتفاق ثابت ہے کہ کفارہ میں ان تمام چیزوں سے اوکر ناجائز ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے  
 ایک گروہ کہتا ہے کہ کھجور اور جو سے کفارہ میں نصف صاع ہے اور گندم سے ایک ٹمیع یعنی ربع صاع اور باقی اہل علم فرماتے ہیں کہ گندم  
 سے کفارہ میں نصف صاع ہے اور مساوی گندم سے ایک صاع بہر کیف گندم کے درمیان دونوں نے تفریق کی اور گندم کو کفارہ میں  
 نہیں اور چیزوں کی نسبت قیمتیں المضاہف قرار دیا اسی قیاس پر صدقہ فطر کا حکم ہے کہ کھجور اور جو سے ایک صاع ہو اور گندم  
 سے نصف صاع یہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور اسی سے موافقت رکھتے ہیں آثار مذکورہ انہیں سے ہم اختلاف کرتے  
 ہیں اور یہی امام الوضیفہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

## بَابُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ

صاع کے وزن کے بیان میں کہ وہ کتنا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُعْبَةَ وَسَلِيمَ بْنَ نَكْرَةَ وَاحِدَ مَنْ مَنَصُّوهُ الرَّمَادِيُّ قَالَ لَوْ أَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوسَى  
 الْجُهَنِيِّ عَنْ جَاهِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَمَنَّا أَنْ نَعْلَمَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ  
 مِثْلُ هَذَا أَقَالَ جَاهِدٌ فَحَدَّثَنِي عَنْهُ فِيمَا أَخَذَ ثَمَانِيَةَ أَنْطَالٍ سَعَةِ أَنْطَالٍ عَشْرَةَ أَنْطَالٍ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ ابْنُ ابْنِ عَمْرٍو  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن شعبہ و سلیمان بن بکاء و احمد بن منصور الرماذی نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 یعلى بن عبید نے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ الجہنی سے وہ مجاہد سے کہا ہم لوگ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم میں سے بعض نے پانی مانگا تو ایک ہلڑ میں پانی لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پانی سے غسل کیا کرتے تھے مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اس کا اندازہ پہلویاوس طائی نے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَذَلِكَ هَبْ ذَاهِبُونَ إِلَى أَنْ وَرَنَ الصَّاعَ قَرَابَتَهُ أَنْطَالُ وَاجْتِاجُوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا أَلَمْ يَكُنْ جَاهِلًا فِي الْمَتَانِيَةِ وَإِنَّمَا شَكَّ فِيهَا فَتَنَّتِ الثَّمَانِيَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاسْتَفَى مَا وَفَّقَهَا وَمِنْ قَالَ بِهَذَا الْقَوْلِ أَبُو حَنِيفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا وَزَنَهُ خَمْسَةَ أَنْطَالٍ وَثَلَاثَ رُطُلٍ وَمِنْ قَالَ بِذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنُصْفٌ

### قول اہل العلم

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم اس طرف گوی ہیں کہ صلح اٹھ رطل کا ہوتا ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور کہا ہے کہ مجاہد کوشک صلح کے اٹھ رطل ہونے میں نہیں بلکہ شک نو یا دس رطل ہونے میں تھا لہذا اس حدیث میں ہی صلح کا اٹھ رطل ہونا ثابت ہوا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی قول کی طرف گوی ہیں اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صلح کا وزن پانچ رطل و ایک ثلث ہے امام ابو یوسف اسی قول کی طرف گئے ہیں اور فرمایا ہے کہ اور جس پیالہ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے وہ ڈیڑ صلح کا تھا و ذکر وافی ذلک ماخذنا یہاں کہ قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زائدة عن حفص بن ابرق عن الزهري عن عمارة عن عائشة ر قالت كنت اغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد وهو الفوق ترجمہ ان کی دلیل یہ حدیثیں ہیں حدیث بیان کی ہم سے قبل ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ نے وہ روایت کہتے ہیں جعفر بن برقان سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے اور وہ کھلہ ہے حدیث ثنا سلیمان بن شعيب قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن عمارة عن عائشة قالت كنت اغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد من قدح يقال له الفوق ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعيب کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی پیالہ سے جسے کہتے ہیں غسل کیا کرتے تھے حدیث ثنا صالح بن عبد الرحمن المقرئ قال ثنا الليث بن سعد قال حدثني ابن شهاب قال كثر ما سئله عن صلح حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر الرحمن المقرئ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن شہاب نے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی قالوا فلما كنت بهذا الحديث الذي روي عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل هو وهي من الفوق والفرق ثلاثة أصح كان ما يغتسل به كل واحد منهما صاعاً ونصفاً فإذا كان ذلك ثمانية أنطال كان الصاع ثلثيها وهو خمسة أنطال وثلاثة رطل وهذا قول أهل المدينة أنصافاً فكان من المحجة عليهم لأهل المقالة الأولى أن حديث عمارة عن عائشة إنما فيه ذكر الفوق الذي كان يغتسل منه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي لم تذكر مقدار الماء الذي كان يكون فيه هل هو ملو أو أقل من ذلك فقد يجوز أن يكون يغتسل هو وهي بملو أو يكون أن يكون كان يغتسل هو وهي بأقل من ملو فيما هو صاعان يكون كل واحد منهما معتلصاً بصاع من ماء ويكون هذا الحديث موافقاً لمعاني الأحاديث التي رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يغتسل بصاع ترجمہ اس باقی اہل علم بیان کرتے ہیں کہ جیسا حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جس پیالہ سے غسل کیا کرتے تھے وہ کھلہ تھا اور

[illegible]



نے وہ روایت کرتے ہیں سید سے وہ قتادہ سے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے اوہوں نے  
 بیان کیا ہے کہ روضہ آپ ایک مذہب تقریباً ایک مذہب سے کیا کرتے تھے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الزَّيْبِعِ قَالَ كُنَّا**  
**أَسَدُ قَالَ كُنَّا ابْنُ مُسَارِكٍ نَحْنُ مُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن العباس بن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک بن فضالہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے والد نے وہ روایت کرتے  
 ہیں معاذہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مذہب سے وضو کیا کرتے تھے اور ایک  
 صاع سے غسل **حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا حَيَوَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ كُنَّا بَقِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ**  
**بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوُضُوءِ الَّذِي يَكْفِي الرَّحْلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يَتَوَضَّأُ مِنْ مِائَةٍ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ وَعَنْهُ أَنْ يَفْصَلَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلْنَا عَنْ الْعُصْلِ مِنَ الْحَبَابَةِ كَمْ يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ الصَّاعُ**  
**فَسَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّاعُ قَالَ لَعَمْرُكَ الْمُدُّ تَرْجَمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَابِغَةُ ابْنِ**  
 حدیث بیان کی ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے وہ روایت کرتے ہیں عتبہ بن ابی حکیم سے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیق نے کہا ہم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ایک  
 شخص کو وضو کے لیے کس قدر پانی کافی ہے تو وہ انہوں نے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مذہب سے ابھی طرح  
 سے وضو کیا کرتے تھے اور کبھی پانی بچ ہی رہتا تھا کہا اور ہم نے ان سے دریافت کیا کہ اور غسل جنابت کیلئے کس قدر پانی کافی  
 ہے فرمایا ایک صاع میں پوچھا کہ اس صاع کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہو فرمایا ہاں اور یہ کہ ابھی **حَدَّثَنَا**  
**كَرْبِيعُ الْمُؤَدِّنُ قَالَ كُنَّا أَسَدُ قَالَ كُنَّا أَبُو عَوَّادَةَ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**  
**قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوادہ نے وہ روایت کرتے ہیں بزید بن ابی ریحان نے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ  
 ابی الجعد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مذہب سے وضو کیا  
 کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل **حَدَّثَنَا أَبُو كَثْوَةَ قَالَ كُنَّا مَسْدُ قَالَ كُنَّا بَشِيرُ قَالَ كُنَّا أَبُو رَافِعٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ**  
**مَوْلَى أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ مِنَ الْمَاءِ وَيَتَوَضَّأُ مِنَ الْمُدِّ** ترجمہ  
 حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشیر نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے ابورافع نے وہ روایت کرتے ہیں سفینہ مولیٰ ام سلمہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع  
 پانی سے غسل کیا کرتے تھے اور ایک مذہب پانی سے وضو **فَقِي هَذَا الْأَثَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ**  
**بِصَاعٍ وَلَيْسَ فِيهِ مَقْدَرُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمَا هُوَ فِي حَدِيثِ جَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ دَهْنًا وَنَمِيَّةً**  
**أَرْطَالٍ فِي حَدِيثِ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّكَ تَغْتَسِلُ فِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِدَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ**  
**الْفَرْقُ فِقِي هَذَا الْحَدِيثِ ذَكَرَ مَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ خَاصَّةً وَلَيْسَ فِيهِ ذَكَرَ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِي كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهِ**  
**وَفِي الْأَثَرِ الْأَخِيرِ ذَكَرَ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِي كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهِ وَإِنَّهُ كَانَ صَاعًا فَتَسَبُّ بِذَلِكَ مَا صَحَّحْتَ هَذَا الْأَثَرُ وَجَوَّزْتَ**  
**وَكُنْتَ مَعَانِيهَا أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِدَاءٍ هُوَ الْفَرْقُ وَبِصَاعٍ وَرَدُّهُ ثَمَانِيَّةً أَرْطَالٍ فَكُنْتَ بِذَلِكَ فَادَّهَمَ اللَّهُ أَوْ حَقِيقَةً**

وَقَالَ قَالَ رَدَّكَ أَيُّضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَقُلْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ صَاعًا مَاءً كُنَّ عَلَى هَذِهِ الْمَقْعَةِ تَرْجَمَهُ بَسَ  
 ان آثار میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تھے اور ان میں اس امر کا کچھ ذکر نہیں کہ  
 صاع کا وزن کتنا تھا ہاں مجاہد کی حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رطل پانی سے غسل کیا کرتے  
 تھے اور عروہ نے جو حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اس میں خاص کر اس کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہ  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن یعنی کھٹلے سے غسل کیا کرتے تھے اور پانی کی مقدار کا اس حدیث  
 میں ہی کچھ ذکر نہیں کہ کتنا ہوتا تھا اور دوسری آثار میں مذکور ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا  
 کرتے تھے پس جب ان تمام آثار کو جمع کر کے ایک دوسرے کو معنے پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ ایک صاع  
 سے اور اس برتن یعنی کھٹلے سے غسل کیا کرتے تھے جس میں آٹھ رطل پانی سماتا تھا تو اس سے وہی قول ثابت ہوا جس کی طرف  
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ گویں یہی امام محمد رحمہ اللہ کا بھی قول ہے اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کچھ روایت  
 کیا گیا ہے وہ یہی اس پر دلالت رکھتا ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا يَجْعَلُونَ عِنْدَ الْحَجَّيْدِ الْحِمَامِي قَالَ كُنَّا نَقْرَأُكَ**  
**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِأَمْلَةٍ وَهُوَ**  
**رَاطِلَانٍ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**  
 حدیث بیان کی ہم سے شریک تھے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ ابن جبر سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مَد سے وضو کیا کرتے تھے اور وہ ایک رطل تھا **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ**  
**بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِأَمْلَةٍ وَهُوَ رَاطِلَانٍ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**  
 سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک تھے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ عبد اللہ بن جبر  
 سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل سے وضو کیا کرتے تھے اور ایک  
 صاع سے غسل **فَهَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاطِلَانٍ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**  
**لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**  
 لہذا اتر چمے پس انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مَد دو رطل کا تھا  
 اور صاع چار مَد کا ہوتا ہے پس جب ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مَد دو رطل کا تھا تو ثابت ہوا کہ آپ کا  
 صاع آٹھ رطل کا تھا اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ انس بن مالک سے اس کے خلاف ہی روایت کیا گیا ہے ۔

**فَلَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**  
**لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**  
 اس روایت میں حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے شعبہ کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن جبر نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے فرماتے تھے کہ بنی کریم اللہ علیہ وسلم ایک مَلُوك سے وضو کیا کرتے تھے اور پانچ مَلُوك سے غسل **قَالَ فَهَذَا الْحَدِيثُ**  
**يُخَالِفُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قِيلَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ عِمْرَانَ**





۹۵

۹۶

۹۷

زائد پر وزن کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ**  
**إِبْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي صَاحِبُ مَحْمَدِ بْنِ الْمُخَطَّابِ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ**  
**كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ هَمَّ سَعْدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ حَمِيدٍ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ سَعْدُ**  
**وَهُوَ أَبُو إِسْحَاقَ سَعْدُ وَهُوَ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ سَعْدُ كَمَا حَدَّثَ عُمَرُ بْنُ فَرُّوقٍ رَزَكَ صَاحِبُ حِجَابِي تَنَا أَحْمَدُ قَالَ تَنَا يَعْقُوبُ قَالَ**  
**تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَمْرٍو نَاصِعٌ عَمْرٍو وَجَدَ مَا كَانَتْ حَتَّى إِذَا أَخْبَرَنِي عَنْهُمْ تَنَا بِيَّةَ أَطْلَالٍ**  
**بِالْعَدَاةِ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ يَعْقُوبَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي**  
**هَمَّ وَكَيْعٌ عَنْ وَهُوَ رَوَيْتُ كَرْتِ بْنِ أَبِي وَالدِّسَّ وَهُوَ مَغِيرَةُ سَعْدُ وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ سَعْدُ كَمَا حَدَّثَ عُمَرُ بْنُ فَرُّوقٍ كَا صَاحِبُ كَا وَزَنَ**  
**لِيَا تُوُوهُ حِجَابِي صَاحِبُ كَلَامٍ أَوْ حِجَابِي أَهْلُ رَطْلٍ بَغْدَادَ كَا هُوَ تَنَا **حَدَّثَنَا إِبْنُ دَاوُدَ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ بْنُ شَرِبَةَ الْكُوفِيُّ****  
**قَالَ تَنَا شَرِبَةُ عَنْ مُعْبُورَةَ وَعَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَصَحَّ أَخْبَرَنِي وَفِيهِ عَمْرٍو صَاحِبُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ**  
**سَعْدُ ابْنِ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ سَفِيَانُ بْنُ شَرِبَةَ الْكُوفِيُّ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ شَرِبَةَ وَهُوَ رَوَيْتُ كَرْتِ**  
**بَيْنَ مَغِيرَةَ وَهُوَ عَمْرٍو وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ نَخِي سَعْدُ حِجَابِي لِيَا تُوُوهُ حِجَابِي صَاحِبُ مَحْمَدِ بْنِ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**أَوَّلِي مَا كَانَتْ مَالِكٌ مِنْ تَحْرِيٍّ عَمْرٍو الْمَلِكُ لَآنَ التَّحْرِيٍّ لَيْسَ مَعَهُ حَقِيقَةٌ وَمَا كَانَتْ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْعِيَا**  
**مَعَهُ حَقِيقَةٌ فَهَلْ أَوَّلِي وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ دَاخِرٌ كِتَابِيَا لَكُوُوَةً تَرْجَمَهُ لِيَا تُوُوهُ حِجَابِي صَاحِبُ مَحْمَدِ بْنِ دَاوُدَ كَمَا**  
**لِيَا تُوُوهُ حِجَابِي صَاحِبُ مَحْمَدِ بْنِ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**مَعْلُومٌ هُوَ جَائِي رِيبُطُحِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ نَخِي حَمَّ مَعْدُ نَخِي جَوِيَانٍ كَمَا هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**وَزَنَ ظَاهِرٌ كَرْتِ لِيَا تُوُوهُ حِجَابِي صَاحِبُ مَحْمَدِ بْنِ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**

## كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کے احکام کے بیان میں۔

## بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُحْرَمُ فِيهِ الطَّعَامُ عَلَى الصِّيَامِ

باب اوس وقت کے بیان میں جس وقت سے روزہ میں کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

**حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَنَا نَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ تَنَا حَمَّادُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ رَزِينَ حَضِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ**  
**نُفْلًا أَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلٍ حَدَّثَنِي عَنْهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِلِقَاءِي فَجَلَسْتُ وَفِيهِمَا فَسَعَنْتُ ثُمَّ قَالَ كُلْ فَقُلْتُ**  
**إِنِّي أَرِيدُ الصَّوْمَ قَالَ ذَاكَ أَرِيدُ الصَّوْمَ قَالَ فَكُلْنَا ثُمَّ شَرَبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ هَلْكَانَ أَفْعَلْتُ بِرَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صَنَعْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعْدُ الصَّيِّمُ قَالَ نَعْدُ الصَّيِّمُ غَيْرَ أَنَّ الشَّمْسَ**  
**كَمُتْ لَمْ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**مَسْجِدُ رَوَانَهُ هُوَ رَاسُ مَدِينَةٍ حَذِيفَةُ بْنُ مَكَّانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعْدُ بْنُ دَاوُدَ كَمَا**  
**رُوزَةُ رَكْبَتَيْنِ كَا رَاوَهُ رَكْبَتَا بَنُونَ كَمَا مِينِ هِي تُوُوهُ رَكْبَتَيْنِ كَا رَاوَهُ رَكْبَتَا بَنُونَ كَمَا مِينِ هِي تُوُوهُ رَكْبَتَيْنِ كَا رَاوَهُ رَكْبَتَا بَنُونَ كَمَا مِينِ هِي تُوُوهُ رَكْبَتَيْنِ كَا**















وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ عدی بن حاتم سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حکم  
 محمد بن خالد بن یوسف بن علی قال ثنا عندنا عبد اللہ بن ادریس الاودبی عن حصین بن خالد بن سادہ و مثله ترجمہ  
 حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ  
 بن اویس الاودبی نے وہ روایت کرتے ہیں حصین بن پھراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدیث  
 ابن ابی داؤد قال ثنا المفضل بن علی قال ثنا الفضل بن سلیمان عن ابی حازم عن سہل بن سعد الساعی قال لما نزلت  
 وکلوا واشربوا حتی یبئن لکمما یحیطا لا تبص من الخیط الا سود جعل الرجل ناکحل خیطا ابیض و خیطا اسود  
 فیصعھا احب و سادہ فی نظر متی یستبئینھا فیکون الطعام قال فبین اللہ عز وجل ذلک و نزلت من الفجر ترجمہ  
 بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے  
 وہ روایت کرتے ہیں ابو حازم سے وہ سہل بن سعد الساعی رحمہ سے فرمایا جب آیہ کلو واشربوا انما یزال ہوئی تو لوگ سفید  
 اور سیاہ دھاگہ سرانے رکھ لیتے اور وہیں دیکھتے رہتے کہ جب وہ ایک دوسرے سے متبصر ہوں تو کہا نا پینا ترک کرین تو انہ  
 تعالیٰ فی من الفجر نازل کر کے بیان کر دیا کہ ابیض و اسود سے فجر مراد ہے فلما کان حکمہ لایۃ قد کان أشکل علی  
 أصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بین اللہ عز وجل لھم من ذلک ما کنس و حتی أنزل من الفجر بعد ما قد کان  
 أنزل حتی یتبئن لکمما الخیط لا تبصر من الخیط الا سود فكان احکم ان ناکلوا و یشر بوا حتی یکنس ذلک لھم حتی یسخر  
 اللہ عز وجل بقولہ من الفجر علی ما ذکرنا ما قد یکنس سہل فی حدیثہ واحتمل ان بکون ما روی حدیثہ من  
 ذلک عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان قد نزل ذلک لایۃ فلما أنزل اللہ عز وجل ذلک الا لایۃ احکم ذلک  
 و ما کان احکم الی ما بین فیھا ترجمہ پس جب اس آیت کا حکم اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر شبہ ہوا یہاں تک کہ اللہ  
 تعالیٰ نے من الفجر نازل کر کے اسے واضح کر دیا تو اس سے پہلے وہی حکم تھا جیسا کہ لوگ سمجھتے ہوئے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
 من الفجر نازل کر کے اسے منسوخ کیا جیسا کہ سہل بن الساعی نے بیان کیا ہے پس محتمل ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس آیت کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت نازل کر کے اس حکم کو حکم کیا و قد راوی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا فی ذلک ما حد ثنا ابو  
 اُمیۃ قال ثنا ابو نعیم و الخضر بن محمد بن شجاع قال لانا مکرہم بن محمد و قال ثنا عبد اللہ بن ادریس الاودبی قال ثنا  
 جری قیس بن طلق قال حدثنی ابی اناسی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلو واشربوا حتی یبئن لکمما لسا طعم المصعک  
 کلو واشربوا حتی یبئن لکمما لسا طعم المصعک و آخر صہا ترجمہ اس کے علاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم اور خضر بن محمد بن شجاع نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ  
 بن بدر السجستانی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے جد قیس بن طلق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا یا پیارے اور یہ آسمان پر اوپر کو چہرے والی سفیدی (یعنی صبح کا ڈب) نہیں کہانے پینے سے  
 نزد کے یہاں تک کہ یہ سرخی مارتی ہوئی سفیدی ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ اس طرح آسمان کے کناروں پر پہل جائے  
 فلا یحب ترک آیتہ من کتاب اللہ تعالیٰ و احادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترہ قد قبلتھا الامم  
 و عملت بہا من لدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی البوم الی حدیث قد یجوز ان تكون منسوخا ما ذکرنا

فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُونُسَ وَفِيهِمَا تَرْجُمُهُمْ اللَّهُ تَعَالَى جَاهِزٌ هَبْنِي كَمَا كُنْتُ فِي حَدِيثٍ كَيْسِي أَحَدٌ مِنْهُمْ  
جس کے منسوخ ہونے کا یہی احتمال ہو کہ کوئی شخص نصوص آیات میں سے کسی نص کو یا احادیث متواترہ کو جو امت کے درمیان تسلیم  
کرتی تھی ہیں اور جن پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی تک عمل درآمد چلا آیا ہے ترک کرے یہی امام ابو حنیفہ  
امام ابو یوسف اور امام

## بَابُ الرَّجُلِ يَتَوَلَّى لَصِيَامَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد روزہ کی نیت کرنے کا بیان

۱۷  
حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْسٍ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ لَهْيَعَةَ وَبُخَارِيُّ بْنُ أَبِي يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ رَمَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ الصَّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا حَيْثُ  
لَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ يُونُسَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا خَبَرَنِي مَجْهُوْلٌ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ  
وَهُوَ رَوَايَتُ كَرْتِي هَمَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ شَهَابٍ هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ شَهَابٍ هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ فَرَايَا بَعْضُ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِهِ كِي نِيَّتُهُ نَكْرَةً تَوَاوَسَ كَارُوزُهُ هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ لَهْيَعَةَ فَكَانَ كَرُوبَا سَنَادَهُ وَمِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ يُونُسَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ  
كِي هَمَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا خَبَرَنِي مَجْهُوْلٌ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ  
۱۸  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الرَّعَيْنِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فَكَانَ كَرُوبَا سَنَادَهُ وَمِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا خَبَرَنِي مَجْهُوْلٌ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ شَهَابٍ هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ شَهَابٍ  
سَمِعَ حَدِيثَ سَابِقَ كِي بَيَانِ كِي قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَكَانَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّحْلَ إِذَا لَمْ يَتَوَلَّى الْخَوْلَ فِي الصَّيَامِ قَبْلَ  
طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَحْزَنْهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَهُ ذَلِكَ بِرَيْبِهِ تَحَدَّثَ لَهُ تَعَدُّ ذَلِكَ وَاجْتِهَادُ ابْنِهِ الْحَدِيثُ وَخَالَفَهُمْ  
فِي ذَلِكَ أَخْبَرُونَنَا قَالُوا هَذَا الْحَدِيثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحِفَاطُ الَّذِي بَرَزَ وَدَلَّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ وَيَخْتَلِفُونَ عَنْهُ وَيَذَرُوهُ  
يَجِبُ اضْطِرَّاتُ الْحَدِيثِ مَا هُوَ وَدَلَّ عَلَى ذَلِكَ مُثَلَّثُهُ وَجَعَلَهُ عَلَى خَاصٍ مِنَ الصَّوْمِ وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرَضُ  
الَّذِي لَيْسَ فِي أَيَّامٍ بَعْثِيهَا مِثْلُ الصَّوْمِ فِي الْفَرَائِدِ وَقَضَاءِ مَضَانٍ وَمَا أَشْنَهُ ذَلِكَ قَالُوا مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ الْحِفَاطِ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الرَّعَيْنِيِّ

### بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہیں ایک گروہ اسے صرف کیا ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت کرے اس کا روزہ  
جائز نہیں اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث اول  
حفاظ ہے جو ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں مرفوع نہیں کی ہے اور اس قدر اختلاف کیا ہے کہ حدیث مضطرب مومن سے  
مع ذلک ہم اس حدیث کو ساقط نہیں کرتے بلکہ اس کے حکم کو اول خاص فرض روزوں کے ثبوت کرتے ہیں جو بلاشبہ  
یوم خاص ادا کئے جاسکتے ہیں مثلاً لغارات قضا کے رمضان کے روزی اور نفلی روزے اور وہ جو ہم نے حفاظ کا اس حدیث کے  
اسناد میں اختلاف کرتے کا ذکر کیا ہے فَإِنَّ ابْرَاهِيمَ بْنَ مُزْنَكٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِ هَذَا الْبَابِ تَرْجَمَهُ سَوَّحَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ







مِنْ مَرُوقٍ إِلَى قَرِيبٍ مِنَ الظُّهْرِ وَكَمَا أَصَحَّكُمْ وَكَمَا فُطِرَ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَصُومُوا إِنْ شِئْتُمْ فَافْطِرُوا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے  
 ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن کہیل  
 سے وہ مستور دے جو بنی اسدی ایک شخص ہو وہ ایک اور شخص اپنے ہی قبیلہ میں سے کہ وہ اپنے ایک قرضدار کے پیچھے  
 لگے بعد از ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا آج میں قبیلہ مراد سے ایک قرضدار کے پیچھے قریباً ظہر  
 تک لگا رہا نہ میں نے روزہ رکھا اور نہ افطار ہی کیا فرمایا چاہے روزہ رکھ لو چاہے افطار کرو **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ**  
**رَوْحَ بْنَ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
**بِحَقِّ قَوْلِهِ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
 کی ہم سے روج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بشر سے کہا ایک شخص انس بن مالک رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے سحری کی اس کے بعد میرا راء افطار کرنے کا ہوا فرمایا افطار کر لو ابو طلحہ گھر میں اگر پوچھتے کہ کیا  
 کچھ کھانا موجود ہے گھر کے لوگ کہتے کہ نہیں تو وہ روزہ رکھ لیتے **حَدَّثَنَا رِئِيسُ الْجَزِينِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ**  
**سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
**عُثْمَانَ أَصْبَحَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
 اللہ تعالیٰ اشیہد کہ میں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بشر سے کہا ایک شخص انس بن مالک رضی اللہ  
 عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسماعیل بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یزید الرحبی نے  
 وہ روایت کرتے ہیں شہر بن ابی جیش سے اور یہ شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت موجود ہونے  
 والوں میں سے ایک ہی شخص باقی رہ گئے تھے غرض انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھنے والے تھے  
 اسی روز صبح کو اپنے کہا کہ آج شب کو میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور کہا  
 کہ آج تم روزہ ہمارے پاس آکر افطار کرو گے سو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا اور پڑا واجب کر لیا **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
**كَأَنَّ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
**حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
 لہذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے واصلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما سے کہ آپ صبح کو جب ظہر تک بکھائے پئے رہتے تو فرماتے کہ وائ صبح سے اب تک میں نے نہ روزہ رکھا ہی نہ نیت کی  
 اور نہ کچھ کھایا یا پییا ہے لہذا آج میں روزہ ہی رکھوں گا **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
**عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ مِنَ الطَّعْمِ فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ عَدَاةٌ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے  
 وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے کہ وہ اپنے ایک قرضدار کے پیچھے لگے اور پوچھتے  
 کہ کچھ کھانا وغیرہ اگر کھانا نہیں ہے تو یہ روزہ رکھ لیتے **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**  
**الْفَيْضُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا ابْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَرْزُوقٍ**

کہ

کہ

کہ

کہ

کہ







ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور علی بن مجہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا خبر دی ہو کہ جو حدیث کہتے ہیں سالم بن عبد اللہ بن سالم سے وہ عبد الرحمن ابی بکر سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے ہیں **حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُزَيْقٍ قَالَ قَالَ فَارِسُ بْنُ قَحْمَةَ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَثُوفَةَ عَنْ رَمْدَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ** ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں خالد الحدادی سے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے وہ اپنے والد سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ هَذَا نِسْبَةُ الشَّهْرِ لَا يَنْقُصُ** فتکلم الناس في معنى ذلك فقال قوم لا ينقصان حتى لا يختصم نقصانها في عا واحد **وَقُلْ يَكُونُ أَنْ تَنْقُصَ أَحَدُهَا وَهَذَا أَقُولُ وَدَفَعَهُ الْعَبَّاسُ لَا تَأْخُذْ وَحَدَّثَنَا هُكَيْمٌ بِقُصَصٍ فِي أَهْوَالِهِمْ وَقَدْ لَيْسَ فِي ذَلِكَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَوْلٌ فَهَذَا قَوْلُ رِبْهَدٍ أَوْ يَحْدِثُ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا فِي عِيدِ هَذَا الْمَوْضِعِ أَذْكَ قَالَ فِي شَهْرٍ مَصَانِ صَوْمُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ وَيَقُولُوا إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرًا وَقَدْ يَكُونُ ثَلَاثِينَ فَخَبِّرْنَا أَنَّ ذَلِكَ حَاضِرٌ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ وَسَنَدُ ذَلِكَ يَأْتِي سَدَادَةً فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ كَمَا لِي **وَذَهَبَ آخَرُونَ إِلَى تَصْخِيصِ هَذِهِ الْأَثَارِ كُلِّهَا وَقَالُوا أَمَّا قَوْلُهُ صَوْمُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ** وَهَذَا مَوْحُودٌ فِي الشُّهُورِ كُلِّهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ شَهْرٌ أَحَدٌ لَا يَنْقُصُ مَصَانِ وَذَوِ الْحِجَّةِ فَلَيْسَ ذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى نَقْصَانِ الْعِدَّةِ وَاللَّسَّامُ فِيهِمَا مَا لَيْسَ فِي غَيْرِهِمَا وَلَيْسَ فِي أَحَدٍ هَذَا الصَّنَاءُ وَفِي الْأَخْرَاجِ فَخَبِّرْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعَشْرًا بَيْنَ وَحَدِّمَا شَهْرَانِ كَامِلَانِ كَمَا قَالَ ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ أَوْ تِسْعًا وَعَشْرًا بَيْنَ يَوْمَيْنِ لِيَعْلَمَ بِذَلِكَ أَنَّ الْأَحْكَامَ فِيهِمَا وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعَشْرًا بَيْنَ تِسْعًا وَعَشْرَيْنِ مَتَكَ مِلَّةً فِيهِمَا غَيْرَ مَا قَصَدَ عَنْ حُكْمِهِمَا إِذَا كَانَا ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ فَهَذَا وَحْدَهُ تَصْخِيصُ هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے معنی سے اہل علم نے بحث کی ہے ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر معنی پر ہی محمول ہے کہ ایک ہی سال میں دو دنوں مہینے کم نہیں ہوتے کہ رمضان ہی اونٹنیہ ہو اور ذی الحجہ ہی ہاں ان دونوں میں سے ایک اونٹنیہ ہو سکتا ہے سو یہ قول مشاہدہ کے خلاف ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دونوں مہینے سطح اور برسوں میں اونٹنیہ واقع ہوتے ہیں اس طرح ایک ہی سال میں ہی اس لئے ایک گروہ اس حدیث کے معنی میں تاویل کی ہے اور قول مذکور کو اس حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدفع کیا ہے کہ رمضان کے روزے چاند دیکھ کر رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کیا کرو اور اگر ابرہوا تو پوری تیس روزی کہہ لو یہ حدیث ہم اپنی کتاب میں اوپر ذکر کر چکے ہیں اور اس حدیث سے یہ مہینہ کہی اونٹنیہ ہوتا ہے کہی تیس اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ہر مہینہ میں ممکن ہو کہ مہینہ اونٹنیہ ہو یہ حدیث ہم اپنی اس کتاب میں اوس کے موقع پر آگے ذکر کریں گے۔ پس باقی اہل علم نے ان سب آثار کی تصحیح اس طرح کی ہے کہ حدیث صوموا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ ظاہر معنی پر ہے کہ مہینہ کہی اونٹنیہ ہوتا ہے کہی تیس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شہر اربعہ لا ینقصان کے معنی مہینہ کے دن کم ہونیکے نہیں ہیں بلکہ اوس کے معنی یہ ہیں کہ بخلاف اور مہینوں کے رمضان اور ذی الحجہ میں احکام و فرائض ادا کئے جاتے ہیں اس لئے**

بَابُ الْحُكْمِ فِي مَنْ جَاءَهُ أَهْلُهُ فِي مَضَانِ مَعْرِ

ہو شخص رمضان میں بحالت سوزہ قصداً اپنی بیوی سے ہم بستہ ہو سکے نفاہ کا کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ هُرَيْرٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُفَظٍ  
الزُّبَيْرِيِّ عَنْ عَمَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ أَنَّ أَحْمَدَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ اخْتَلَفَ  
فَسَأَلَهُ عَنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ فَقَالَ عَلَى إِمْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْنَلٌ يُدْعَى الْعُرْقَى مِنْهُ مَا فَقَالَ  
تَصَدَّقَ بِهَا أَمْ رَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كَيْفَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانُ كَيْفَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ كَمَا خَبَرَنِي بِهَكَو  
يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَكُنْ يَرْوَاهُ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ عَمَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعْتُ أَنَّ نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ خَدْمَتُهُ مِنْ جَاهِلِيَّةٍ  
هُوَ أَعْرَضَ كَيْفَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ مِنْ تَوْبَلَاكٍ هُوَ كَمَا أَتَى اسْتَفْسَارَ رَجَالٍ كَيْفَ كَانُوا مِنْ رُؤْيَى مِنْ ابْنِ بَيْوَيْهِ سَمِعْتُ بَيْتَهُ وَهُوَ يَتَوَرَّى  
وَبِهِ كَيْفَ بَعْدَ أَتَى خَدْمَتُهُ كَيْفَ رَوَى عَنْ كَيْفَ نَبِيلٍ لَمْ يَكُنْ كَيْفَ عَرَقَ كَيْفَ بَيْنَ فَرَمَا يَدَهُ شَخْصٌ كَيْفَ بَيْتَهُ شَخْصٌ كَيْفَ فَرَمَا يَدَهُ  
كَيْفَ بَيْنَ صَدَقَهُ كَيْفَ قَالَ أَوْ حَقَّقَهُ فَدَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ مَنْ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ وَلَا يَحِبُّ عَلَيْهِ  
عَنْ أَكْفَارِهِ عَنِ الصَّدَقَةِ وَاجْتَبَا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجُونَهُ فَقَالُوا بَلْ يَحِبُّ عَلَيْهِ  
أَنْ يُعْتَقَ قَدْرَهُ أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مُسْكِينًا أَوْ فِي ذَلِكَ مَا شَاءَ فَعَلَّ

## بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ سیطوف گیا ہے کہ جو شخص ذرے میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو وہ کچھ صدقہ کر دے اور اس پر کفارہ واجب نہیں بلکہ صرف سیکدر صدقہ کر دینا کافی ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور دیگر اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس پر کفارہ واجب ہے کہ وہ یہ کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے دیکھ دو مہینے کے روزی رکھے یا ساٹھ سکینون کو کہا ناکہلائے اور اختیار ہی کہ ان تینوں صورتوں میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ **وَاَحْتِجُوا فِي ذٰلِكَ بِسَاحِدٍ ثَنَاءُ يُوْكَسُّ قَالَ اَنَا اَنْتَ وَهَبِي قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جُمَيْهٍ**  
**بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَأَى اَنْ اَجْلَا اَفْطَرَفِي رَمَضَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى**  
**اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتَفِرَ بِحَقِّي رَقَبَةً اَوْ مِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اَطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقَالَ لَا اَجِدُ مَا فِي رَسُولِ اللهِ**  
**صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُرُنِي فِيهِ كُنْتُ فَقَالَ حَدِّثْ هَذَا اَمْتَصِدْ نِي بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَتِي لَا اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَيْكَ مِنِّي**  
**فَصَحَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ اَنْبِيََاءُ ثُمَّ قَالَ كَلِّمَنِي نَزَّحَةً وَاِنْ هُوْنَ لَعَنَ اَنْبِيََاءُ**  
کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونسؑ کہا خبر دی ہمارے ابن وہبؒ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے، لکن یہ روایت کرتے ہیں ابن شہابؒ وہ حمید بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کر لیا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حکم کیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے در پے دو ماہ کے روزے

حوار پر جو نوس مہمیت، یا اس کی تکنیکی ایک، یہ جھقنا و تنہر ہو یا مطلع صاحب ہر مکتبہ کی سرسبز، ریت مال میں، ساحلی، واقع ہوئی ہو کھڑکی فی العجم، ۱۴ مارچ ۱۹۷۸ء، ستر حرم سلیمان، قعر

ok



[illegible]

اس موقع پر فقہاء و محدثین کی وجہ سے زیادہ تر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کی تعداد کم ہے۔

۵۵

۵۶

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِكَ مَالِكٌ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فِي نَهْصَاءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْلٌ  
 تَجِدُهَا قَدِّمَتْ تَعْتِقُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ قَهْلٌ كَسَيْطِيغٍ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ قَهْلٌ كَجَدِّ  
 طَعَامَ سِتِّينَ مُسْلِمِينَ قَالَ لَا مَا رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْكُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَدَّيْتُ أَحَدًا هَذَا  
 فَتَصَدَّقْتُ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْطَى أَهْلَ أَفْقَرِ مَقَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَانِيَّتِهَا يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِي بَيْنِي تَصَدَّقَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَدَّتْ أَيْمَانُكَ ثُمَّ قَالَ أَطْعَمَهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَ الْكَفَّارَةُ إِلَى عَتِي رَقْدَةٍ أَوْصِيَتْ  
 شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ أَطْعَامَ سِتِّينَ مُسْلِمِينَ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہم نے کہا حدیث ہم سے عبد اللہ بن صالح  
 نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن خالد سافر نے وہ روایت کرتے ہیں بن ثناء  
 سے وہ حمید بن عبد الرحمن سے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا ہم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ ہوئے  
 تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر کیا بات ہو عرض  
 کیا میں روزے میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا فرمایا تو پھر تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو عرض کیا نہیں فرمایا پے درپے دو ماہ  
 روزے رکھ سکتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اچھا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو عرض کیا نہیں یا رسول  
 اللہ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے اس اثنا میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ذلیل کجورین  
 لائی گئیں آپ نے فرمایا سائل کہا ہے یہ کجورین لیجائے اور صدقہ کر دے اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ کجورین  
 اونہیں لوگوں پر فتنہ کر رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہیں سو اللہ دینے کے ان دونوں اطراف کو درمیان مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہے  
 دانت مبارک ظاہر ہوئے پھر آپ نے فرمایا اچھا یہ کجورین تم اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو زہری بیان کرتے ہیں کہ پس کفارہ  
 افطار رمضان غلام آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے روزے رکھے یا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے مابین دائر ہو  
 کہ ان میں سے جس صورت کو چاہے اختیار کر لے **حَلْ ثَمْنَا فِهْدُ قَالَ ثَمْنَا الْوَالِئَانِ قَالَ أَنَا شَعْبَةُ بْنُ الرَّهْدِيِّ قَالَ كَذِبًا**  
**مِثْلَهُ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے وہ روایت کرتے  
 زہری سے پھر اس اسناد میں حدیث سابق کے بیان کی **فَهْلُكَ أَهْوَاؤُ الْمُحَدِّثِينَ عَلَى نَحْوِهِمْ وَإِنَّمَا جَاءَ حَدِيثُ مَالِكٍ وَابْنِ**  
**جُرَيْجٍ فِي ذَلِكَ عَنِ الرَّهْدِيِّ عَلَى لَفْظِ قَوْلِ الرَّهْدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَصَادَتِ الْكَفَّارَةِ إِلَى عَتَقِ أَوْصِيَاءِ شَهْرَيْنِ**  
**مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ أَطْعَامِ سِتِّينَ مُسْلِمِينَ** فالنَّحْيُ يُرِيدُ كَلَامَ الرَّهْدِيِّ عَلَى مَا تَوَهَّمُوا مِنْ كَيْفِيَّتِهِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ پس اصل حدیث اس طرح ہے اس اصیلت کی بنا پر امام مالک و ابن  
 جریج کی روایت کی اصیلت ہو کیونکہ انہوں نے زہری کے مذکورہ بالا قول کی بنا پر یہ حدیث روایت کی ہے کہ یا غلام  
 آزاد کرے یا پے درپے دو ماہ کے روزے رکھو یا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ پس یہ تخریر کہ ان تینوں صورتوں میں سے جس  
 چاہے عمل کرے زہری کا قول ہے چنانچہ دوسرے راویوں نے جو یہ حدیث زہری یعنی ابن شہاب سے روایت کی ہے تو  
 ان کے قول مذکور کا ذکر نہیں کیا ہے **حَلْ ثَمْنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُرِّي قَالَ ثَمْنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَمْنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ**  
 عَنِ الرَّهْدِيِّ مَذْكُورًا سَنَادًا مِثْلَهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ كَذِبٌ كَقَوْلِهِ قَصَادَتِ سَنَدُهُ إِلَى أَخِي الْحَدِيثِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے  
 اسماعیل بن یحییٰ المرزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کی تعداد کم ہے۔













پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَمِعْتُ**  
**أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہکمو ابن وہبؒ سے کہا کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ میں نے اپنے ہکمو ابن وہبؒ سے کہا کہ میں نے اپنے  
 مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَمَّا يَشِي قَالَ كُنَّا مِنْ كَوْمَانِ كُنَّا**  
**عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ میں نے اپنے  
 کی ہم سے ابو امیہؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عیاشؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ثوبانؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی  
 ہیں عبد اللہ بن فضلؒ سے وہ اعرجؒ سے وہ ابو ہریرہؒ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔  
**حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا ابْنِ وَهْبٍ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن وہبؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی  
 کی مالکؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو الزنادؒ سے وہ اعرجؒ سے وہ ابو ہریرہؒ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث  
 سابق کے **قُلْتُ لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالْمُسْكِينِ بَلْ الْمُسْكِينُ مَنْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا تَعْرَى وَيَتَصَدَّقُ**  
**عَلَيْهِ فَمَنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي الشَّهْرِ لَيْسَ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الصَّوْمِ فِي الشَّهْرِ مَنْ أَنْ يَكُونَ بَرًّا وَلَكِنَّهُ عَلَى**  
**مَنْ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِي هُوَ بَرٌّ لِلصَّوْمِ فِي الشَّهْرِ لَا يَكُونُ إِلَّا فَطْرًا هَذَا أَنْ تَرْمِيهِ إِذَا كَانَ عَلَى الْفَقْرِ لِلْقَاءِ الْعَدُوَّ**  
**وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَمَنْ ذَلِكَ مَعْنَى صِيحِهِ وَهُوَ كَوْنُ مَا جَمَلَ عَلَيْهِ هَذَا الْأَكْثَرُ حَتَّى لَا يَتَهَرَّأَ فِي دَعَائِهِ هَذَا قَدْ رَوَى**  
**فِي هَذِهِ الْبَابِ** کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن وہبؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی  
 ہے بلکہ معنی یہ ہیں کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اور مسکین کامل وہ شخص ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا پس اس طرح لیس من البر  
 فی السفر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا مطلق نیکی ہے نہیں ہے بلکہ معنی یہ ہیں کہ بہت بڑی نیکی نہیں ہے کیونکہ سفر میں  
 بعض بعض موقون پر افطار کرنا بڑی نیکی ہے مثلاً یہ کہ دشمن کے سامنے جانا ہے وغیرہ وغیرہ پس اس معنی پر ان آثار کو حمل کرنا اولیٰ  
 والنسب تاکہ دوسرے آثار ان سے متضاد واقع نہ ہوں اور وہ آثار یہ ہیں **قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَمِعْتُ**  
**مَالِكًا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ**  
**الْفَتْحِ فِي تَمَاضٍ قَعَامَ حُلَّةٍ بَلَمَّ الْكَلْبُ يَدُ كَمَا فَطَرَ النَّاسَ مَعَهُ وَكَانُوا أَتَاهُ دُونَ مَا أَخَذَتْ فَكَانَ حَدَّثَ مِنْ أَقْوَامٍ سَمِعُوا**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونسؒ نے کہا کہ خبر دی کہ یونسؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی  
 کرتے ہیں ابن شہابؒ سے وہ عیادت بن عبد اللہؒ سے وہ ابن عباسؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم  
 وسلم فتح مکہ کے سال رمضان شریف میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے مقام کدیہ تک آپؐ روزہ رکھا اس کے بعد اپنے افطار کرنا  
 شروع کیا اور آپؐ کے ساتھ لوگوں نے ہی افطار کیا اور لوگوں کا قاعدہ تھا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے امر آخر کو اختیار  
 کیا کرتے تھے **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُوَيْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہؒ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مالکؒ  
 اور ابن جریجؒ نے دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن شہابؒ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی









صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتا رہا ہوں تو یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ عام الفتح کے ہی سفر میں روزہ رکھنا  
**مباح رہا** **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنْهُ فِي إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُكِرَ مَا حَدَّثَنَا**  
**يُونُسُ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَوَيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا**  
**أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ لِنُفُوسٍ عَلَيْكُمْ كَيْسًا عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلَيْسَ بِكُمْ وَمَنْ تَسَرَّ عَلَيْهِ الْفِطْرُ فَلْيُفْطِرْ**  
 ترجمہ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو رواۃ افطار فتح مکہ میں سے ایک اوی بن سہیل سفر میں روزہ  
 رکھنے کے متعلق خود ان کا قول یہ روایت کیا گیا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جب  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الکرم بن مالک سے وہ طاووس سے وہ ابن عباس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو سفر میں روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے سو اس مقصود تم لوگوں پر آسانی کرنا  
 ہے سو جو حج سفر میں روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جس پر دشوار ہو وہ ترک کرے **حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَنَا رُوِيَ قَالَ**  
**تَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَاهِلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے  
 ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور  
 سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا چاہے روزہ رکھو چاہے افطار کرے **فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ**  
**كَمْ يَجْعَلُ إِفْطَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ جَدِّ صَبَا مَهْ نَبِيَّ نَا سَخًا لِلصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَلَكِنَّهُ جَعَلَهُ عَلَى وَجْهِهِ**  
**النَّيْسِيْمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ كَذَّبَهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ وَ**  
**كَانُوا أَتَاهُ حُدُوثٌ بِالْأَحَدِثِ فَكَانَ أَحَدُ رِثٍ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ مَعْنَى ذَلِكَ عِنْدَ نَا وَاللَّهُ**  
**أَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا عَلِمُوا قَبْلَ ذَلِكَ أَنَّ السَّافِرَ أَنْ يَفْطِرَ فِي السَّفَرِ لَمَّا لَيْسَ لَهُ أَنْ يَفْطِرَ فِي الْحَضَرِ وَكَانَ حُكْمُ الْحَضَرِ وَ**  
**حُكْمُ السَّفَرِ فِي ذَلِكَ عِنْدَهُمْ سَوَاءً حَتَّى أَخَذَتْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْفِعْلَ الَّذِي أَنَا حَالُهُ الْهُمُ**  
**أَلَا فِطْرَ فِي أَسْفَارِهِمْ فَأَخَذَ وَابْدَأَ بِكَ عَلَى أَنَّ لَهُمْ إِلَّا فِطْرًا عَلَى نَا حَالِهِ وَلَهُمْ تَرَكَ الْفِطْرَ **فَهَذَا** مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ**  
**عَبَّاسٍ هَذَا أَوْ يَكُنْ عَلَى ذَلِكَ مَا مَلَّكَ ذُكْرًا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ الَّذِي وَصَفْنَا وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ قَرِيبًا فَمَا ذُكِرَ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسٍ مَا**  
**يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَعْنَى ذَلِكَ عِنْدَهُمْ مِثْلُ مَعْنَاكَ الَّذِي ذُكِرَ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَدِّ تَرْجَمَةٍ تَوَابَ دِيكَمَا وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ**  
 تعالیٰ عنہما نے افطار فتح مکہ سے سفر میں روزہ رکھنا مباح نہیں سمجھا بلکہ افطار فی السفر کو محض سہولت اور آسانی ہونے پر  
 محمول کیا اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو اوپر گندہ چکی ہے عبد اللہ بن عباس  
 کے اس قول کے کیا معنی ہیں وکانوا یاخذون بالاحادیث فالاحادیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لوگوں کا وہ تھا کہ  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری قول سے متکب کیا کرتے تھے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ ہمارے نزدیک اس  
 قول کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ مسافر کے لئے جائز ہو کہ وہ سفر میں روزہ افطار کر سکتا بلکہ ان کے  
 علم میں سفر اور حضر کا حکم روزہ رکھنے کی بابت یکساں تھا یہاں تک کہ فتح مکہ کے سفر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سفر میں روزہ افطار کرنا مباح فرمایا ہذا واللہ اعلم پس حضرت ابن عباس کے اس قول کے یہ معنی ہیں جو ہم نے بیان کئے  
 اس طرح انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رواۃ افطار فی السفر میں سے ایک اوی بن سہیل اور ان کا قول یہی جو افطار

فی السفر کے متعلق روایت کیا گیا ہے حضرت ابن عباس کے قول کے موافق ہے۔ **حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ يُونُسَ**  
**قَالَ تَنَا الْأَوْحَادُ بَعْدَهُ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ النَّسَّاءَ أَنَّ مَالِكَ عَنْ صَوْمٍ شَهْرًا مَصَانٍ**  
**فِي السَّفَرِ فَقَالَ الصَّوْمُ أَفْضَلُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**عَنْ سَفَرِيْنِ رَوْزَه رَمَضَانَ رَكْنَه كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**قَالَ تَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَنَّهُ أَفْطَرْتُ فَوَيْحَةً وَإِنْ صُمْتُ فَالصَّوْمُ أَفْضَلُ تَرْجَمَهُ**  
**حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**رَوَايَتُ كَرْتَه بِنِ عَاصِمٍ سَه وَه النَّسَّاءُ سَه فَرَمَا يََا كَرْتَه رَوَايَتُ كَرْتَه بِنِ عَاصِمٍ سَه وَه النَّسَّاءُ سَه فَرَمَا يََا كَرْتَه**  
**تَوْرَوْزَه رَكْنَه أَفْضَلُ هَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ تَنَا رَوْزَه قَالَ سَأَلْتُ النَّسَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ**  
**قَالَ إِنِّ شَكَنْتُ فَافْطَرْتُ الصَّوْمُ أَفْضَلُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**أَوْرَاكَ فَطَارَكَ وَتَوَا فَطَارَكَ لَوْ كَرَوْزَه رَكْنَه أَفْضَلُ هَ وَكَانَ قَامَا أَحْمَرُ بِهِ أَيْضًا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي دَوْعِهِمْ**  
**الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مَا مَدَّ كَرَوْزَه فِي غَيْرِ هَذِهِ الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ**  
**الصِّيَامَ قَالُوا فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوعًا عَنْهُ كَانَ إِذَا صَامَ مَا مَدَّ كَرَوْزَه فِي غَيْرِ هَذِهِ الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**مِنَ الْحَجَّةِ لِلْأَخِيرِينَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَدْ يُجْزَى أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الصِّيَامُ الَّذِي وَضَعَهُ عَنْهُ هُوَ الصِّيَامُ الَّذِي لَا**  
**يَكُونُ لَهُ مِنْهُ نَكْلٌ فِي ذَلِكَ الْأَيَّامِ كَمَا لَا بَدَلُ لِمَقْلَمِهِ مِنْ ذَلِكَ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى هَذَا الْمَقْلَمِ الْأَشْرَافُ**  
**يَقُولُ دَعَيْنَ الْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْحَامِلَ وَالْمَرْضِعَ إِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ إِنَّ ذَلِكَ يُجْزَى بِمَا وَأَنَّهُمَا لَا يَكُونَانِ كَمَنْ**  
**صَامَ قُلُوبَ الصَّوْمِ عَنْهُ نَلَّ حَقْلًا يَحِبُّ الصَّوْمَ عَلَيْهِمَا يَدْخُولُ الشَّهْرُ فَيَجْعَلُ لَهَا تَأْخِيرًا لِلصَّوْمِ وَرَوَايَتُ الْمُسَافِرِ فِي ذَلِكَ**  
**مِثْلَهُمَا وَهَذِهِ الْأُولَى مَا حَمَلَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَشْرَافُ لَا يَحِبُّ الصَّوْمَ عَلَيْهِمَا يَدْخُولُ الشَّهْرُ فَيَجْعَلُ لَهَا تَأْخِيرًا لِلصَّوْمِ وَرَوَايَتُ الْمُسَافِرِ فِي ذَلِكَ**  
**الْحَجَّةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَا هَا**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَانِ أَنَا هَمَّ كَرَوْزَه رَكْنَه أَفْضَلُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ لَمْ كَمَا حَدِيثُ بِيَانِ كِي هَمَّ سَبْرَاهِيمُ**  
**كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ حَدِيثُ هَمَّ بِنِ أَسَى كِتَابِ بِنِ كَسَى أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**كَمَا مَسَافِرُ سَه النَّسَّاءُ لَمْ رَوْزَه أَوْرَاهِيمَ هَ تَوَابُ وَه بِيَانِ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**أَبَاكَ سَفَرِيْنِ مَسَافِرُ رَوْزَه رَكْنَه كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**أَسَى كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**مَقِيمٌ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**كِي وَه مَسَافِرُ سَه النَّسَّاءُ لَمْ رَوْزَه أَوْرَاهِيمَ هَ تَوَابُ وَه بِيَانِ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**نَبِيْنِ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**  
**كَمَا وَه لَمْ رَوْزَه سَه النَّسَّاءُ لَمْ رَوْزَه أَوْرَاهِيمَ هَ تَوَابُ وَه بِيَانِ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ ذَكَرَ كَرْتَه بِنِ أَوْرَاهِيمَ**





059

of

om

2

[illegible]





[illegible]





ابوداؤد قال إنما حوَّش بن عقیل عن مہدی المہدی عن علفمہ قال إنما معرانی کھدوہ فی نیتہ کھن کھنا ان  
 راسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام نوم عروہ عروہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس  
 الملکی اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب رحمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حوَّش بن عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں  
 مہدی المہدی سے وہ عکرمہ سے کہا ہم ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انہوں نے ہم سے  
 حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا **فَاخْبَرَ**  
**اَنُوْهُ** مَآ اَنَّ النَّبِيَّ مِنْ رَّاسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ نَوْمِ عَرَفَةَ لَنَّا لَوِيْعَةَ خَاصَّةً تَرْجَمَہ  
 پس ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ  
 رکھنے سے منع فرمایا **فَاخْبَرَ** اَهْلَ الْمَقَالَةِ اَلَا دُلِّيْ لِقَوْلِهِمَا اَلصَّامَاتُ تَنَّا اِنْ هَذَا رَوِي قَالَ تَنَّا اَلْوَحْدَنَ يَفَكَهَ قَالَ  
 سَقِيَان عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ جُمَرٍ قَالَ لَمَّا يَصُومُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَلْوَكْبَرُ بِهِ  
 وَلَا جُمَرًا وَلَا عَثْمَانَ وَلَا عَلِيًّا يَوْمَ عَرَفَةَ تَرْجَمَہ فَاَمَلِيْنَ قَوْلِ اَوَّلِ اِسْ حَدِيْثٍ سَوِيْهِ اِجْتِاجَ كَرْتِے ہِن جَوْبِ اِن  
 کی ہم سے ابن مزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے  
 ہیں اسماعیل بن امیہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا عرفہ کے دن نہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 نے روزہ رکھا نہ ابوبکر صدیق نے نہ حضرت عمر نہ حضرت عثمان اور نہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے **قِيْلَ لَہُمْ**  
**هَذِهِ اَيُّمَا عِنْدَنَا عَلَيَّ اَلصَّيَامِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ وَقَدْ بَيَّنَّ ذٰلِكَ ابْنُ جُمَرٍ فِيْ غَيْرِ هَذَا اَلْمَحْدِيْثِ تَرْجَمَہ** اس حدیث  
 کے جواب میں ہی یہی کہا جائیگا کہ یہ حدیث ہی ہمارے نزدیک اسی معنی پر محمول ہے جس معنی پر ہم نے پہلی محمول کی  
 چنانچہ خود ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دوسری حدیث میں اس امر کا بیان کیا ہے اور وہ یہ حدیث ہے -

**حَدَّثَنَا ابُوْثَوْرَةَ قَالَ تَنَّا زَوْجُ بَنِي عَبَّادَةَ وَابُوْثَوْرَةَ قَالَ تَنَّا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ**  
**رَجُلٍ ابْنِ رَجُلٍ سَأَلَ ابْنِ جُمَرٍ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ ابْنِ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عَثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَآنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اَمْرًا وَلَا**  
**اَنَّهُمَا لَ اِنْ يَشْكُ فَصَمُّهُ وَاِنْ يَشْكُ فَلَا تَصْمُهُ** تَرْجَمَہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 روح بن عبادہ اور ابوداؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی ریحہ سے  
 وہ اپنے والد سے وہ ایک شخص سے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ  
 رکھنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کرنے) نکلے تو آپ نے عرفہ کا روزہ  
 نہیں رکھا اور ابوبکر صدیق کے ساتھ نکلے انہوں نے ہی نہیں رکھا اور حضرت عمر نہ اور حضرت عثمان نہ کے ساتھ نکلے تو  
 انہوں نے ہی نہیں رکھا اور خود میں ہی نہیں رکھتا اور نہ ہمیں حکم دیتا ہوں اور نہ منع ہی کرتا ہوں چاہے رکھو اور چاہے  
 نہ رکھو۔ **قَبْلَ بَيِّنٍ** هَذِهِ اَلْمَحْدِيْثُ اَنَّ مَا رَوِيْ عَنْ ابْنِ جُمَرٍ هُوَ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْمَوْقِفِ تَرْجَمَہ پس اس حدیث  
 سے معلوم ہوا کہ نافع نے جو عرفہ کے روزہ نہ رکھنے کے متعلق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے وہ عرفہ  
 میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی بابت ہے۔ **وَقُلْ لِّرَدِيْ عَنِ ابْنِ جُمَرٍ اَلَا قَوْلُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا**



[illegible]

## بیان المسئلة

**قال** أَوْحَىٰ فِي هَذِهِ الْأَنَارِ وَحُوبِ صَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَلَّمَ يَا هُم بِصَوْمِهِ  
 تَعَدَّ مَا أَصْبَحُوا دَلِيلًا عَلَىٰ أَنَّ مَنْ كَانَ فِي يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهُ تَعْيِيهِ وَكَمُ يَكُنْ نَوَىٰ صَوْمِهِ مِنَ اللَّيْلِ أَلَّا يَحْزَنَ بِهِ أَنْ  
 يَتَوَنَّىٰ صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قُلُوبَ الرِّفَالِ عَلَىٰ مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ **وَقُلْ** رَضِيَ فِي صَوْمِ  
 يَوْمٍ عَاشُورَاءَ مَا سَرَّادَعْلَىٰ مَا ذَكَرْنَا تَرْجُمَهُ إمام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشورہ  
 کا روزہ واجب ہے کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد ان لوگوں کو باقی دن روزے کے ساتھ  
 گزارنے کا حکم کیا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس روزہ میں سے خصوصیت یومیہ شرط ہے اور شب کو روزہ کی نیت نہیں کی ہے





سَاطِطٌ فَقَالَ أَذْكَهُ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءُ وَأَكْصَايُكُمْ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ أَمْرٌ كَارِصٌ يَأْمُرُ قَتْلَ مَصَانٍ  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مبارک  
 بن فضالہ وہ روایت کی تو میں براہیم بن اسماعیل سے وہ شقیق بن سلمہ سے کہ میں عاشورے کے دن عبد اللہ بن مسعود رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے کجورین رکھی ہوئی تھی فرمایا نزدیک آ جاؤ میں نے کہا آج  
 تو عاشورہ کا دن ہے اور میں روزہ دار ہوں فرمایا ہاں رمضان سے پہلے میں اس دن روزہ رکھنے کا حکم کیا گیا تھا حکایت  
 سَلَمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
 عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَاكَ رَجُلٌ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَهُ هَلُمْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ خُذْ اللَّهُ كُنَّا نَصُومُهُ ثُمَّ يَكُ  
 يَخْبُ يَوْمَ عَاشُورَاءُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن  
 نے کہا حدیث بیان کی سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمارہ بن عمیر سے وہ قیس بن السکن سے وہ عبد اللہ  
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپکے پاس ایک شخص آیا آپ کچھ کھا رہے تھے آپ نے اوس سے کہا نزدیک آ جاؤ  
 کہا میں تو روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا ہم ہی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے بعد ازاں چھوڑ دیا گیا حَلَّ ثَمْنَا لَنَصْرٍ  
 يُنْ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَقْبَلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبَ يَحْيَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ  
 قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ مَصَانٌ فَلَمَّا فُرِضَ مَصَانٌ فَقَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ ترجمہ حدیث بیان کی  
 ہم سے نصر بن مرقوق اور ابن ابی داؤد نے کہا دونوں حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان  
 کی مجھ سے یث نے کہا خبر دی مجھ کو عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب نے کہا خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے  
 او نہیں خبر دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھنے  
 کا رمضان کی فرضیت سے پہلے حکم دیا تھا میر جب روزہ رمضان فرض کئے گئے تو آپ نے فرمایا جو شخص چاہے عاشورہ  
 کا روزہ رکھے اور جو شخص چاہے افطار کرے حَلَّ ثَمْنَا لَنَصْرٍ يُنْ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ الْكَلْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ  
 يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَمْرًا كَانَ عَمْرًا أَخْبَرَنَا عَنْ عَمْرُو بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد اور شعیب نے دونوں نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے یث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے او نہیں خبر دی عمار نے او نہیں عروہ بن  
 زبیر نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 مثل حدیث سابق کے حَلَّ ثَمْنَا لَنَصْرٍ يُنْ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ الْكَلْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ  
 تَوْرٍ عَنْ حَازِمِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْتَنِي عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُ  
 عَلَيْهِ فَلَمَّا فُرِضَ مَصَانٌ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْ نَا عَلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرقوق نے کہا  
 حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے وہ روایت کرتے ہیں اشعث بن جعفر بن  
 ابی ثور سے وہ یابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشورہ کے روزہ کا حکم کیا  
 کرتے تھے تو اور ہمیں اوس کے رکھنے کی تحریریں ترغیب دلا کر لیا کرتے تھے پھر جب صیام رمضان فرض کئے گئے تو پھر آپ نے ہمیں

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

تخریص و ترغیب و لانا چھوڑ دیا اور ہمیں منع ہی نہیں کیا۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ**  
**ثَنَا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**  
**عَاشُورَاءُ قَتَلَ ابْنَ لُقْمَةَ صَاحِبَ مَصَانٍ فَلَمَّا تَرَ لَمَصَانٍ لَمْ يُؤْخَذْ لَهُ مِنْهُ عَنَّا وَنَحْنُ نَعْمَلُكَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بِيَانٍ**  
 ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا سنی میں نے شعبہ وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن  
 کہیل سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے وہ ابو عمار سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہمیں فرضیت  
 صیام رمضان سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم کیا گیا تھا پہر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو پہر نہ ہو عاشورہ  
 کیا گیا نہ منع کیا گیا مگر ہم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے ہیں۔ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سِنْدَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ**  
**الْحَكَمَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بِيَانٍ**  
 ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا سنی میں نے قاسم بن مخیمرہ  
 وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن شرحبیل سے وہ قیس بن سعد سے مثل حدیث سابق کے۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ**  
**بْنُ عَدُوٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَرِهَ إِسَادُهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بِيَانٍ**  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ وہ حکم سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے پہر اون کی سنی  
 سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔ **فَقِيْ هَذِهِ الْأَقَارِئُ وَحُوبِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَكَرِهْلُ أَنْ صَوْمَهُ قَدْ مَرَّ**  
**إِلَى الطَّوْعِ بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرَصًا وَقَدْ مَرَّ وَثَّقَ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَحْدِّثُ فِيهَا كَيْدِيلٌ عَلَى**  
**أَنْ صَوْمَهُ كَانَ أَحْتِمًا لَا فَرَصًا تَرْجَمَهُ** پس ان آثار سے وجوب صوم عاشورہ کا نسخ ثابت ہوا اور کہ اس کا حکم فرضیت  
 سے نفی کی طرف منتقل کیا گیا ہے ماسوائے ان آثار کے اور آثار بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت  
 کئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صوم عاشورہ اول ہی سے فرض نہ تھا بلکہ اختیاری امر تھا۔ **فِيْمَهَا مَا**  
**حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**  
**لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي**  
**أَظْهَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ مَوْتِي عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ أَسْتَوْدِعُكُمْ يَوْمَهُمْ فَصُومُوهُ تَرْجَمَهُ** از انجملہ یہ حدیث بھی جو بیان  
 کی ہے ابوبکرہ اور علی بن شیبہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ  
 روایت کرتے ہیں ابوبشر سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لے گئے اور یہود کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے اون سے اس کا سبب  
 دریافت کیا کہا اس روز اسد تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 تم ان لوگوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے شکر اسد عزوجل کا ادا کرنے کے زیادہ مستحق ہو سو تم بھی عاشورہ کا  
 روزہ رکھا کرو۔ **فَقِيْ هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْمًا صَاحِبَ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِظْهَارِهِ**  
**مُوسَىٰ عَلَى فِرْعَوْنَ فَذَلِكَ عَلَى الْأَحْتِيَارِ لَا عَلَى الْغَرَضِ** ترجمہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشورہ کا روزہ رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسد تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے رکھا کہ اس روز اسد تعالیٰ نے فرعون پر موسیٰ علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کو غالب کیا تھا۔ **وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا**

۱۰ پس یہ امتیازی تہا نہ فرضی







اسد علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھنا اختیار کیا سو یہ روزہ اختیاری ہے نہ فرضی۔ **حاصل ثنائی یونس** قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جب ابن عمر اور یث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنا چاہے سو وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے۔ **حاصل ثنائی** ابن ابی داؤد قال ثنائی عن الوهبی قال ثنائی عن انس بن مالک عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہتا میں نے عاشورہ کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس دن قریش جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھا کرتے تھے سو جو شخص چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے۔ **حاصل ثنائی** ابو نؤفہ قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ کہ سنی میں نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مسعود وہ ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے عاشورہ کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ یہ روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا **حاصل ثنائی** ابن مزیع قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مزیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ ابن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی میں نے غیلان سے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کیا۔ **حاصل ثنائی** ابو نؤفہ قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمدانی بن ميمون اور حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں غیلان سے پھر ان کی اسناد سے مثل سابق کے بیان کی **فہی** ہذا الحدیث انہ اعادہم یصومہ اختساباً لئلا یتکبروا من الکفارۃ ولکن ہذا احسان عندنا عندنا حدیث ابن عباس کہ لا تکتبوا ان یصوموا کان یصومہ لیسوا اظہاراً لموسی علیہ السلام و دعویٰ فیکتسبوا اللہ بہ ما تکتسبوا بہ من ذلک فیکتسبوا بہ عتہ السنۃ الماضیۃ ترجمہ اس حدیث میں ہے کہ اپنے بامید کفارہ و نوب عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم کیا اور یہ ہمارے نزدیک حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث کے منافی نہیں جس میں مذکور ہے کہ یہ روزہ آپ ادا کے شکر کے لئے رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس روز موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تھا سو جائز ہے کہ یہ روزہ آپ کے شکر کے لئے رکھتے تھے اور بلحاظ اجر و ثواب گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ **حاصل ثنائی** ابو نؤفہ قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ کہ سنی میں نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مسعود وہ ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے عاشورہ کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ یہ روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا **حاصل ثنائی** ابن مزیع قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مزیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ ابن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی میں نے غیلان سے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کیا۔ **حاصل ثنائی** ابو نؤفہ قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ کہ سنی میں نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مسعود وہ ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے عاشورہ کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ یہ روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا **حاصل ثنائی** ابن مزیع قال ثنائی عن حماد بن عمار عن عبد اللہ بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحببکم منکم ان یصوم یوم عاشوراء قلی صمہ ومن کلمتک فلیک عتہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مزیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ ابن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی میں نے غیلان سے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کیا۔







پاس شریف لائے اور وہ روزہ سو تین فرمایا کیا تم نے کل ہی روزہ رکھا تھا کہا نہیں فرمایا کل رکھو گی عرض کیا نہیں فرمایا تو پھر آج  
 کا روزہ افطار کر دو **حاصل** ثنا سلم بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبه عن قتادة قال سئلت  
 ابا ايوب العتيبي عن جويرية ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها ثم ذكره مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم  
 سلیمان بن شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے  
 کہا سنی میں ابو ایوب العتبی سے وہ روایت کرتے ہیں جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے  
 پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی **حاصل** ثنا ابن مروق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبه وحماد بن سلمة وحماد بن حنبل  
 قتادة قال ذكرنا شاذله ومثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مروق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے شعبہ وحماد بن سلمہ اور ہمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے پہر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی ۔  
**حاصل** ثنا ابن مروق قال ثنا روح قال ثنا هشام بن حسان عن محمد بن عيسى وعن أبي سلمة عن أبي هريرة قال سئلت  
 النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصوموا يوم الجمعة الا ان تصوموا قبله يوما او بعده يومًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم  
 سے ابن مروق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن حسان نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن  
 عیسیٰ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ دن روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ  
 اوس کے ساتھ اوس کے پہلے اور بعد کے دن کا ہی روزہ رکھو **حاصل** ثنا بكر بن اذينة قال ثنا احمد قال ثنا شعبه قال  
 ثنا عبد الملك بن عيسى قال سئلت ابا بكر بن محمد بن عيسى عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 الله عليه وسلم ومثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے شعبہ کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الملک بن عیسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان  
 کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حاصل** ثنا فهد قال ثنا محمد بن سفيان قال انا شيخنا  
 محمد بن الملك بن عيسى عن ابي داود النخعي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ومثله ترجمہ حدیث بیان کی  
 ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سفیان نے کہا حدیث بیان کرتے ہیں عبد الملک بن عیسیٰ سے وہ زیاد والی  
 سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حاصل** ثنا ابن ابي داود قال ثنا القاسم بن سلام  
 بن مسعود قال ثنا ابي قال سئلت الحسن بن عبيد الله فقال لبي عنده الا في ايام مكننا بعه ثم  
 قال حدثني ابو كراع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تصوموا يوم الجمعة الا في ايام مكننا بعه  
 او بعد الا في ايام مكننا بعه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن سلام بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 ہمارے والد نے کہا میں نے ابن جریج رحمہ اللہ سے جو جمعہ دن روزہ رکھنے کی بابت دریافت کیا فرمایا جمعہ دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے  
 مگر یہ کہ اوس کے پہلے یا بعد ہی روزہ رکھا جائے پہر فرمایا حدیث بیان کی جبکہ ابو ہریرہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اوس کے پہلے یا بعد ہی روزہ رکھا جائے **حاصل** ثنا  
 زبيد المودني قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا زيد بن ابي حبيب ان ابا خنيس حدثنا انه ان حديثه البار في حديثه ان  
 جندب بن ابي امية الا في حديثه انه انهم دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم الجمعة ففزع اليهم  
 طعما فقال كلوا فقالوا نحن صيام فقال اهلوا قالوا فقال افعصوا فمؤن انتم فكلوا قال فافطروا ترجمہ

کے

اسے

لے

لے

لے

لے

لے





کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن بسر سے وہ اپنی ہمشیرہ صمارہ سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بجز صوم فریضہ کے ہفتہ کو دن روزہ نہ رکھنا اگرچہ تمہیں اس روز کھانے کو نہ ملے اور صرف کسی درخت کے جھکے یا گور کی شاخیں ملیں تو انہیں کو چھالیں۔

### بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مَنْ هَبَّ قَوْمًا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَكَرَهُوا صَوْمَ يَوْمِ الثَّلَاثَةِ لَقَوْا مَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَدٌ وَكَانَ يَكْرَهُ يَصُومُهُ بَأْسًا وَكَانَ مِنَ النُّجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ آتَاكَ كَدَّ حَا عَامِ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الثَّلَاثَةِ إِلَّا أَنْ تَصِيَّامُكَ يَوْمَكَ أَوْ تَعْدَكَ يَوْمَكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ تَأْسِيرًا لَكُمْ فَمَا تَعْدَمُ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا فَالْيَوْمَ الَّذِي تَعْدَكَ هُوَ يَوْمُ الثَّلَاثَةِ فَفِي هَذِهِ الْأَتَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هَذَا الْأَمْرِ صَوْمُ يَوْمِ الثَّلَاثَةِ لَقَوْا مَا وَخَالَفَهُمْ وَأَظْهَرَ فِي ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ الشَّاذِلُ الَّذِي قَدْ خَالَفَهُمَا وَقَدْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ وَحَصَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثَةِ لَا تَصُومُوهُ فَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى كَحَوْلِ كُلِّ الْأَيَّامِ فِيهِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ عَمَّا دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ كَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَسَدَّ كَوْمًا ذَلِكَ بِأَسَادَةٍ فِي مَوْفِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا الْأَنْشَاءُ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ آيَةً لِلنَّبِيِّ كَيْفَ يَوْمُ الثَّلَاثَةِ وَبَيْنَ سَائِرِ الْأَيَّامِ وَقَدْ أَفْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الصِّيَامُ أَكَامُ الْبَيْضِ تَرْجَمَهُ إمام أبو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اس طرف گیلے کہ ہفتہ کے دن نفلی روزہ مکروہ ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا کہ حرج نہیں کہ ہفتہ کے دن کوئی نفلی روزہ رکھا جائے اور انہوں نے اون حدیثوں سے تشک کیا ہے جن میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد کے دن کا ہی روزہ رکھا جائے اور بعد کا دن ہی ہفتہ کا دن ہے اور یہ حدیثیں ہم باب گذشتہ میں معاون کے اسانید کے بیان کر چکے ہیں پس ان آثار میں ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکھنے کی اباحت مذکور ہے اور اس حدیث شاذ کی نسبت یہ آثار اہل علم کے نزدیک زیادہ مشہور و معروف ہیں اس کے علاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوری کے دن روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر ہفتہ کا دن ہو تو عاشوری کا روزہ نہ رکھنا پس عاشوری میں تمام ایام داخل ہیں کہ خواہ کسی دن واقع ہو ماسوائے اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے احب الصیام الی اللہ صیام داؤد وکان یصوم یوماً ویفطر یوماً کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا کرتے ہو اور ایک دن افطار کیا کرتے تو یہ حدیث ہم معاون کے اسناد کے اسی کتاب میں آگے ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ہفتہ وغیرہ تمام ایام داخل و شامل ہیں ماسوائے اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے وَكَوْنِي عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ كَعْبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَحْمِلَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَوْمَ ثَلَاثِ عَشَرَ وَارْبَعِ عَشَرَ وَخَمْسِ عَشَرَ تَرْجَمَهُ إمام ابوبین ابیہ حدیث روایت کی گئی ہے جو بیان کی ہم سے یونس کہ حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبد الرحمن اور حکیم سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابن الحکم سے وہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (مہراہ کی) تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ روزہ رکھنے کا حکم کیا۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ثَنَا هَارُثُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ سَبْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

شرح معانی الآثار جلد دوم میں صوم یوم التنب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بجز صوم فریضہ کے ہفتہ کو دن روزہ نہ رکھنا اگرچہ تمہیں اس روز کھانے کو نہ ملے اور صرف کسی درخت کے جھکے یا گور کی شاخیں ملیں تو انہیں کو چھالیں۔







حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خرمیہؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبیؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالحسن ثمالیؒ بن قیسؒ وہ روایت کرتے ہیں ابوسعید المقبریؒ سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ (یعنی ہر ہفتہ) میں دو دن روزہ رکھتے تھے اور کہی ترک نہیں کرتے تھے چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہر جمعہ دو دن کا روزہ کہی ترک نہیں کرتے فرمایا کون سے دو دن میں نے عرض کیا دو شنبہ و منچشبہ فرمایا یہ دن ہیں جن میں اللہ عزوجل کے روز بربند دن کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں سو میں چاہتا ہوں کہ میری اعمال ایسے وقت پیش ہوں کہ میں روزوار ہوں  
حَلَّ لَنَا يَوْمُكَ سَابِ قَالَ لَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ نَوْمٌ مَهْدٍ قَالَتْ لَنَا ثَابِتٌ قَدْ كَرِهَ اسْتِادَةٌ مِثْلُكَ وَرَأَدَ قَالَ وَمَا لَكَ يَوْمَكَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صوم میں شہر مابعدہم من شہر فقلت یا رسول اللہ کیا ایک تصوم میں شہر مابعدہم من شہر من الشہر قال هو شہر یعقل الناس عنہ بین رحہ ورمحہا وهو شہر یؤم ویلہ الاعمال الی رب العالمین حاجب ان یؤم علیہا خاصۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے پہ اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہ نہ یادہ بیان کیا کہ اور میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ماہ میں اتوروزی رکھتے نہیں دیکھا جتنے کہ ماہ شعبان میں آپ رکھا کرتے تھے چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اتنے روز کسی ماہ میں رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھا کرتے ہیں فرمایا اس مہینہ سو لوگ غافل ہیں اور یہ مہینہ ہی جو رجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے اسی میں بندہ کے (سالانہ اعمال رب العالمین کے روبرو پیش ہوتے ہیں سو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ایسے وقت پیش ہوں کہ میں روزدار

[illegible]

ماہ شعبان میں رکھتے ہو کسی ماہ میں نہیں رکھتے ہو کیونکہ آپ اکثر شعبان بلکہ کل شعبان کے روزی رکھا کرتے ہو حالِ ننا  
 اَنُوْبَكُوْهُ قَالَ نَنَا اَوْدَ الطَّيْلَانِي قَالَ نَنَا هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَمَ اَنْ رَأَسُوْكَ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُومُكَ مِنَ السَّنَةِ اَلْكَوْمِ صِيَامُهُ فِي شَعْبَانَ فَاَلَا كَانَ يَصُومُكَ كُلَّ تَرْجَمَةٍ حَدِيث  
 بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد الطیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ  
 روایت کرتے ہیں یحییٰ سے وہ ابو سلمہ سے کہا حدیث بیان کی جہ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم تمام سال میں جب قدر روزی شعبان میں رکھتے ہو کسی ماہ میں نہیں رکھتے ہو کیونکہ آپ پوری ماہ شعبان کے روزی

یہاں تک کہ اس نے کہا کہ میں نے کہا خبر دی ہو کہ بشارت کرتے ہیں اور اسی سے کہا بیان کی مجھے  
 پہلے نے کہا حدیث کی چھ ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ مثل حدیث سابق کو بیان







كُنَّا هَشَامَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْفٍ وَحَنَّ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 وَثَلَّةُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 مَقْبُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 بَيْنَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 مِنْ مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 بَيْنَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 سَلَمَانَ بْنِ بِلَالٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 مَقْبُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 بَيْنَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُوَافِقُ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ كُلُّ ذِيكَ عَلَى دَفْعِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى  
 وَعَلَى أَنَّ مَا بَعْدَ لِيُصِفَ مِنْ شُعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ حُكْمُ صَوْمِهِ سَائِرِ الدَّهْرِ الْمُبَاحِ صَوْمُهُ فَلَسَا  
 ثَلَبَتْ هَذَا الْمَعْنَى الَّذِي كَرَجَمَهُ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 الَّذِي كَرَجَمَهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 تَأْمُرُ مَنْ كَانَ الصَّوْمُ بِقُرْبِ رَمَضَانَ يَدْخُلُهُ بِهِ ضَعْفٌ يَنْتَعَهُ مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ أَنَّهُ لَا يَصُومُ حَتَّى يَصُومَ  
 رَمَضَانَ لَا يَصُومُ رَمَضَانَ أَوَّلِي بِهِ مِنْ صَوْمِ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمُهُ فَهَذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِي يَلْبَغِي أَنْ يُجْمَلَ  
 عَلَيْهِ مَعْنَى ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى لَا يَصَادَ عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَقَوْلُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَقْرَبَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَجْفٍ وَمَا يَكُنْ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا تَرْجَمَهُ سَبَّابُ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 فَرَأَى كَيْفَ يَكُونُ رُزُونُ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 سَكَنَ تَوْبَهُ بِأَقْوَلِ قَائِلِيْنَ أَوَّلِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 دَهِي حُكْمُ هُوَ تَامُ أَيَّامُ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ  
 مِينَ رُزُونُ رَجَمَ مَبَاحٌ هُوَ تَابُ وَهُوَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ  
 رُزُونُ رَجَمَ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَمَ

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸





OK

QPM

049

22

[illegible]

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے وہ ابو سلمہ سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَمْنَا مِنْ مَرُوقٍ قَالَ ثَمْنَا وَهَتْ وَرَوْحٌ قَالَ ثَمْنَا شَعْبَةً** **عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَهْلَازِلٍ أَوْ يَهْلَازِلِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَجْرٍ وَنَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدُ اللَّهِ هُمْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ مَنْ حَاءَ بِأَحْسَنِهِ فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَلُهَا وَلَكَ إِنْ أَطِيعُوا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ هُمْ ذَاؤُدُكَ كَانَ يَصُومُ كَوْمًا وَيَقِطُ بَوْمًا** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ اب وروح بن عبادہ نے وہ نون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ وہ روایت کرتے ہیں سید بن ابراہیم سے وہ طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا امی عبد اللہ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو کیونکہ جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس حصے اجر ملتا ہے مین نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں فرمایا صوم داؤد رکھو کیونکہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **وَحَلَّ ثَمْنَا مِنْ خَزْمَةٍ قَالَ ثَمْنَا هَكَذَا نَسِيتُ قَالَ ثَمْنَا عِنْدَ الْعَزِيزِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَمْنَا حَالِدٌ الْحَدَّثُ قَالَ ثَمْنَا ثَمْنَا قَالَ كَحَلَّتْ مَعَ إِيَّاكَ دَنْدِ بْنِ عَجْرٍ وَعَلَى عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَجْرٍ وَبِئِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمَهُ قَالَ فَدَحَلَ عَلَيْهِ فَأَلْفَيْتُ لَهُ رَسْمًا ذَكَرْتُ مِنْ آدَمَ خَشَوْهُ هَلِيفٌ فَحَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ لِي إِنْ مَا يُفْنِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَثَلَاثَةُ عَشَرَ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصَامَ فَوْقَ مِصْبَاكَ ذَاؤُدُكَ سَطَرًا لَدَى هَرِصِيَّامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن المختار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد الحذاء نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو قتادہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو الملیح نے کہا مین تہاروی والد زید بن عمرو کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی خدمت میں تھا تو انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے روزہ رکھنے کے متعلق ذکر کیا گیا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے بیان کرے تے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین نے آپ کے لیے تکیہ الیامیہ تکیہ چمڑے کا تھا اور اس کا بہرہ کچھو کے کٹے ہوئے پوست کا تھا مگر (تورضاً) آپ نیچے بیٹھ کر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے لیے کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا بیچ دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا سات دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا نو دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا دس دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا کہ اور مجھ یا دیر تلے ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ فرمایا تیرہ دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا رصیام داؤد سے آگے تو روزہ رکھنا جائز ہے نہیں وہ نصف سال ذکر رکھنا چھو بیچائے دن روزہ رکھنا **حَلَّ ثَمْنَا مِنْ خَزْمَةٍ قَالَ ثَمْنَا هَكَذَا نَسِيتُ قَالَ ثَمْنَا عِنْدَ الْعَزِيزِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَمْنَا حَالِدٌ الْحَدَّثُ قَالَ ثَمْنَا ثَمْنَا قَالَ كَحَلَّتْ مَعَ إِيَّاكَ دَنْدِ بْنِ عَجْرٍ وَعَلَى عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَجْرٍ وَبِئِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمَهُ قَالَ فَدَحَلَ عَلَيْهِ فَأَلْفَيْتُ لَهُ رَسْمًا ذَكَرْتُ مِنْ آدَمَ خَشَوْهُ هَلِيفٌ فَحَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ لِي إِنْ مَا يُفْنِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَثَلَاثَةُ عَشَرَ أَيَّامٍ فَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصَامَ فَوْقَ مِصْبَاكَ ذَاؤُدُكَ سَطَرًا لَدَى هَرِصِيَّامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن المختار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد الحذاء نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو قتادہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو الملیح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی خدمت میں تھا تو انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے روزہ رکھنے کے متعلق ذکر کیا گیا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے بیان کرے تے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین نے آپ کے لیے تکیہ الیامیہ تکیہ چمڑے کا تھا اور اس کا بہرہ کچھو کے کٹے ہوئے پوست کا تھا مگر (تورضاً) آپ نیچے بیٹھ کر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے لیے کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا بیچ دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا سات دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا نو دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا دس دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا کہ اور مجھ یا دیر تلے ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ فرمایا تیرہ دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا رصیام داؤد سے آگے تو روزہ رکھنا جائز ہے نہیں وہ نصف سال ذکر رکھنا چھو بیچائے دن روزہ رکھنا













مین ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے جو اوس میں مذکور ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اوس کے خلاف ہی روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَزِينٍ قَالَ تَنَاخَتْ**  
**قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ سَيْدَ عَيْنِ الشُّكْلِ لِلصَّنَائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلْسَّنَةِ وَكَرِهَهَا لِلشَّائِمِ**  
 ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی  
 ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے وہ موقوف سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ بحالت روزہ بوسہ لینے  
 کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے بوسہ لینے کے لئے اجازت دی اور جو کچھ لکھ کر وہ کہا **قَالَ** **ذَلِكَ أَنْ لَهَكَ أَكَاثُ عِنْدَكَ أَوَّلَىٰ فَطَاخُ**  
**بِهِ عَمْرٍاءُ ذَكَرَهُ عَمْرٍاءُ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَا قَدْ أَخْبَرَا بِهِ مِنْ قَوْلِ نُبَيْلٍ مَسْعُودٍ بِهِ فَإِنَّهُ قَدْ رَوَىٰ عَنْهُ أَيْضًا جَلَدًا**  
 ذلک ترجمہ پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول دلالت رکھتا ہے کہ اون کے نزدیک اون کا یہ قول حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے اولیٰ تھا اور یہی حدیث ہے جو عمر بن حمزہ نے بروایت ابن عمر روایت کی ہے اور وہ جو قائلین  
 قول اول حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے احتجاج کیا ہے سو آپ سے ہی اس کے خلاف روایت کیا  
 گیا ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ سَيْدَ عَيْنِ الشُّكْلِ لِلصَّنَائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلْسَّنَةِ وَكَرِهَهَا لِلشَّائِمِ**  
 وَهُوَ صَدَائِمُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے  
 وہ روایت کرتے ہیں طارق سے وہ حکیم بن جابر سے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینے  
 لے لیا کرتے تھے **وَقَالَ تَنَاخَتْ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ سَيْدَ عَيْنِ الشُّكْلِ لِلصَّنَائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلْسَّنَةِ وَكَرِهَهَا لِلشَّائِمِ**  
**الْمُسَيَّبِ أَنَّكَ يَنْقُصُ صَوْمَهُ فَإِنَّ مَا رَوَىٰ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَشْبِيهِهِ ذَلِكَ بِالْمَضْمَةِ أَوْ**  
**مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ خَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا سَنَّ لَكَ ذَلِكَ عَنْهُمْ فِي أَحَدٍ**  
**هَذَا النَّبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَقَدْ خَالَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَوَاتِرَةً بِأَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ**  
 وَهُوَ صَدَائِمُ ترجمہ پس یہ حدیث ہزاروں کی اوس حدیث کا جواب ہے جو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے روایت کی ہے اب رہا سعید بن المسیب کا قول کہ بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سو اوس کا جواب یہ ہے کہ وہ جو حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ بوسہ کو مضمر (کلی) کرنے کے  
 ساتھ تشبیہ دی تو یہ سعید بن المسیب کے قول سے کہیں اولیٰ و افضل ہے یہی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک  
 جماعت کا قول ہے جیسا کہ ہم آخر باب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ماسوائے اس کے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 سے ہی بائنا متواتر روایت کیا گیا ہے کہ آپ بحالت روزہ دار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تھے **فَمِنْ ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ**  
**مَعْبُدٍ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ سَيْدَ عَيْنِ الشُّكْلِ لِلصَّنَائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلْسَّنَةِ وَكَرِهَهَا لِلشَّائِمِ**  
**أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ الدُّرُوسِ وَهُوَ صَدَائِمُ ترجمہ از انجملہ کئی ایک آثار یہ ہیں حدیث بیان کی ہم**  
 سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطاء نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عمرو سے وہ ایوب  
 سے وہ عبد اللہ بن شقیق سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت روزہ دار ہونیکے  
 سر سے فائدہ اٹھاتے تھے (یعنی بوسہ لے لیتے تھے) **حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ سَيْدَ عَيْنِ الشُّكْلِ لِلصَّنَائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلْسَّنَةِ وَكَرِهَهَا لِلشَّائِمِ**  
**عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُودَةَ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ أَنَّ سَيْدَ عَيْنِ الشُّكْلِ لِلصَّنَائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلْسَّنَةِ وَكَرِهَهَا لِلشَّائِمِ**

ع

ع

ع

ع

[illegible]

























کی ہم سے سندوں کے ساتھ حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ بن یونس وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر قی غلبہ کرے اور وہ روزہ نہ پڑھتا ہو تو اس پر روزہ کی قضا واجب نہیں اور جو آپ سے قے کرے تو اس سے قضا ادا کرنی چاہئے **فَبَيْنَ هَذَا الْحَدِيثِ كَيْفَ حُكِمَ الصَّائِمُ إِذَا دَرَعَهُ الْقَىٰ أَوْ اسْتَقَاءَ أَوْ لَا** اَلْاَسْتِقَاءُ اَنْ يَحْمَلَ اَلْاَتَارَ عَلَى وَاَوْنِهِ اِتِّفَاقًا وَتَصَحُّحًا لَا يَحِلُّ فَاَمِنَهُ سَامِعًا وَصَادِقًا كَمَا كُنُوْهُ مَعْنَى الْحَدِيثَيْنِ اَلَا وَلَيْتَ عَلَى مَا وَصَفْنَا حَتَّى لَا يَصَاحِبَ مَعَهَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ **فَهَلْ** اَحْكَمَ هَذَا النَّابِ مِنْ طَرِيقِ تَصَحُّحِ مَعَالَى اَلَا تَارَ **وَأَمَّا** حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا نَبْنِي الْقَىٰ حَدَّثَانِي قَوْلِ عَصِي النَّاسِ وَعِيُوْهُ حَدَّثَنِي فِي قَوْلِ آخِرِينَ وَكَانَ حُرُوْجُ النَّاسِ كَذَلِكَ وَكُلُّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا قَصَدَ غُرُوْكَ أَنْ لَا يَكُوْنُ بِدَارِ سَفَطٍ أَوْ كُنَّا لَكَ لَوْ كُنَّا بِهِ عِلَّةٌ فَانْتَهَتْ عَلَيْهِ ذَمًّا مِنْ مَوْصِعٍ مِنْ نَدْرِهِ فَكَانَ حُرُوْجُ النَّاسِ مِنْ حَتَّى تَكُوْنَا مِنْ مَدَامِهِ وَذَمُّ خَرَجِهِ إِنْ كَانَ سَوَاءً وَبِمَا كُنَّا وَكَانَ لَكَ هُمَا فِي الطَّهَارَةِ وَكَانَ حُرُوْجُ الْقَىٰ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْرَاجٍ مِنْ صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ لَا سَقَصَ الصَّوْمَ **وَالنَّظَرُ عَلَى مَا كُنَّا أَنْ يَكُوْنُ حُرُوْجُهُ لَا يَسْتَحْرَجُ صَاحِبَهُ إِنْ كَانَ لَكَ لَا سَقَصَ الصَّوْمَ فَلَمَّا كَانَ الْقَىٰ لَا يَفْطُرُ فِي النَّظَرِ كَانَ نَادِرًا مِنَ الْقَىٰ الْآخَرِ أَنْ يَكُوْنُ كَذَلِكَ **فَهَلْ** اَحْكَمَ هَذَا النَّابِ اَيَّ صَاحِبٍ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ وَلَكِنْ اِتِّفَاقٌ قَالُوْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَى وَهَذَا أَقُولُ اَنْ حَيْفَةً وَآلِي تَوْسُفَ وَنَحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى لَوَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنْ خَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَّقِدِيْنَ تَرْجِمُهُ اس حدیث میں ہے کہ جب خود قے آجائے اس پر قضا واجب نہیں اور ادا لے قضا اور ہج ہے جو آپ سے قے کرے اور ضام ہے کہ احادیث کو معنی متفق پر محمول کرنا چاہئے نہ کہ تضاد و مخالفت پر پس اگلی دونوں حدیثوں کے وہی معنی ہیں جو بیان کئے ہم نے یہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا حکم بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ قے سے بعض لوگوں کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور باقی اہل علم کے نزدیک نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ خون کا ہی یہی حکم ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص فصہ کہلوئے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس طرح اگر بواسیر وغیرہ کی بیماری ہو یا کوئی پھوڑا وغیرہ ہو اور آپ پہونکر خون بہ نکلے تو ادا و دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ خون نکلوا یا جائے آپ سے نکلے حکم برابر ہے جس طرح وضو میں کہ خون نکلے یا نکلوا یا جائے دونوں صورتوں میں ہماری نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں اور یہ توار پر بیان کیا جا چکا ہے کہ خود قے آئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ آپ سے قے کرنے سے ہی روزہ ٹوٹنا چاہئے جیسا کہ خون کے نکلنے اور نہ کھلانے سے تو خود قے آنے سے بد جہا لے روزہ نہیں ٹوٹنا چاہئے یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے لیکن جو کچھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اس پر عمل کرنا اور واقف ہونے ہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین یعنی صحابہ و تابعین سے روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبَةَ قَالَ كُنَّا رُوِيَ قَالَ كُنَّا مَالِكٌ وَصَحْبُهُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ** قَالَ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَصَاءُ وَمَنْ دَرَعَهُ الْقَىٰ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَصَاءُ **ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک و رضخ بن جویرہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص قے کرے اور وہ روزہ نہ پڑھتا ہو تو اس پر قضا واجب ہے اور جس کو قے خود آجائے تو اس پر قضا واجب نہیں **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ** **ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک****

کہ

۱۵



نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَاخَتْ حَاجٌّ قَالَ**  
**تَنَاخَتْ يَعْنِي ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمٍ** سے محمد بن خزیمہ کہا حدیث بیان کی ہم  
 حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ہیم نخعی رحمہ اللہ سے مثل حدیث سابق کے  
**حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَاخَتْ حَاجٌّ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ الْحُسَيْنِ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمٍ** سے  
 محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ  
 حسن بصری رحمہ اللہ سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَاخَتْ حَاجٌّ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ حِصَابِ**  
**اسْتَلَمَى عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ هُصَيْدٍ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمٍ** سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حبان السیسی سے وہ قاسم بن محمد سے مثل حدیث سابق کے -

## بَابُ الصَّائِمِ يَجْمُ

بحالت روزہ دار ہونیکے سینگی لگانے کے بیان میں

**حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْنٍ قَالَ تَنَاخَتْ حَاجٌّ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ مَطْرِ الْوَرَّاقِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيِّ عَنْ أَبِي لَرَجٍ**  
**قَالَ خَلَّتْ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَجْمُ لِكُلِّ لَوْ كَانَ هَذَا أَنَّهُ لَا تَقَالَ أَنَا قَدْ بِي أَهْرِي قَدْ حَرَمِي وَأَقْصَرْتُمْ وَ**  
**قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرُ الْحَاجِمَ وَالْمَجْمُومَ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمٍ** سے علی بن مجہد  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہیں مطر الوارق سے  
 وہ بکر بن عبد اللہ المزنی سے وہ ابو رافع سے کہا میں شب کو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ  
 سینگی لگو رہے تھے میں نے کہا اگر آپ سینگیں دن کو لگواتے تو اونہوں نے فرمایا کہ تم مجھے بحالت روزہ دار ہونیکے خون نکلوانے کے  
 لئے کہتے ہو حالانکہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے اور لگوانیوالا دونوں روزہ افطار کر دیا

**حَلَّ ثَنَا رِبْعَةُ بْنُ الْحَكِيمِ قَالَ تَنَاخَتْ عَمَّا بِيْنَ يُوْسُفَ قَالَ تَنَاخَتْ ابْنُ كَهَيْجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ**  
**عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمَ وَالْمَجْمُومَ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمٍ** سے ربیع بن الحکیم نے کہا  
 حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابیہ نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن شعبہ سے  
 وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا حاجم  
 اور مجوم دونوں نے روزہ افطار کیا **حَلَّ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ تَنَاخَتْ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي لَرَجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيِّ عَنْ أَبِي لَرَجٍ**  
**عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْلَ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ مُعْقِلٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ**  
**قَدْ عَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَجْمُ لِمَا نَحْنُ لَكُلِّ لَوْ كَانَ هَذَا أَنَّهُ لَا تَقَالَ أَنَا قَدْ بِي أَهْرِي قَدْ حَرَمِي وَأَقْصَرْتُمْ وَ**  
**وَالْمَجْمُومَ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمٍ** سے قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید اور ابو بکر بن ابی شیبہ دونوں نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن فضیل نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن السائب سے کہا میرے پاس اہل بصرہ کی ایک جماعت  
 آئی جن میں حسن بن ابی الحسن ہی تھے اونہوں نے معقل الاشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ اونہوں نے کہا کہ رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے اور میں بتا رہا تھا کہ انہوں نے روزہ افطار کیا

42



24



29

۱۰

[illegible]

Old

قَالَ اَوْحَسِبَرَدَةً هِيَ قَوْمٌ اِلَى اَنْ اَلْحَمَامَةُ تَقْطُرُ الصَّائِمَ حَتَّى  
يَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ اَخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَقْطُرُ الْحَمَامَةُ

OK







کہ انہرودی بہکوداؤد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بحالت روزہ رہو نیکی سگئیں

لگوائیں اس کے بعد شعبی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ روزہ دار کے لئے سگئیں لگوایا اسلئے مکر وہ کہا گیا ہے کہ اسے ضعف لاحق ہے وہ

۵۲۰ **وَقَالَ كَرِيْمٌ عَنْ مَسْئُولٍ اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی مَا کَانَ اِیَّہُا مَلَمَہُ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ قَالَ تَمَّ اَمَّ**

مَعْمَرٌ قَالَ تَمَّ عِنْدَ الْوَارِثِ عَنْ اَبُوکَ عَنْ عَمْرِو مَہْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ قَالَ اَخْبَعْتُمْ مَسْئُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ

وَهُوَ صَائِمٌ تَرْجِمَہُ مَسْأَلِی اس کے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کیا گیا ہے کہ اپنے بحالت روزہ

دارہو نیکی سگئیں لگوائیں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے عبد اور ثناء وہ روایت کرتے ہیں یوب سے وہ مکر وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول

۵۲۱ **صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ نَ سَکِنَ لَکَ اَمِّنْ اَوْ اَبْ وَہ سے ہر حَلْ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ قَالَ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ وَہو السَّوَدُ وَہو السَّوَدُ**

عَنْ اَبْنِ اَبَانَ لَقِیْتُہُ عَنْ حُفَیْرٍ رَسَعَتْ عَنْ عَمْرِو مَہْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ عَنْ مَسْئُولٍ اَللّٰهُ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَہو مَثَلُہُ تَرْجِمَہُ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود انصر بن الجعد

المرادی نے کہا خبر دی بہکوداؤد ابن ابیہ وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن ربیعہ وہ مکر وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول مقبول صلی

۵۲۲ **اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَثَلُ حدیث بیان کے حَلْ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ قَالَ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ عَنْ اَبْنِ اَبَانَ لَقِیْتُہُ عَنْ حُفَیْرٍ**

رَسَعَتْ عَنْ عَمْرِو مَہْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ عَنْ مَسْئُولٍ اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَہو مَثَلُہُ تَرْجِمَہُ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذبیحہ وہ روایت کرتے ہیں حسن بن یزید سے وہ

۵۲۳ **عَمْرِو مَہْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ عَنْ مَسْئُولٍ اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَثَلُ حدیث بیان کے حَلْ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ**

عَنْ اَبْنِ اَبَانَ لَقِیْتُہُ عَنْ حُفَیْرٍ رَسَعَتْ عَنْ عَمْرِو مَہْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ قَالَ اَخْبَعْتُمْ مَسْئُولَ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَہو مَثَلُہُ تَرْجِمَہُ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد

بن عبد اللہ الانصاری نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن شذید سے وہ میمون بن مہران سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول

۵۲۴ **مَقْبُولُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ نَ سَکِنَ لَکَ اَمِّنْ اَوْ اَبْ وَہ سے ہر حَلْ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ قَالَ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ**

عَنْ اَبْنِ اَبَانَ لَقِیْتُہُ عَنْ حُفَیْرٍ رَسَعَتْ عَنْ عَمْرِو مَہْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ قَالَ اَخْبَعْتُمْ مَسْئُولَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَہو مَثَلُہُ تَرْجِمَہُ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے ابو عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعود بن سعد الجعفی نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی زیاد سے وہ

۵۲۵ **مَقْسَمٌ مِّنْہِ وَہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے راستہ میں سگئیں لگوائیں اور**

آپ محرم صائم تھے **حَلْ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ قَالَ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ وَہو مَثَلُہُ تَرْجِمَہُ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے**

کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو

عاصم اور ابو حذیفہ نے بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی زیاد سے

۵۲۶ **پہراؤن کی اسناد سے مثل حدیث بیان کے ذکر کی حَلْ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ قَالَ تَمَّ اَمَّ اَمَّیْ عَادَہُ عَنْ**

یَزِیْدَ بْنِ اَبْنِ زَیَادٍ عَنْ مَقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۖ عَنْ مَسْئُولٍ اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَخْبَعْتُمْ مَسْئُولَ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَہو مَثَلُہُ تَرْجِمَہُ







تہیں قسم دلاتا ہوں کہ یہ جو میری سواری درواریہ کھڑی ہوئی ہے ابھی اس پر سوار ہو کر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر  
 کر اؤ کہ وہ عقیق میں ہیں چنانچہ میرے والد سوار ہوئے اور ان کے ساتھ میں ابھی جب ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 خدمت میں آئے تو میرے والد آپ کے ساتھ گھمگھم کر رہے پھر تھوڑی دیر تک آپ سے اس مسئلہ کا یہی ذکر کیا آپ فرمایا  
 کہ خود مجھ اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں معلوم اللہ بخیر دینے والے نے اس طرح خبر دی تھی (عقیق مدینہ منورہ میں ایک مقام  
 کا نام ہے) **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرْمَةَ قَالَ تَسَاحَتْ قَالَ تَسَاحَتْ قَالَ تَسَاحَتْ قَالَ تَسَاحَتْ قَالَ تَسَاحَتْ**  
**حَصَوَةٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَقْبَةَ قَالَ أَصْبَحْتُ مُحْشَاؤًا أَنَا رِيْدُ الصَّوْمِ فَاتَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي أَفِطْرًا تَنِيكَ**  
**فَرَدَّانَ فَسَأَلْتُهُ وَأَخْبَرْتُهُ يَقُولُ أَنِّي هَرُوتُهُ فَبَعَثَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا كَأَنَّهَا لَتِي**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْرُسُ لِصَلَاةِ الْهَرُوتِ وَأَمْسَهُ يَقْطُرُ مِنْ جَمَاعٍ ثُمَّ لَصَّوْمُ ذَلِكَ الْيَوْمِ نَزَحَ إِلَى فَرْدَانَ فَخَبَرَهُ**  
**فَقَالَ لَيْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَبَرَهُ وَأَنَا أَخْبَرْتُ فَقَالَ أَنَا إِنِّي أَسْمَعُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَدَّثَتْهُ الْفَضْلُ بْنُ**  
**الْثَّيِّبِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُزَيْمَةَ نَهَى كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ حُجَّاجٍ نَهَى كَمَا حَدَّثَ**  
 بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ حُجَّاجٍ نَهَى كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ عَدِ بْنِ عَوْنٍ نَهَى كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجَاءِ بْنِ جُوْدَةَ نَهَى كَمَا حَدَّثَ  
 بن عقیبہ سے کہ میں ایک روز صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوا اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا اس لئے میں ابوہریرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا فرمایا روزہ افطار کر لو اس کے بعد میں مروان بن الحکم کے پاس آیا اور  
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا تھا ان سے بیان کیا تو مروان بن الحکم نے عبدالرحمن بن الحارث کو حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیج کر مسئلہ دریافت کرایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
 فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناز فخر کے لئے نکلتے اور آپ کا سر غسل جنابت کے پانی سے ٹپکتا ہوتا اور پھر آپ روزہ رکھتے  
 چنانچہ عبدالرحمن بن الحارث نے مروان بن الحکم کو اس کی خبر کی تو انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جا کر  
 اس کی خبر کرو پھر جبہ ابوہریرہ کی خدمت میں آئی تو انہوں نے فرمایا کہ خود میں نے اس کے متعلق رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اھان فضل (بن عباس) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے جیسے اس طرح بیان  
 کیا ہے **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ تَسَاحَتْ يُذَيِّدُ هَرُوتَ قَالَ أَنَا مِّنْ حَوْنٍ فَكَلِمَاتٍ سَنَادَهُ مَحْمُودٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ هَكَذَا**  
**لِرَحَاءٍ مِّنْ حَدَّثِكَ عَنْ يَحْيَىٰ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَكَ كَيْفَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَةَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي**  
 ہم سے زید بن صہارون نے کہا خبر دی ہم کو ابن عون نے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی ابن عون  
 بیان کرتے ہیں کہ میں نے رجا بن حیوہ سے پوچھا کہ آپ یہ حدیث بروایت بجا کیسے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ خود یعلم نے ۔

### بیان المسئلة

قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَدْ هَبَّ ذَاهِبُونَ إِلَى مَا رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ حَدَّثِكَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْيَاسِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 لَهُ وَقَدْ رَوَى وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخَذْتُ فَقَالُوا يَحْسِلُ وَتَصُومُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَكَهْنُوا فِي ذَلِكَ إِلَى مَا رَوَى سَأَلَنِي  
 الْفَضْلُ الْكَافِلُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ مَامُ ابْنِ جَعْفَرٍ طَرَاوِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 زَيْنُ كَرِيكَ رَوَى هِيَ صِدْقُ ابْنِ هَرِيرَةَ كَيْفَ طَرَفَ كَيْفَ هِيَ جَوَادُونَ نَهَى فَضْلُ (بَن عَبَّاس) مِنْ رَوَايَتِ كِي وَرَبَاقِي اِبْلَ عِلْمُ نَهَى اُنْ  
 اخْتِلَافُ كَيْفَ هِيَ وَرَفَرَايَا هِيَ كَيْفَ وَشَخْصُ بِحَالَتِ جَنَابَتِ بِيْدَارِ بُوْ تَوْغُسْلُ كَرَكِ رَوَزِهِ رَكَمَلُهُ اُوْهَوْنَ نَهَى حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا











عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَرِيسْتَادَهُمْ مِثْلَهُ وَنَادَى كَرِيسْتَادَهُمْ مِثْلَهُ عَلَى هَذَا التَّحْوِيلِ تَرْجِمَةُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هَمَّ سَيِّدُ بُو كَرِ  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجرہ سر اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ القطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجرہ وہ روایت کرتے ہیں قنادہ سے پہر اون کی  
 اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور یہ زیادہ بیان کیا کہ پہر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث  
 کی خاطر اپنے فتویٰ سے رجوع کیا **قَالَ لَوْ اَنَّكَ تَوَاتَرَكْتَ اَلَا تَاَمُرُ مَا كُنَّا نَعْنِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ لَمْ يَخْزُ كَمَا  
 خَلَّتْ ذٰلِكَ اِلٰی عَیْہِہ فَكَانَ مِنْ حُجَّۃِ اَہْلِ الْمَقَالَةِ اَلَا اِنَّ عَلَیْہُمْ فِی ذٰلِكَ اَنْ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رَوٰہِ اَوَّلُہٗ سَلَمَہٗ رَمَدَ  
 عَائِشَۃُ بِرَأْسِہَا اَخْبَرَتْہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَاَخْبَرَا الْفَضْلُ فِی حَدِیْثِہٖ اَنَّیْ ہُوَ یُؤَہِدُہٗ عَنِ النَّبِیِّ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَا قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ یُحْوَلُّ اَنْ یُّکُوْنُ کَانَ حُكْمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فِی ذٰلِكَ قَدْ مَاتَ حُكْمُہٗ  
 عَائِشَۃُ رَمَدَہٗ وَاَوَّلُہٗ سَلَمَہٗ رَمَدَہٗ فِی حَدِیْثِہٖمَا وَکُوْنُ حُكْمُ سَائِرِ النَّاسِ عَلٰی مَا ذٰکُوْہُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یُحْوَلُّ  
 اَلْمُخْتَارَانِ عَلٰی مَتَصَادِفِہٖمَا عَلٰی اَلَا تَاَمُرُ مَا کَانَ الْحُجَّۃُ اِلَّا حَدِیْثُہٗ عَلَیْہُمْ اَنْ اَنَا کَرِیْسْتَادَهُمْ ہُوَ الَّذِیْ رَوٰہِ  
 حَدِیْثُ الْفَضْلِ وَقَدْ رَحِمَہٗ عَنِ فِیْہِہٗ اِلٰی قَوْلِ عَائِشَۃُ رَمَدَہٗ وَاَوَّلُہٗ سَلَمَہٗ رَمَدَہٗ وَعَلٰی ذٰلِكَ اَوَّلِیْ مَا حَادَثَہُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِیِّ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَہٰذَا الْحُجَّۃُ فِیْ ہٰذَا السَّابِ **وَجِئْتُ اُخْبِرُ اَنَّہٗ قَدْ وَحَدَ نَاعِدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ  
 وَسَلَّمْ مَا کَانَ عَلٰی اَنْ حُكْمُ النَّاسِ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا تَحْکِیْمُہٗ تَرْجِمَةُ سَبَقِ بَاقِی عَالَمِ فَرَمَاتِہٖ بِنِ کہ جب یہ آثار رسول مقبول  
 صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کئے گئے ہیں تو ہمیں جائز نہیں کہ ہم ان سے اختلاف کر بن تاہم قائلین قول اول کہتے  
 ہیں کہ وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ مخصوص ہیں اور وہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضل (بن عباس) سے اور انہوں نے نبی کریم صلے اللہ  
 علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ اپنی ماسوائے اور لوگوں کا حکم ہے والد دونوں حدیثیں متضاد ہو جائیں گی پس ضرور ہے کہ ان  
 دونوں کو مناسب معنی پر محمول کیا جائے تو اس کا جواب یا جائیگا کہ حدیث فضل (بن عباس) کے صرف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما راوی ہیں اور انہوں نے حدیث عائشہ صدیقہ اور حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سبب اپنے فتویٰ سے رجوع کیا  
 اور حدیث فضل سے ان کی حدیثوں کو اولیٰ و افضل جانا سو یہ ہماری نزدیک حجت ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث  
 رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے وہ دلالت رکھتی ہے کہ اس مسئلہ میں آپ کا اور تمام لوگوں کا حکم مساوی  
 تھا اور وہ یہ حدیث **یَرْحَلُ فَنَادٰ یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَا عَنْ حَدِیْثِہٖ فِیْ مُعْمَرٍ اَنَّہٗ تَصَارِیْیَ عَنْ اَبِیْ  
 یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ رَمَدَہٗ عَنْ عَائِشَۃَ رَمَدَہٗ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَنَّ رَحَلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ  
 ہُوَ وَاَقْبَلُ عَلَی السَّابِ وَاَنَا اَسْمَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبِیْ اُصْبَحُ حُبًّا وَاَقَارِیْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ  
 وَاَنَا اُصْبِحُ حُبًّا وَاَقَارِیْدُ الصَّوْمَ فَاغْتَسِلَ وَاَصُومُ فَقَالَ نَارَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّکَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ عَفَا اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
 ذَنْبِکَ وَمَا نَاَحَرَ مَغْضَبِہٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَحُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَعْلَمُکُمْ بِسَا  
 اَلْفِی تَرْجِمَةُ حَدِیْثِ بَيَانِ کِي هَمَّ سَيِّدُ بُو کَرِیْسْتَادَهُمْ مِثْلَهُ وَنَادَى کَرِیْسْتَادَهُمْ مِثْلَهُ عَلَى هَذَا التَّحْوِيلِ تَرْجِمَةُ حَدِيثِ بَيَانِ  
 بن مضر الانصاری سے وہ ابو یونس مولى عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ ایک شخص نے  
 رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور چونکہ آپ راوی پر ہی کھڑے ہوئے تھے اس نے میں ہی سن رہی تھی******

عرض کیا یا رسول اللہ بعض اوقات میں جنابت کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں اور میرا روزہ رکھنے کا ہوتا ہے تو کیا میں غسل کر کے روزہ رکھ لیا کروں فرمایا کہ میں ہی توص کہی جنابت کو ساتھ بیدار ہوتا ہوں اور روزہ رکھنے کا ارادہ ہوتا ہے تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو ہم لوگوں کے مثل نہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے لکھے پہلے گناہ معاف کر دے ہیں یہ سکر آپ غصہ ہو اور فرمایا کہ میں ابید کرتا ہوں کہ میں تم لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا اور تقویٰ طہارت کی تم سے گہرائی کرنے والا ہوں **فَلَمَّا كَانَ حَوَالِ الْمَيِّتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** **هَوَّاهُ مَا دَا عَنْ فِعْلِ نَفْسِهِ فِي ذَلِكَ كَلَّمَ بِلَاكَ أَنْ كَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ وَهَكَذَا عَزِيدَ سَوَاءَ فَهَكَذَا وَهَكَذَا الدَّادِ بِز** **تَصِيحٌ مَعَالِي الْأَنْبَارِ وَأَمَّا وَهَكَذَا مِنْ طَرِيقِ الطَّرِيقِ فِي ذَلِكَ فَإِنَّ قَدْ رَأَيْتُمْ أَنَّ هُمْ أَصْحَابُ آيَةٍ صَدَّقُوا لَوْ دَامَ تَهَانِ أَهْلُ** **أَنْ ذَلِكَ لَا يُحَرِّجُهُ عَنْ صَوْمِهِ فَإِنَّ دَنَا أَنْ نَنْظُرَ أَنْ هَلْ يَكُونُ ذَا حِلٍّ فِي الصَّوْمِ وَهَكَذَا أَنْ يَكُونُ حَكْمُ** **الْمُخْتَلَفِ إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ حِلٌّ فَهَلْ الصَّوْمُ إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ** **مِنْ أَيْ هَذَا وَالْقِيَاسُ إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ أَوْ طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ فَهَوَّاهُ سَوَاءَ الْأَنْبَارِ لَيْسَ بِحَاضِرٍ أَنْ تَكُونَ** **فِي الصَّوْمِ وَهِيَ حَاضِرٌ وَإِنَّمَا هُوَ حَدٌّ فِي الصَّوْمِ طَاهِرًا مَطْهُرًا عَلَيْهِمْ أَفِيصُ فِي ذَلِكَ الصَّوْمِ تَهَانِ بِلَاكَ خَارِجُهُ** **مِنْ الصَّوْمِ فَكَانَتْ الْأَشْيَاءُ الَّتِي تَمُومُ مِنَ الدَّخُولِ فِي الصَّوْمِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ انْطَلَقَتْ** **وَكَانَتْ مُخْتَلَفَةً إِذَا طُرِئَتْ عَلَى الصَّوْمِ يَنْتَاقُهُمْ كَيْفَ تَنْطَلِقُ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا دُرِئَتْ أَنْ يَكُونُ لَكَ إِذَا طُرِئَتْ** **عَلَيْهَا الصَّوْمُ لَمْ تَمُومُ مِنَ الدَّخُولِ بَيْنَهُ فَلَمَّا بِلَاكَ مَا قَدْ دَافَقَ مَا دُرِئَتْ أَيْ سَمِعَتْهُ مَوْعِظَتُهُ وَهَكَذَا أَقُولُ أَبْنَى** **أَنْ حَقِيقَةً وَأَنْ يُوَسِّفَ وَفَحِيقُ أَحِبُّهُمْ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ لَمْ يَجْعَلْ لَمْ يَجْعَلْ لَمْ يَجْعَلْ لَمْ يَجْعَلْ لَمْ يَجْعَلْ** سوال کا جواب اپنے فعل سے دیا تو اس میں ثابت ہوا کہ اس مسئلہ میں اپکا اور اپنی امت کا حکم ایک تھا یہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطور تصحیح معانی الآثار اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار دن کو سو جائے اور پہر جنابت احتلام کے ساتھ بیدار ہو تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اب یہ کہنا یہ ہے کہ بحکم نظر و قیاس ان دونوں صورتوں کا حکم واحد ہے یا الگ الگ ایک یہ کہ بحالت روزہ دار بیوینکے جنبی ہو جائے جیسا کہ مذکور ہوا اور ایک پہلے سے ہی جنبی ہو اور اسی جنابت کے ساتھ روزہ کی ہی نیت کرے تو کیا اس صورت میں ہی کوہہ بالا صورت کی طرح داخل فی الصوم ہو سکتا ہے یا نہیں تو اب ہم دون احوال پر نظر ڈالتے ہیں جو روزہ کی حالت میں حیض و نفاس وغیرہ کی قسم سے پیش آتے ہیں تو ہم دیکھتے کہ حالتہ کیلئے روزہ رکھنا جائز نہیں اور اگر روزہ بحالت طہارت رکھتا ہے اور روزہ رکھنے کے بعد عورت حالتہ ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا پس حیض و نفاس کا حکم تو اس مسئلہ میں دونوں صورتوں میں یکساں ہے کہ نہ بحالت حیض و نفاس روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ جبکہ روزہ تو طہارت میں رکھتا تھا مگر بعد کو حیض آگیا برخلاف جنابت کے کہ دوسری صورت میں تو روزہ با اتفاق جائز ہے اور پہلی صورت میں اختلاف ہے کہ پہلے سے ہی عیبی ہو اور روزہ رکھنے کا ہی ارادہ رکھتا ہو سو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ جب دوسری صورت میں روزہ جائز ہے تو پہلی صورت میں جائز ہونا چاہئے پس نظر و قیاس ہی وہی ثابت ہوا جو ائمہ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ و ائمہ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ثابت ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

[illegible]

نفلی روزہ رکھ کر افطار کرنے کے بیان میں

[illegible][illegible]



2

ہیں فرمایا تو کوئی حرج نہیں **حاصل شد** کہ قال تدان الحسن بن الربیع رحمہ اللہ وحدثنا روح بن العقیق قال ثنا یوسف بن عبدی  
قال ثنا اکوا لا حرج من یمن ان ابن ام ہریرۃ عن ابن ام ہریرۃ عن ابن ام ہریرۃ عن ابن ام ہریرۃ عن ابن ام ہریرۃ عن ابن ام ہریرۃ  
یمن بنی تریجہ حدیث بیان کی ہم سے منہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے اور حدیث بیان کی ہم سے روح بن العقیق  
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالحوصص نے وہ روایت کرتے ہیں سماک بن  
حرب سے وہ ابن ام صفی سے وہ ام صفی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے ان کی روایت میں  
اخیر کا فقرہ اس طرح ہے کہ کوئی حرج کی بات نہیں **فقد** حال فہم ما ندی منسوا و انوعوانہ والکوا لا حرج من ما ندی حماد بن  
سلمہ لان حماد اقال فی حدیثہ ان کان قصاص من شہرہ و مصان قصو می یوم ما مکالہ فان کان لکوا فان یثین

وَأَقْصَيْتَهُ ذَلِكُمْ سِتًّا وَلَا تَقْصِيهِ فَمَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ لَا يَحِبُّ الْقَصَاءَ عَلَيْهِمْ إِذَا كَانُوا تُطَوُّعًا وَقَالَ الْأَحَدُونَ فِي حَدِيثِهِمْ  
 اتَّقِصَّيْسَ سِتًّا مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ لَا قَالَ وَلَا يُضْرَكُ أَحْمَدُ لَيْسَ بِإِتْيَانٍ فِي فِطْرَتِكَ مِنْ هَذَا التَّطَوُّعِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا  
 نَكْفِي أَنْ يَكُونُوا وَلَيْكُمَا قَصَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ فَقِيلَ مَا خَلَّتْ حَدِيثُكَ بِمَا لَكَ هَذَا أَثَمَّ لَطَرْنَا أَهْلَ رِيَدَى عَنْ عِلِّيَّةٍ فَمَا يَكُونُ دَلَالَةً  
 عَلَى الشَّيْءِ مِنْ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ يَسْقِي بن الربيع البوعوانه اور ابوالاحوص کی روایت حماد بن سلمہ کی روایت کے برخلاف ہے کہ ان کے حماد بن  
 سلمہ نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر یہ روزہ قضا کی رمضان کا تھا تو ایک روزہ اس کے عوض رکھ لینا اور اگر پہلی روزہ  
 ہو تو چاہے قضا کرنا چاہے نہ کرنا پس اس کے معنی یہ ہو کر کہ نفلی روزہ کی قضا واجب نہیں اور دوسری راویوں نے اس قدر بیان کیا ہے  
 کہ آج سے فرمایا کہ کیا یہ روزہ قضا کی رمضان تو نہیں تھا کہا نہیں فرمایا تو پھر کوئی حرج کی بات نہیں یعنی اس روزہ کے افطار میں تم پر کوئی  
 گناہ نہیں اور اس میں اس امر کی نفی یہ کہ نام حلالی سریرا دوس کی قضا بھی واجب تھی پس اس اختلاف امتن کے سبب سے حدیث سماک مضطرب  
 ہوگی ہذا ہم نے دیکھا کہ اس کے ماسوا کوئی حدیث ہی اس باب میں روایت کی گئی ہے جو نفلی روزہ کی قضا ادا کرنے یا نہ کرنے پر دلالت کرتی



[illegible]



یہ حدیث ان پر پیش کی تو انہوں نے اس فقرہ کی مجھے اجازت دی **فقی** لہذا الحدیث سے ذکر موقوف القصائد میں حدیث عائشہ  
ماقد و اسے ذلک و لیس فی حدیث ارم ہائی تا مخالف ما قد ذکرنا ما قل احوال حدیث عمروہ و عمرہ عن علی کہ وہ ان کو کون  
موقوف علیہ من ہو و ذلک و افقہ حدیث متصل و ہو حدیث عائشہ بنی طلحہ قال قول بذلک من جہہ الحدیث  
اولی من القول بخلافہ **واما** النظر فی ذلک و انما قد رأینا اشياء تحت علی الحداد یا یحییٰ یوحنا یا ہلالہ انفسہم منہا  
الصلوۃ و الصلۃ و الصیام و الحج و العصرہ کان من اوقت امیدا من ذلک نفسہ فقال ید علی کذا و کذا و حث علیہ  
الوفاء بذلک و انما اساءہ بذل حل و بہا الحداد بیو عنہا علی انفسہم ید خویر من فیہا منہا الصلوۃ و الصیام و الحج و ما  
ذکرنا کان من حلال فی حجہ او عمرہ تہذیباً لہا و الحرج منہا لم یکن لہ ذلک و کان ید حولہا فی حلالہ من قال  
بنی علیہ علیہ فعلیکہ الوفاء بہا **فان** قال فانما معناه من الحد و منہا لا تہذیب لہ منہا الحد و منہا الا انہا و ہا و  
لیست الصلوۃ و الصیام لہ لذلک لا یما قد یطالین و یحد منہا الا کلام و الطعام و الشراب و الخمار **قيل** لہ ان  
الحجہ و العمرہ و ان کا ما کما ذکرنا و انما قد رأینا ک ترعما ان من ہامع فیہا فعلیکہ قصا و کما و القصاء کل حل و نہ  
تخل حرجہ منہا فقد جعلت علیہ الذخول فی قصائہما ان شاء و انی من اجل افسادہ لہما فہذا اللہ فی یقصیہ دل  
منہ ہما کان و حث علیہ ید حولہ منہ لا یا یحییٰ کان منہ قیل ذلک لہو کاسل لعلہ فی کدوم الحجۃ و العمرہ انما  
سین احرجہ منہا و یطالین الحد و منہا ہی ما ذکرنا من عدم یقصیہا و کولا ذلک کان لہ الحد و منہا کما کان  
لہ الحد من الصلوۃ و الصیام بسا ذکرنا من الاشیاء الی ثمرہ منہا اذ الما و حث علیہ قصا و کما لہ عنہ  
قادر علی ان لا ید حل یدہ فلما کان ذلک عنہ مطلق عنہ و حوثا لقصاء و کان فی ذلک کس علیہ قصاء حجۃ قد اوجہا  
یہ عمرہ و حل علی نفسہ بلسانہ کان ذلک انصافاً فی النظر من دخل فی صلوۃ او صیام و اوجہ ذلک علیہ عمرہ و حل علی  
نفسہ ید حولہ منہ ام عمرہ منہ فعلیکہ قصا و **ویقال** لہ انما اول رأینا العمرہ فاود حول رفضہا عند  
الذخول فیہا فی قولنا و قولک و بذلک ہاء السنۃ عن النبی صلی اللہ علیہ فی قولہ لعائشہ رحمہ عن عند العمرہ و اوجہ  
یا الحج و سئل کذلک یا سادہ فی موضوعہ من کتابنا لہ ان شاء اللہ تعالیٰ لکنی للذخول فی العمرہ اذ کان قادی علی  
رفضہا الحد و منہا ان یحد منہا فطہا کما لا یحب علیہ قصا و کما و کان من دخل فیہا یغیر فیہا منہ لہا قیل  
ذلک لیس لہ الحد و منہا قیل مما و ہا الا من علیہا حرج و منہا و انطہا بعد راد و یغیر عذر فعلیکہ قصا و کما و الصلوۃ  
و الصوم انصافاً فی النظر لذلک لیس من دخل فیہما الحد و منہا و ابطا لہما الا من علیہا حرج و منہا قیل انما و ابطا  
یغیر عذر فعلیکہ قصا و کما **فہذا** اھو النظر فی ہذا الباب و ہو قول انی حقیقہ نہ و انی یوسف نہ و فحل و **وقال**  
لوی و مثل ذلک انما عن غیر واحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
التعالیٰ عنہا کی اس حدیث میں وجوب قضا کا ذکر ہے اور یہ حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ کی اگلی دو دنوں حدیثوں کے موافق ہے  
اور حدیث شام صانی جیسا کہ ہم نے بیان کیا اس کے خلاف پر دلالت نہیں رکھتی اور حدیث عروہ و حدیث عمرہ زیادہ سے زیادہ یہ کہ  
موقوف ہیں لیکن جب حدیث متصل ان کے موافق ہو گئی اور حدیث عائشہ بنت طلحہ تو جو کچھ ان تینوں حدیثوں سے ثابت  
ہے اسی کو اختیار کرنا اولیٰ و اقدم ہے نہ کہ برخلاف ان کے عمل کرنا اب ہا اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس کے سو ہم جمیع عبادات  
میں دیکھتے ہیں کہ یہ عبادتیں اپنے اوپر واجب کر لینے سے واجب ہو جاتی ہیں انہیں میں سے ہا روزہ زکوٰۃ و حج و عمرہ ہی ہے ان









## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو حَافِرٍ وَكَهْت قَوْمًا إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا مَرِيئًا أَوْ لَعِيْدًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحَرِّمْ وَاحْتِجَاجِي فِي ذَلِكَ لِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ  
**خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَدُونَ فَقَالُوا أَكُلَّ سَفَرٍ هُوَ ذُو الْبَرِّئِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِكَ مَحَرِّمْ وَكُلَّ سَفَرٍ كَلَوْنٌ يَرِيدُ أَصَابَةً**  
 وَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ مَحَرِّمْ تَرْجَمَهُ إمام ابو جعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسید طرف گیا ہے کہ عورت کیلئے جائز نہیں  
 کہ بغير ذی محرم کے نزدیک ورکین کا ہی سفر کرے اور احتیاج انہیں اس کیلئے وافی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا اور فرمایا  
 ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ بارہ میل سے کم کا سفر بغیر ذی محرم کے کرے اور بارہ میل یا اس سے زیادہ کا سفر ہو تو بغیر ذی محرم کے جائز  
 نہیں **وَاحْتِجَاجِي فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ هُوَ الضَّرِيْعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سَمِعْتُ جُبَّارَ بْنَ**  
**صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بِرَيْدٍ إِلَّا**  
**مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِي رَحِمٍ مَحَرِّمْ تَرْجَمَهُ** انہوں نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے ابو عمر الضریع نے وہ روایت کرتے ہیں حماد بن سلمہ سے کہا خبر دی ہیکو ہیل بن ابی صالح نے وہ روایت کرتے  
 ہیں سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی  
 عورت بارہ میل کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا ذی محرم کے ساتھ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ عَلَى سَنَدٍ قَالَ**  
**تَنَاوَلْنَاهُ الْعَدْرِ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَكْرُمٍ سَادَةٍ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے معمر بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن المختار نے وہ روایت کرتے ہیں ہیل سے پہرہ ان کی اسناد  
 سے حدیث سابق کے بیان کی **قَالُوا فَتَقِيَّتُ الْيَتَامَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِّئِ مَا يَكُنْ عَلَى أَنْ مَا ذُوْنَهُ يَحْتَلِ وَه**  
**خَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا كَانَ سَفَرُ هُوَ ذُو الْبَرِّئِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِكَ مَحَرِّمْ وَكُلَّ سَفَرٍ كَلَوْنٌ يَرِيدُ أَصَابَةً**  
 فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ مَحَرِّمْ تَرْجَمَهُ باقی اہل علم فرماتے ہیں کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تعین فرمائی کہ بارہ میل  
 کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز نہیں تو یہ دلائل کہتا کہ بارہ میل سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز  
 ہے اور باقی اہل علم نے ان سے ہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دن کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور  
 ایک دن یا ایک دن سے زائد کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہیں **وَاحْتِجَاجِي فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ**  
**قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بِرَيْدٍ إِلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِي رَحِمٍ مَحَرِّمْ تَرْجَمَهُ** انہوں نے احتجاج اس حدیث  
 سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو امیت نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان بن عبد الرحمن  
 نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سعید سے وہ اپنے والد سے انہوں نے سنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلئے جائز نہیں کہ ایک دن یا ایک دن سے زیادہ کا سفر کرے مگر یہ کہ دوسرے  
 کا ذی محرم اوس کے ساتھ ہو **حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قُرَيْبٍ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ**  
**أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ عِذَا كَانَ لَمْ يَقُلْ مِثْلَهُ قَالَ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن  
 مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں مقبری سے  
 وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ انہوں نے ایک دن سے زیادہ کا سفر نہیں کہا

**حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَتَانِي وَهَبُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ كَذَا بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي**  
 ہم سے یونس نے کہا خبر دی بہکوا بن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں سعید المقبری سے پہراون  
 کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ قَالَ سَمِعْتُ يَرْبُودَ بْنَ هُرْدُونَ قَالَ أَتَانِي أَبِي**  
 دثیب ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن أبي ذئب عن الملقم بن عبد الله عن أبيه عن أبي هريرة  
 عن النبي صلى الله عليه وسلم ومثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی میں نے یزید بن حارون سے کہا  
 خبر دی بہکوا بن ابی ذئب نے سماع حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں مقبری سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قَالُوا أَفَبِي تَوَقَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ذَلِيلًا عَلَى أَنْ مَا هُوَ أَقْلُ مِنْهُ**  
 بحدار وہ **وَأَخَالِفُهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَدُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَفِيرٍ هُوَ دُونَ النَّبِيِّ كَلِمَاتٍ فَلَمَّا أَنْ تَسَاءَلُوا بِهِ عَمَّا يَحْكُمُ تَرْجُمَهُ**  
 حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کی تین بیان فرمائی تو اس سے معلوم ہوا کہ ایک دن سے کم کا سفر  
 عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے اون سے یہی اختلاف کیا ہے کہ دوراتون سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی  
 محرم کے جائز ہے اور دوراتون یا دوراتون سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہیں **وَاجْتَوَا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ**  
 قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن قدامة بن مولى راية عن أبي سعيد الخدري قال سمعت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تسافر المرأة مسيرة ليلتين إلا مع زوجها أو ذي فحم ترجمہ انہوں نے احتجاء  
 اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمر سے وہ قزہ مولى زیاد سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنی میں  
 نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ دوراتون کا سفر بغیر ذی محرم کے کرے۔  
**حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَتَانَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ مَدَّ كَرِيَّا سَنَادَهُ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ**  
 کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے وہ روایت  
 کرتے ہیں عبد الملک پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قَالُوا أَفَبِي تَوَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 سَلَّمَ فِي ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ كَرِيلًا عَلَى أَنْ تَحْكُمَ مَا هُوَ دُونَ هَذَا بِحُكْمِهِمْ **وَأَخَالِفُهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَدُونَ فَقَالُوا**  
 كُلُّ سَفِيرٍ يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَسَافِرَ إِلَّا مَعَ قَهْرٍ وَكُلُّ سَفِيرٍ يَكُونُ دُونَ ذَلِكَ فَلَهَا أَنْ تَسَافِرَ بِعَمَلٍ  
 مُحَمَّدٍ تَرْجُمَهُ پس وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوراتون کی تعیین فرمائی تو یہ دلیل ہے اس امر  
 کی کہ دوراتون سے کم کا سفر عورت کے لئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے ان سے یہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے  
 کہ تین دن یا تین سے زیادہ کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز نہیں اور تین دن سے کم کا سفر جائز ہے **وَاجْتَوَا فِي ذَلِكَ**  
 بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَوْدَقِ قَالَ ثَنَا مَسْعُودٌ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ لَا تَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَسَافِرَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مُحَمَّدٍ تَرْجُمَهُ انہوں نے احتجاء اس حدیث سے کیا ہے  
 جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر نے وہ روایت کرتے  
 ہیں عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت





اباحۃ السفر دون الثلث لهما بحر محرم وكلاهما اذا كانا في كورة الثلث معنى ونهى لهما مطلقا ولم يتكلم بكلام متوهم  
 فضلا ولكنه ذكر الثلث ليعلم ان ما دونهما يحل لهما وهكذا التحكيم يتكلم ما يدل على عكسه ليعينه عن ذلك فأيكل  
 كلامه ذلك عليه ولا يتكلم بكلام الذي لا يدل على غيره وهو يقدر ان يتكلم بكلام يدل على غيره وهذا انفصل  
 من الله عما دخل لبيبه صلى الله عليه وسلم بذلك اذا كانا حواصة الكلام الذي ليس في طبع عكسه القوة عليه ثم  
 رجعتا الى كتابه فذكر الثلث وتبذلك كورة اياها اباحۃ ما هو دونهما ثم ما روى عنه في منعها من السفر دون  
 الثلث من اليوم واليومين والنويدين فكل واحد من تلك الآثار ومن الآثار المروية في الثلث متى كان تعدد الذي حاله  
 يتكلم ان كان النهي عن سفر اليوم بلا محرم بعد النهي عن سفر الثلث بلا محرم فهو ناسخ له وان كان حلالا لثالث هو المتأخر  
 عنه فهو ناسخ له فقد ثبت ان أحد المعاني التي دون الثلث ناسخة للثالث ناسخة لهما فكلما قيل حلالا لثالث هو  
 أحد وجهين اما ان تكون هو المتفقد ثم او تكون هو المتأخر وان كان هو المتفقد ثم فقد اناحر السفر اقل من ثلث بلا محرم  
 ثم جاء بعد ذلك النهي عن سفر ما هو دون الثلث بغير محرم محرم ما حرم الحديث الاول وذاذ عليه حرمة اخرى و  
 هو ما بيده دين الثلث فوحت استعمال الثلث على ما اخصه الا ان المذکور فيه وان كان هو المتأخر وكونه المتفقد ثم  
 فهو ناسخ لما تفقد منه والذي تفقد منه عنودا وحيا لعمل به فحدثت السكت واجتاحت استعماله على الحال كليهما وما حاله فقد  
 يجب استعماله ان كان هو المتأخر ولا يجب ان كان هو المتفقد ثم والذي قد وجب علينا استعماله والا حلال به في تلك النوبة  
 اولى وما قد يجب استعماله في حال وتلك في حال وفي ثبوت ما ذكرنا دليل على ان المرأة ليس لهما ان تحرم اذا كان بينهما  
 ذليلان الحجة مسيرة ثلاثة ايام الا مع محرم واذا عذب المحرم وكان بينهما ذليلان مملكة المسافة التي ذكرنا في عكس واجبة  
 السبيل الذي يجب عليها ان يحرم بحوره **وقل** قال قوم لا تأس يا نساء امراة بغير محرم ثم جبهه جناحها امام ابو حنيفة  
 امام ابو يوسف ورام محمد رحمهم الله تعالى اس قول كيطرف كنهين كيونك به تمام آثارا من امرين متفقين كنهين كنهين كنهين  
 دن ياتين دن سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہیں ہے اور تین دن سے کم میں اختلاف کیا گیا ہے کہ تین دن سے کم  
 کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے یا نہیں پس ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ یہ اختلاف کہاں تک صحیح ہے تو  
 ہم دیکھتے ہیں کہ تین دن یا تین دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت تو ان آثار سے باتفاق ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ تین دن کی  
 تعین خود دلالت رکھتی ہے کہ تین دن سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے والا تین دن کے ذکر کی کوئی وجہ  
 نہیں بلکہ بلا تعین کے آپ عورتوں کو بغیر ذی محرم کے سفر کرنے سے منع فرماتے ہیں جب آپ تین دن کا ذکر کیا تو معلوم ہوا  
 کہ تین دن سے کم کا حکم اس کے برخلاف ہے اور یہ آپ کی کلام کی خوبی ہے کہ وہ اپنے خاص معنی پر ہی دلالت رکھتا ہے اور  
 اس معنی پر ہی جو ضمتا اس سے سمجھے جاتے ہیں اور ضمتا سمجھے جائیکے سبب تصریح کی ضرورت باقی نہیں رہی ہی اہل فہم کا  
 دطیرہ ہے کہ جب ایک بات دلالت سمجھی گئی تو وہ اس کی تصریح نہیں کیا کرتے اور بالخصوص یہ امر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خصوصیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو جمل الکام عطا کئے ہیں جنکے حصول پر دوسروں کی طبیعتیں قدرت نہیں پاسکتیں غیر  
 یہ چند کلمات توجہ معترضہ تو اب ہم پہلے اپنے مقصد کی طرف عود کرتے ہیں کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تین  
 دن کا ذکر کیا تو تین دن سے کم کی سفر کی اباحت ثابت ہو گئی اب ہیں وہ روایتیں جن میں تین دن دو دن اور دو فرسخ (بارہ میل)  
 سے کم کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ان تینوں قسم کے آثار میں سے جو مقدم ہوگا وہ منسوخ ہے اور جو تاخر







[illegible]







بن سَعْدٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ هُوَ ابْنُ عِيَّاتٍ عَنِ الْمُجَّاحِ عَنْ كُطَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْمُحَقَّةِ وَلَا أَهْلَ الْمَنِيِّ يَلْمُونَ وَلَا أَهْلَ الْعِدَاقِ ذَاتِ عِمْرٍ تَرْجِمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَم سے فہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص غیاث سے وہ روایت کرتے ہیں حجاج سے وہ عطاس سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذی الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل یمن کے لئے یلم اور اہل عراق کیلئے ذات عرق بیقات مقرر کیا **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ** وَ**عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ** قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَقَ مَوْلَى سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ لَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْمُحَقَّةِ وَلَا أَهْلَ الْمَنِيِّ يَلْمُونَ وَلَا أَهْلَ الْعِدَاقِ ذَاتِ عِمْرٍ تَرْجِمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي ہم بکھینے بن عثمان اور علی بن عبد الرحمن نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے کہا حدیث بیان کی جیسے ہلال بن نبیس نے کہا خبر می مجیکا و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذی الحلیفہ اہل شام کیلئے جحفہ اہل یمن کے لئے ذات عرق اور اہل مدائن کے لئے عقیق بیقات مقرر کیا۔ (عقیق ذات عرق کے قریب ایک مقام کا نام ہے) **قَالَ** ثَنَا **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** يَهْدِيهِ إِلَّا أَنْتَارِ مِنْ ذُنُوبِ أَهْلِ الْعِدَاقِ كَمَا تَنْتَدِي مِنْ ذَنْبٍ مَنْ سَوَاهُمْ إِلَّا أَنْتَارِ الْبَقِيَّةَ تَرْجِمُهُ س بن آثار سے ثابت ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق بیقات مقرر کیا

جسطرح ۱۰ شہ والون کیلے دیگر موافقت مقرر فرمائی بجز اس کے کہ پہلی فصل کے آثار میں اس کا ذکر نہیں دھن ۱  
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوْفِيقِهِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي  
قَبْلَ هَذَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ بَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَدَاوُدُ  
قَالَ فِي أَيُّمُومٍ مِنْ حَبِيبٍ قَالَ نَبَاؤُكُمْ قَالَ نَبَاؤُكُمْ عَنْ بَرَقَاتٍ عَنْ مَيْمُونٍ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ دَاخِلَ أَهْلِ الشَّامِ الْحَمَّةَ وَالْأَهْلِيَّةِ الْمَكْمَرَةَ وَالْمَدِينَةَ لَطَائِفُ  
كُرُوجٍ قَالَ أَبُو عُمَرَ وَكَانَ النَّاسُ لَا أَهْلَ الْمُسْتَرِاقِ ذَاتَ عَشْرِ تَرَجُمَةٍ مَسْمُومَةٍ اس کے اس باب کی پہلی حدیث عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے جس میں اہل عراق کی یہاں کا ذکر نہیں باوجود اس کے رسول مقبول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل عراق کی میقات کے متعلق آپ سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن  
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰ بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث بیان کی





نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس ح اور حدیث یا اس کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاشی  
نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عثمان نے بتون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زبیر  
بن معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرق قفیزو ہم ادا کرنے سے روکے گا شام بدینا راد کرنے سے اور عصر اڑو ب دینا روکے  
گا اور تم لوگوں جس طرح تم نے تمہارے کیا تین دفعہ فرمایا سواں پر ابو ہریرہ کا گوشت و پوست و روس کا خون نہ پادے  
دوسرے راوی اس حدیث کو کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان کرتے ہیں **فَہَذَا** اَرْسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَہُوَ الَّذِیْ  
مَآسَیْفُ عَاکِلِ الْاَعْرَابِ مِمَّ مَعَ الزَّكَاةِ قَدْ اَنَّ لَکُمْ عِرَاقٌ وَکَکُمْ مِّنْ ذٰلِکَ فِیْ اَهْلِ الشَّامِ وَاهْلِ مِصْرَ مِمَّا  
اَنْ یَّکُوْرَ الشَّامَ وَمِصْرَ لِمَا اَمْسَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ کُوبِہِمَا مِنْ عَدِیْہِمْ فَکَذٰلِکَ مَا دَرَاہُ مِنَ التَّوْقِیْدِ لََا اَهْلَ الْاَعْرَابِ مَعَ  
کَکُمْ اَلتَّوْقِیْدُ لََا یُعِیْرُہِمَا لََا کُورٌ یَّہْوٰہُمَا اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہُ سَکُوْنٌ مِنْ عَدِیْہِمْ وَہَکَیْہِ اَلْمَا یُکَلِّمُکُمْ مِنْ بَیْنِ  
ہَہْدِہِ اَلْمَوَاقِیْفِ اَللّٰہِ وَہَکَیْہِ اَلْاَهْلَ الْاَعْرَابِ وَلَٰی کَکُمْ فَاَمَّہُمْ قَوْلُ اَبِی یُوْسُفَ وَفَہَکَیْہِ جَمْعُہُمَا لََا  
ترجمہ پس اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شام و عراق فتح ہونے سے پہلے ہی سے خبر دی تھی کہ  
یہ لوگ ادا کے زکوٰۃ یا داسے جزئیہ وغیرہ سے انکار کریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی معلوم کر دیا تھا پس  
اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو توقیت اہل عراق کے متعلق معلوم کر دیا تھا لہذا جب آپ نے دوسرے شہر والوں کے  
مواقیف مقرر فرمائے تو اہل عراق کا میقات بھی مقرر فرمایا یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ الْاَهْلَالِ مِنْ اَیْنٍ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ

(ذی الحلیفہ پہنچ کر احرام کہاں سے باندھنا چاہئے۔)

حَدَّثَنَا اَبُو مُرْوَدٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ  
وَسَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ  
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ ابی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں ناز پڑھی پہر آپ  
وہ ابو حسان سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں ناز پڑھی پہر آپ  
کی سواری لائی گئی اور آپ دس پر سوار ہوئے ہر جب آپ کی سواری بیدار میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا **حَدَّثَنَا**  
**رَبِیعُ الْمُؤَدِّیْنَ** قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ  
اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی حَجَّہِ الْوَدَاعِ کَرِکَ نَافِلَہُ الْقُسُوءِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہِ عَمَّا لَیْلَہِ اَوَّ اَہْلَ تَرْجَمَہُ حَدِیْثُ بَیْہِ  
کی ہم سے ربیع المؤدین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسماعیل نے  
کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصوار تھا سوار ہوئے جب آپ کی سواری بیدار میں پہنچی تو آپ نے احرام  
باندھا **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْمُونٍ** قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ  
اَبِیْ اَبَاہُ اَنَّہُ سَمِعَ اَبَاہُ یَحْذَرُ عَنْ اَهْلَالِ رَدْرَہِ اَللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی ذِی الْحَلِیْفَہِ

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ احرام باندھنا چاہئے کہ جہاں پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے۔  
ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ احرام باندھنا چاہئے کہ جہاں پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے۔  
امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے کہ احرام باندھنا چاہئے کہ جہاں پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے۔  
ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ احرام باندھنا چاہئے کہ جہاں پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے۔  
ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ احرام باندھنا چاہئے کہ جہاں پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے۔  
امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے کہ احرام باندھنا چاہئے کہ جہاں پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے۔



کہ قبائل عرب ایک دوسرے سے مخالف رہتے تھے اور اس لئے بوجہ خوف کے کتبہ ہو کر روانہ ہوتے تھے یہی طریقہ لوگوں کے درمیان  
جاسی ہو گیا **حَدَّثَنَا رَسِيخُ الْمُؤَدِّنِ قَالَ تَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَمَةِ**

**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَكَّ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ وَهْمُهُ وَرَبِيعَةُ بِمَا كُنْتُ نَعُظُهُمَا بَعْضًا تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِي**  
**الْمُؤَدِّنِ نَعَى كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَعَى كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِي ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ وَه رَوَيْتُ كَرْتِ**  
**بَيْنَ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَمَةِ سَعِي وَه ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعِي مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَعِي بَجَرِ اس كَعِي كَانِ كِي**

روایت میں ہے کہ بنی تمیم اور ربیعہ ایک دوسرے سے مخالف رہتے تھے **حَدَّثَنَا رَسِيخُ الْمُؤَدِّنِ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَمَةِ**  
**سَعِي عَنْ عَنَّا وَهْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعِي مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَعِي بَجَرِ اس كَعِي كَانِ كِي**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِي ابْنِ أَبِي ذَهَبٍ وَه رَوَيْتُ كَرْتِ**

سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تحصیب  
سنن حج سے نہیں ہے بلکہ وہ ایک منزل ہے جہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے **قُلْنَا كَانِ رَسُولُ اللَّهِ**

**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَضَرَ وَلَمْ يَكُنْ ذَاكَ التَّحْصِيبُ لَا كَلَهُ سَعِي كَلَهُ لَكِ يَكُونُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ مَجْلِسِ صَارَ**  
**عَلَى السَّيِّدِ إِذْ لَا يَكُنْ ذَاكَ سَعِي وَقُلْ أَكَلَهُ قَوْمُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ مَجْلِسِ السَّيِّدِ إِذْ لَا يَكُونُ**

ما آخذ لا من عند المسجدين ذاك عن ابني حمزة تَرْجُمُهُ حَجَرِ رَسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیب کی مگر  
نہ اس لئے کہ وہ سنن حج سے تھی پس اس طرح جائز ہے کہ آپ نے بیدار سے احرام باندھا مگر نہ اس لئے کہ وہ سنن احرام سے

تھا بلکہ امر اتفاقی تھا اور ایک گروہ نے تو اس سے انکار کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار سے احرام  
نہیں باندھا بلکہ مسجد الحرام سے باندھا تھا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے اس پر انکار کی

وجہ آخر باب میں آگے مذکور ہے **حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَعْيَانَ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَدَانَتْ عَلَى مَالِكِ**  
**عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ نَبِيُّكُمْ لَكُمْ هَلْ هِيَ الْبَيْتُ تَكُونُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

فَنَهَاهَا مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحِجَّةِ تَرْجُمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ  
کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ مسلم نے کہا پھر ہی میں نے مالک سے وہ روایت کر لی کہ موسیٰ

بن عقبہ سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر جوٹ بائتمتی  
ہو کہ آپ نے احرام بیدار سے باندھا تھا حالانکہ آپ نے احرام مسجد سے باندھا تھا یعنی مسجد ذی الحجۃ سے -

**حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَعْيَانَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَمَةِ سَعِي وَه ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعِي مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَعِي بَجَرِ اس كَعِي كَانِ كِي**  
یونسؑ کہا خبر دی کہ وہ بنی تمیم اور ربیعہ ایک دوسرے سے مخالف رہتے تھے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے یہ راوی کی اسناد سے مثل

حدیث سابق کے ذکر کی **حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَعْيَانَ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَمَةِ سَعِي وَه ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعِي مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَعِي بَجَرِ اس كَعِي كَانِ كِي**  
یونسؑ مذکور ہے کہ وہ بنی تمیم اور ربیعہ ایک دوسرے سے مخالف رہتے تھے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے یہ راوی کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی -

کی ہم سے دہیب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے یہ راوی کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی -  
**قَالُوا وَإِنَّمَا كَانَ ذَاكَ لَعْنُ مَا كُنْتَ تَأْتِيهِ وَذَكَرُوا فِي ذَاكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَدَانَتْ عَلَى مَالِكِ**

**نَبِيُّكُمْ هَلْ هِيَ الْبَيْتُ تَكُونُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
نہ انرا اہمیت قال تَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَمَةِ سَعِي وَه ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعِي مَثَلِ حَدِيثِ سَابِقِ كَعِي بَجَرِ اس كَعِي كَانِ كِي







مجموعہ حبیب بن ابی ثابت نے انہوں نے سنی حسن بن محمد بن علی سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں جگہ احرام باندھا یعنی تلخیصہ کہاؤی الخلیفہ میں پہر جب آپ کی سواری کھڑی ہوئی اور جب بیدار میں آپ پونچے۔

بَابُ الثَّلَاثَةِ كَيْفَ هِيَ

تلبیہ کہنے کے بیان میں

[illegible]

الفتمیں تلمیذ کے معتمدات کے لیے کوئی شخص یا گھر تو تو لائے جواب اور اس حلقہ کے مساکین میں حج اور ان کے اطعمے پر سب سے سہارا ہے جو اس ماسک کی پہلی عدویہ میں مذکور ہیں کئی فی جمعہ انجاء اور شہرہ یا شہرہ







کہ ایک شخص بمقام جعرا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس کے جسم پر صوف کا جبتہ تھا اور داڑھی زرد تھی فرمایا یہ جبتہ جو پہنتے ہو اور تار دو اور داڑھی دہوڈ الو باقی جو کچھ حج میں کر نیوالے ہو عمرہ میں کرو **فَلَنْ هَبَ قَوْمٌ لِّی** **هَذَا** **اَلْحَدِیْثُ** **فَلَوْ هُوَ اِلَیَّ** **اَلطَّیْبُ** **عِنْدَ الْاَحْدَامِ** **وَقَالُوا مَا رَوٰی عَنْ عُمَرَ** **بِیْنِ الْخَطِّ ابْنِ عَمَّانَ** **بِیْنِ عَمَّانَ** ترجمہ پس ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اور کہا ہے کہ احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور اس حدیث سے جو عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ قُزُوقٍ قَالَ كُنَّا الْمُحْصِيَّةَ مِنْ نَاصِحَةٍ قَالَتْ نَتَا وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ  
عَنْ أَبِي نَوْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى طَيْبٌ وَهُوَ مِنْ يَحْيَى حَكِيمٌ قَالَ قَالَ مَنْ هَذِهِ الرَّجُلُ  
الطَّيِّبُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هُوَ قَالَ عُمَرُ مِنْكَ لَعِمْرِي يَا نَصْرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَحْجُلْ عَلَى بَأْسِ الْمُؤْمِنِينَ  
إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَ عُمَرُ رَوَاهُ أَبَا أَسْمَتٍ عَنْكَ لَتَرْجِعَنَّ إِلَيْهَا فَخَسَلَتْ عَنْهَا فَوَجَعَ  
إِلَيْهَا فَخَسَلَتْ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالطَّرِيقِ تَرْجُمَةً حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ نَصْرِ بْنِ قُزُوقٍ تَنْبِيْهُ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هَمَّ

خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی الحلیفہ میں خوشبو معلوم ہوئی پوچھا کس کے پاس سے خوشبو آ رہی ہے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس سے آپ نے کہا تمہاری پاس سے واللہ تمہاری پاس سے عرض کیا امیر المؤمنین جلدی نکلیجئے میرے جسم پر اُم جیب نے خوشبو لگا دی ہے اور قسم دلاؤسی ہے کہ میں اوسے دھونڈا لون فرمایا میں ہی تھیں قسم دلاتا ہوں کہ اون کے پاس جا کر لاؤ نہیں سے کہ ہو کر آؤ چنانچہ اون کے پاس گئے

اور انہیں سے خوشبودہ لاکر واپس آئے۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يُوْسُفَ**  
**قَالَ كُنَّا بِأَسْطَاذِهِ مِثْلَهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِي مُحَمَّدُ بْنُ خَزِيمَةَ نَعَى كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ هَمَّ سَعِي جَعْفَرُ بْنُ كَمَا حَدَّثَنَا**  
**بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِي حَمَادُ بْنُ وَهَبٍ رَوَيْتُ كَرْتِي هَمَّ يُوْسُفَ سَعِي هَمَّ رَوَيْتُ كِي اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔**

حَلَّ ثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا أَنُورُ وَهَبِيَّانَ مَا لَكَ حَقٌّ تَهْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَشْلَمَ عَنْ عُمَرَ وَهَبٍ عَنْ ثَمَرَةَ عَنْ جَرْمٍ عَنْ حَدِيثِ بَيَانٍ  
 كِي هَمَّ سِي يُونُسُ لِي كَمَا خَبَرَنِي هَمَّوَابْنُ وَهَبُ لِي اؤن سِي حَدِيثِ بَيَانِ كِي مَالِكُ لِي وَه رَوَايَتُ كَرْتِي هِن نَافِعُ سِي  
 وَه اؤسَلَمُ سِي وَه حَضَرَتُ عَمْرُ رَضِيَ اَللّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِي مِثْلُ حَدِيثِ سَابِقُ كِي حَلَّ ثَنَا رِبِيعُ اَلْمَوْزَنُ قَالَ نَنَا شَعْبَةُ عَنْ  
 اَللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اَللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَشْلَمَ عَنْ عُمَرَ وَهَبٍ عَنْ ثَمَرَةَ عَنْ جَرْمٍ عَنْ حَدِيثِ بَيَانٍ كِي هَمَّ سِي رِبِيعُ اَلْمَوْزَنُ لِي كَمَا حَلَّ  
 بَيَانُ كِي هَمَّ سِي شُعَيْبُ بِنُ اَللَّيْثُ لِي كَمَا حَدِيثِ بَيَانُ كِي هَمَّ سِي لَيْثُ لِي وَه رَوَايَتُ كَرْتِي هِن نَافِعُ سِي وَه اؤسَلَمُ سِي

وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے حاکم ثمالی نے فرموا کہ قال ثمالی ثنا  
شعبہ عن سعد بن ابیہم عن ابنہ قال کنت مع عثمان بن عفان فحدثنا عن رجل من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد  
دکھتہ رأیہ فاحسبہ فاحسبہ بالظن ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مزیق نے کہا حدیث بیان کی ہم

وہی ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے کہتے ہیں ذی الحلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ احرام باندھتے ہوئے سر میں تیل ڈال رہا ہے تو آپ نے اسے حکم کیا کہ مٹی سے سر دھو ڈالے **وَسَخَّالْفَهْمُ فِي ذَلِكَ اَحَدُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِاللَّطْفَةِ**



**حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَالِ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْهُ عَنْ مَطَرِ بْنِ الْوَرَّاقِ**  
**عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى تَرْجُمَةً لَيْسَ بِمُحَمَّدٍ وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**فَأَمَرَهُ أَنْ يَكُونُوا لَهَا حُكْمًا وَكَانَتْ حُكُومًا لَهُ وَيَضَعُ فِي مِخْرَجِهِ مَا يَضَعُ فِي تَحْتِهِ ثُمَّ جَاءَهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ**  
**بِهِ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُهَالِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**أَبُو عَرُوبَةَ وَهِيَ رَوَايَتُ كَرْتِ هَبْنِ طَرِ الْوَرَّاقِ سَعِيدُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**شَخْصٌ كَوْنُهُ كَا حَرَامِ الْمَرْبِ وَكَانَ رَأْسُ كَيْسَمِ يَرْجِيهِ تَبَا أَوْ خَلُوفِ كِي قَسَمٍ سَعِيدُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**وَالْأَلِ أَوْ خُشْبُو دَهْوِ الْبَاقِي جَوَ كَيْسَمِ حَجَّ مِينَ كِيَا أَوْ مَرْبِ كَرْتَارِ هَبْنِ طَرِ الْوَرَّاقِ سَعِيدُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**الْمَلِكُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي مَرْثَا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُهَالِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**كِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**سَابِقُ كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُهَالِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُهَالِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُهَالِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**حَدِيثُ سَابِقُ كِي هَمَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُهَالِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**  
**عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُثَنَّى**  
**بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي وَكَانَتْ تَحْمِلُ حُكُومِي**

۱۰







at

OFF

OFF

میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران ملنے سے منع فرمایا اور اسی زعفرانی خوشبو سے وہوڈ لٹے کے لئے حدیث یعلیٰ بن امیہ میں اس شخص کو حکم کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ مردوں کی خوشبو نہیں تھی نہ اس لئے کہ احرام

24

بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد اور عطاس  
التائب نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ**  
**بْنُ نَصْرِ قَالَ كَمَا الْقُرْآنُ قَالَ كَمَا قَالَ كُنَّا مَعَهُ عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
بیان کی ہم سے مالک بن مغول نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا خبر دی  
مکوار اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو دلا گیا کرتی تھیں جو خوشبو بہت عمدہ ہوتی تھیں یہاں پر آپ کی  
خوشبو کی چمک اپنے سر اور آپ کی دائرہ میں اس وقت دیکھتی تھی **حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید عبد الرحمن بن ابی العمر نے کہا خبر دی ہکمو یقوب بن عبد الرحمن الزہری نے  
وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غالیہ ملا کرتی تھی (ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو  
مشک و عنبر اور عود سے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے) **حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُرْدَوَيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَهُ عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
بیان کی ہم سے نصر بن مروان نے  
کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہ بیٹے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ  
سے وہ اپنے بہائی عثمان بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا خود  
میں احرام نامہ وقت جو بہت عمدہ خوشبو پاتی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لگایا کرتی تھی **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ**  
**مَعْبُدٍ قَالَ كُنَّا مَعَهُ عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی  
چشمہ قاسم نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے  
احرام باندھنے سے پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ كُنَّا مَعَهُ عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ**  
**عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ**  
بیان کی ہم سے قاسم نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے



















علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پہنے وہ نهنپہن لے تو یہ معتدل ہے کہ خفین کو قطع کرے اور ٹخنوں سے نیچے کر کے پہنے جس طرح نعلین پہنے جلتے ہیں اور جو شخص تہ بند نہ یا کے تو شلواریں لے یعنی اسے قطع کر کے جس طرح تہ بند پہنا جاتا ہے اب اگر یہ حدیث اسی معنی پر محمول ہے تو ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ اس حدیث کے موافق ہے اور اختلاف قائلین قول اول کے ساتھ ہوا حدیث کے معنی کے معلق نہ نفس حدیث کے متعلق کیونکہ ہم نے حدیث اس معنی کی طرف پھیر لی جس کا اس میں احتمال ہے پس بنائے اختلاف تاویل حدیث ہے اور اس سے اختلاف حدیث لازم نہیں آتا چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی حدیث اس احتمال کو واضح کرتی ہے اور وہ یہ حدیث ہے **حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرْدُوثٍ قَالَ أَخْبَأَنِي نُبَيْعُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَاجِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا السَّرَادِيَّةَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الْكُرَاسَ وَلَا الْخُفَّاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمُ اسْتَلَّ لَكَ تَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ اسْفَلَ مِنَ الْكَلْبَيْنِ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمو یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن نافع سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام میں کون کون سے کپڑے پہنیں اور کون کون سے نہیں فرمایا شلوار (یا سجامہ) نہ پہنوں (سجامہ نہ باندھوں) ایسا کون پہنوا اور نہ خف ہاں جس شخص کے پاس نعلین نہ ہوں وہ نهنپہن لے ٹخنوں سے نیچے کر کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ كَوْثَرٍ قَالَا سَمِعْنَا طَائِفَةَ مُجَلِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُودَةَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ مَاجِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروہ سے وہ ابوبکر پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْمَةَ قَالَ سَمِعْنَا حَاضِرًا قَالَ سَمِعْنَا أَحْمَدَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي كَوْثَرٍ قَالَ سَمِعْنَا سَادَةَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خرمیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَأَنِي وَهْبٌ أَكْبَمًا لَكَ حَدَّثَنَا عَنْ مَاجِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَافَقِيُّ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ كَهْلَانِ عُمَيْدَةَ عَنِ الزَّهْدِيِّ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا رِيعُ الْمُؤَدِّي قَالَ تَنَا حَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ الدَّخْلِيُّ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزَّهْدِيِّ قَالَ كَرِيْمَةُ تَنَا مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذنب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْبَةَ قَالَ تَنَا حَاضِرًا قَالَ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ تَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَأَنِي وَهْبٌ أَكْبَمًا لَكَ حَدَّثَنَا عَنْ مَاجِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے







إِلَى أَضْلِهِ الْأَوَّلُ قُلْ أَنْ يُصَلِّتَكَ ذَلِكَ عَسَلَ مِنْهُ وَقَالُوا هَذَا التَّوْبَةُ الطَّاهِرَةُ كَصَلِّتَكَ الْجَنَاسَةَ فَيُحْسِنُ بِهَا  
بِذَاكَ فَلَا تُجَوِّزُ الصَّلَاةَ فِيهِ فَإِذَا غَسَلَ حَتَّى يُحْجِرَ مِنْهُ الْجَنَاسَةَ طَهَّرَ وَحَلَّتْ الصَّلَاةُ فِيهِ وَقُلْ مُرَوِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ اسْتَنْتَنِي فَأَحْرَمَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ غَسِلًا

### بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی نے فرماتے ہیں کہ ایک گروہ انہیں کی طرف گیا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ جو کچھ درس اور زعفران سے رنگا جائے  
تو خواہ اسے دھو ڈالو تب بھی وہ محرم کے لئے جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آثار میں اس کے دھونے یا  
نہ ہونے کا تو کچھ ذکر کیا نہیں سو وہ ہر حال میں ناجائز ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان درس اور زعفران سے رنگ ہوئے کپڑے سے منع فرمایا ہے تو وجہ مانعت کپڑے کا  
درس اور زعفران سے رنگا ہوا ہونا ہوئے پہرے پر چڑھنا ہو گیا اور رنگ کا اثر بھی کپڑے سے زائل کر دیا گیا تو وہ اپنے حکم سابق کی طرف  
عود کر آیا کیونکہ وجہ حرمت زائل ہو گئی اور اس کی مثال اس یاکٹنگی ہے جو نجس ہو جائے تو اس سے نماز جائز نہیں اور جب کت  
دھو دی گئی تو وہ پہر پاک ہو گیا اور نماز بھی اس سے جائز ہو گئی ماسوائے اس کے خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کہا گیا ہے کہ اپنے دھوئے ہوئے کپڑے کو اس سے ستھنے فرمایا۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ**  
**الْأَزْدِيَّ قَالَ تَنَاوَلْتُ مَعَاوِيَةَ حِينَ كَانَ فِي الْحَرِّ فَحَلَّ ثِيَابَهُ لَنَا وَنَحْنُ فِي الْحَرِّ فَحَلَّ ثِيَابَهُ لَنَا وَنَحْنُ فِي الْحَرِّ فَحَلَّ ثِيَابَهُ لَنَا**  
**عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الْحَدِيثِ لَمْ يَنْكَرْهُ فِي أَقْدِلِ هَذَا**  
**الْكِتَابِ وَلَا إِذَا كَانَ يَكُونُ غَسِلًا قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَانَ دَرَأِيكَ تَحْتِي مِنْ مَوْعِينٍ وَهُوَ تَحْتِي مِنَ الْحَرِّ فَيَنْفَعُ**  
**بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِيُّ هَذَا عِنْدِي ثُمَّ دَخَلَ مِنْ قُبْرِهِ فَخَاءَ بِأَضْلِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ**  
**عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ كَمَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَعِينٍ نَرْجِهَ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ**  
**بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيَّ الْحَمَّانِيُّ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيَّ**  
**ابْنُ أَبِي عُمَرَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيَّ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيَّ**  
روایت کرتے ہیں عبد اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث  
کے جو شروع باب میں مذکور ہوئی اور یہ زیادہ بیان کیا مگر یہ کہ یہ کپڑا دھوا ہوا ہو ابن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ بیچ دیکھا  
کہ یحییٰ بن معین الحماني کی اس حدیث پر تعجب کرتے تو عبد الرحمن بن صالح الاندلی نے ان سے کہا کہ حدیث میری پاس  
لکھی ہوئی موجود ہے چنانچہ وہ اسی وقت اوٹھ کر اپنی اصل لے آئی اور یہ حدیث لکھا لکرا وہیں بتلائی جو اسی طرح لکھی ہوئی  
تھی جس طرح یحییٰ بن عبد الحماني نے بیان کی تو پھر یحییٰ بن معین نے بھی یہ حدیث اسی طرح لکھی۔ **فَقُلْتُ تَلَيْتَ بِمَا ذَكَرْنَا**  
**اسْتَنْتَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَسْلَ فَمَا دَلَّ مَسْأَلَهُ وَرَأَى أَوْ عَفَاكَ وَهَذَا أَقُولُ إِنِّي حَقِيقَةٌ وَأَنِّي**  
**لَوْ سَفَّ وَصَلَّيْتُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَقُلْتُ رَوَيْتُ ذَلِكَ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ نَرْجِهَ بِسِ اسْ حَدِيثَ مِنْ ثَابِتٍ مَوَ**  
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دھوئے ہوئے کپڑے کو اس سے ستھنے فرمایا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف و امام

رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
**قَالَ تَنَاوَلْتُ وَهَبُ قَالَ تَنَاوَلْتُ وَهَبُ عَنْ أَبِي لَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ أَتَاهُ كَحُلٌ فَقَالَ لَكَ إِنِّي أَرِيدُ أَنْ أَحْرِمَ**

وَلَيْسَ لِي أَكْلُهُ هَذَا الثَّوبُ مَضْبُوعٌ بِرِغْفَرٍ قَالَ أَسْأَلُكَ مَا يَحِلُّ عَلَيْكَ فَعَلَفَتْ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِهِ تَرْجُمَهُ حَدِيث  
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم وہ بے کہا حدیث بیان کی ہم سے ترجمہ وہ روایت کرتے ہیں ابو  
بشر سے وہ سعید بن المسیب کے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں احرام باندھنا چاہتا ہوں اور میری یاس بجڑ اس زعفران  
سے رنگے ہوئے کپڑے کو اور کچھ نہیں فرمایا تم قسم کیا کرتے ہو کہ تمہاری یاس بجڑ اس کپڑے کے اور کچھ نہیں چنانچہ اوصح قسم کہا  
فرمایا اچھا اسے دھو کر احرام باندھو **حَلَّلْنَا** اُس مُرْدُوذٍ قَالَتَا اَوُعَامِرُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ  
اِذَا كَانَ فِي الثَّوبِ رَغْفَرٌ فَحَسِّلْ وَلَا تَأْسُ أَنْ يُخْرَقَ مِنْهُ تَرْجُمَهُ حَدِيث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا  
حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ لیث سودہ طاوس سے فرمایا جب کپڑا اور سیا  
زعفران سے رنگا ہوا ہو تو اسے دھو کر احرام باندھ لے **حَلَّلْنَا** اُس مُرْدُوذٍ قَالَتَا اَوُعَامِرُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْمُحَنَّدِ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الثَّوْبِيِّ كُنُونٌ مِنْهُ وَرِسٌّ أَوْ رَغْفَرٌ أَوْ فَحِصْلٌ أَنَّهُ لَمْ يَرَ تَأْسًا أَنْ يُخْرَقَ مِنْهُ تَرْجُمَهُ نیز حدیث بیان کی ہم  
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ مغیرہ سودہ ابراہیم سے او  
کپڑے کے متعلق جو درس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو فرمایا دھو کر اس سے احرام باندھ لیا جائے ۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَيْصُ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَخْلَعَهُ

جو شخص احرام باندھے اور اس کے جسم پر قمیص ہو تو کیونکر اوتا رہے

حَدَّثَنَا سَيْفُ الْمُؤَدِّدِ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ قَالَ تَنَاخَاتِمُنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ كَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ قَبِضَهُ مِنْ  
 حَبِيبِهِ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ رِحْلَتِهِ فَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُفْزِكُ بِمَدَنِي الَّتِي نَعَلْتُ  
 بِهَا أَنْ يَفْكَدَ الْقَوْمَ دَيْشُ عَزْرٍ عَلَى كَذَا أَفَلَيْسَتْ مَيْمَنِي وَلَيْسَتْ فَلَئِنْ لَمْ أَكُنْ لَأَخْذُ قَبِضِهِ مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعْدَ  
 مَدَنِيهِمْ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِيحُ الْمُؤَنِّ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعِيحُ الْمُؤَنِّ لَمْ يَكُنْ  
 وَهَذَا رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ كَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 فَرَمَا هَمَّ لَوْكَ سَجْدَتَيْنِ رَسُولٌ مَقْبُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي خِدْمَتِي مِينَ يَشْهُرُ هُوَ كِي أَتَيْتُ قَبِضَ كَا كِي بَيَانِ كَا كِي كَا كِي  
 قَدَمُونَ كِي طَرَفٌ سَعِيحٌ لَكَ الْوَلُوكُونَ نِي أَكِي طَرَفٌ دَيْكُنَا شَرْعٌ كِي فَرَمَا مِينَ فَرَمَا مِينَ كِي قَرَابَتِي كِي جَانُورِي لَيْسَ مِينَ أَوْ حَكَمٌ كِي هَمَّ كِي  
 آجِ هِي أَوْنِ كِي كَلَّةٌ مِينَ پُشَاؤُ الْوَلُوكُونَ أَوْ شَا عَا كِي جَلَّةٌ بَعْدَ زَانِ بَهُولِ سَعِيحِي نِي قَبِضَ مِينَ لِيَا سَوَابِ مِينَ لِيَا سَعِيحِي  
 كِي جَانِبٌ مِينَ أَوْتَارُوكَا سَوَقْتُ أَتِي قَرَابَتِي كِي جَانُورِي سَجْدَتَيْنِ هِي مِينَ مَقِيمٌ هَمَّ - قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَكَانَ هَمَّ قَوْمٌ  
 إِلَى هَذَا أَفَقَا لَوْكَ الْيَسْخَى لِلْمَحْرُومِ أَنْ يَخْلُوهَا كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالُ قَبِضَهُ لَا تَكُلْ إِذَا أَقْبَلَ ذَلِكَ عَطَى رَأْسَهُ وَلَا لَكَ  
 عَلَيْهِ حَرَامٌ فَأَمَّا يَسْقِيهِ لَكَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخَذُوا فَقَالُوا بَلْ يَنْزَعُهُ نَزْعًا وَاجْتَبَاهُ فِي ذَلِكَ  
 بِحَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ الَّذِي أَخْرَجَ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَنْ يَنْزَعَهَا نَزْعًا  
 وَقَدْ كُنَّا نَذَلِكَ فِي بَابِ التَّطْيِيبِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ فَقَدْ خَالَفَتْ ذَلِكَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الَّذِي كُنَّا نَذَلِكَ إِسْنَادَهُ أَحْسَنُ  
 مِنْ إِسْنَادِهِ فَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كُتِبَتْ بِصِحَّةِ الْأَسْنَادِ فَإِنْ حَدِيثُ يَحْيَى مَعَهُ مِنْ صِحَّةِ الْأَسْنَادِ

[illegible][illegible]

























تھا اور پہلے عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھ کر منع کیا تھا **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ كُنَّا لَخُصَيْبٍ قَالَ تَنَاهَاكُمْ عَنْ قِتَادَةِ**  
**عَنْ مُطَرِّبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا فِي الْقُرْآنِ قُلُوبُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَسْتَمِعُ مَا يَخْتَلِفُ فِيهِ قُلُوبُنَا فَهَاجَتْ تَرْجَمَةُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هِمَّ سَيْلِمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ**  
 کی ہم سے خصب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے تمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ مطرب سے وہ عمران سے کہا ہم  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منع کیا تھا چنانچہ منع قرآن مجید میں ہی نازل ہوا ہے اور نسخ نہیں ہوا  
 ہاں جس لوگوں نے اپنی راہ سے کہا جو چاہا **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ كُنَّا حَاجًّا مَعَ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ**  
**الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ**  
**وَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ فَنَهَا نَهْيًا تَرْجَمَةُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي هِمَّ سَيْلِمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ كَمَا حَدَّثَ بَيَانِ كِي هِمَّ سَيْلِمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ**  
 بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہم نے  
 منع کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یعنی منع حج سوائے ہمیں منع نہیں فرمایا اور نہ اللہ تعالیٰ نے  
 اس کی نہی نازل کی **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ كُنَّا لَخُصَيْبٍ قَالَ تَنَاهَاكُمْ عَنْ قِتَادَةِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ حَابِرِ**  
**بْنِ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَلَّ عَلَيْنَا حَطَبًا لِقَائِهِ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْقُرْآنُ**  
**فَإِنْ دَسَّوْا هُوَ الرَّسُولُ وَإِنَّمَا كَانَتْ مُنْعَتَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَةٌ الْحَجِّ فَافْصِلُوا بَيْنَ حَجَّتِهِ**  
**وَعَمَرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ حُجَّتِكُمْ وَأَكْبَرُ لَكُمْ وَأَكْبَرُ لِكُلِّ أَحَدٍ مَنَعَةٌ الْبَسَاءِ فَانْهَى عَنْهَا وَأَعَاقِبَ عَلَيْهَا تَرْجَمَةُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي**  
 ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے تمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے  
 وہ ابو نضرہ سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہم نے منع کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے خطبہ میں بیان کیا کہ قرآن قرآن ہے اور رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھا اور آپ کے عہد مبارک میں دو منع جاتر تھے سو منع حج میں حج و عمرہ کے درمیان فصل کیا  
 کرو جس سے تمہاری حج و عمرہ کے احکام پوری طرح ادا ہوں اور دو سرائے نسا ہے سو میں اوس سے نصرف منع کرتا ہوں بلکہ  
 اوس پر سزا ہی دونگا۔ **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا سَلِيمُنَ بْنَ حَرْبٍ قَالَ تَنَاهَاكُمْ عَنْ عَصَمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ**  
**عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَلَّ عَلَيْنَا حَطَبًا لِقَائِهِ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْقُرْآنُ**  
**فَإِنْ دَسَّوْا هُوَ الرَّسُولُ وَإِنَّمَا كَانَتْ مُنْعَتَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَةٌ الْحَجِّ فَافْصِلُوا بَيْنَ حَجَّتِهِ**  
**وَعَمَرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ حُجَّتِكُمْ وَأَكْبَرُ لَكُمْ وَأَكْبَرُ لِكُلِّ أَحَدٍ مَنَعَةٌ الْبَسَاءِ فَانْهَى عَنْهَا وَأَعَاقِبَ عَلَيْهَا تَرْجَمَةُ حَدِيثِ بَيَانِ كِي**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 قتادہ نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابو نضرہ سے وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو منع تھے سو ہم نے دونوں پر عمل کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اون  
 سے منع کیا سو ہم نے اون کا امداد نہیں کیا **وَقَالَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَكُنْ لَكُ**  
**عَلَيْكَ أَكْبَرُ كَأَنَّكَ لَكُنَّا تَرْجَمَةُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَصَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَعَنَ جَوْهَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
 علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ یہی اس پر دلالت رکھتی ہے کہ آپ نے منع کیا تھا **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخَا ابْنِ وَهْبٍ**  
**أَنَّ مَا لَكَ حَلَّكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَلِصَةَ سَرَّانَهَا قَالَتْ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ**  
**الْقَائِسَ حَلَّكَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ تَرَكَ عَمَلَهُ لَقَدْ لَمْ يَسْأَلْهُ قُلُوبُكَ هَلْ هِيَ قَلْبُ أَحَدٍ حَتَّى أَفْعَدَ بِ**





بانہ صابر مشہل حدیث سابق کے ذکر کی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
 دائل مثلاً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حریز کہہ حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے  
 کہا جبروی ہکوسلمہ بن کبیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ**  
**مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
 محمد بن حریز کہہ حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 سے وہ ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**كَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ عَيْنَ الْخَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
 ہم سے عبد اللہ بن رجا کہہ وہ روایت کرتے ہیں حکم سے کہ سنی بن نے ابو وائل سے مثل حدیث سابق  
 کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
 حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر کہہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ  
 وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ ابو وائل سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**أَنَّهُ لَا خَوْصَ عَيْنَ الْخَيْلِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
 حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیاس سے وہ روایت کرتے ہیں عیسیٰ سے وہ ابو وائل سے  
 سے کہ عیسیٰ بن مجب نے کہا مشہل حدیث سابق کے بیان کی **فَقَالَ الْوَيْلُ لِلَّذِينَ أَكْفَرُوا الْقُرْآنَ إِنَّمَا قَوْلُ عَجْرَةَ هَلْ يَتْلُونَ**  
**يَتْلُونَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى لَكَ لَا عَلَى تَصَوُّبِهِ إِيَّاهُ فِي عِلَالِهِ** ترجمہ جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قرآن نہیں کیا وہ اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول بہت اسناد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 تاویل کرتے ہیں کہ یہ آپ نے بطور دعا کے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف ہدایت  
 کری اور یہ کہ تاویل ہی تاویل ہو اس کے فعل کی تصحیح **فَقَالَ** ان میں **الْحَجَّةُ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَمَا يَكُنْ عَلَى أَنْ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ عَمَلِ قَوْمٍ**  
**جَهَنَّمَ الدَّاءِ أَنْ فَهَذَا أَحَدٌ إِنَّمَا قَالَ سَمِعْتُ أبا حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
**قَالَ حَدَّثَنِي الصُّنَيْدُ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ كُنْتُ حَدِّثُ عَمْرًا بَنِي عَمْرٍاءَ بِبَيْتِهِ فَلَمَّا أَتَيْتُ لَمْ أَكُنْ أَنْ أَحْتَمِلُ فَأَهْلًا لِي بِمَكَّةَ وَجَعَلَتْ**  
**حَمِيمًا قَمَرًا رَأَى الْعَدْلُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَسْعَةَ وَكَانَ فِي صَوْحَاتٍ مَسْمُومَةٍ أَنَا أَهْلُهَا بِهَا حَبِيبًا قَالَ أَحَدُ كُفَرَاءِ**  
**أَيُّهَا حَبِيبُ عَادَ قَالَ الْأَحَدُ دَعَا فَهُوَ أَهْلٌ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ فَأُطْلِقُ فَكَانَ بَعِيرِي عَلَى عُنْقِي فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ**  
**فَلَقِيتُ عَمْرًا ابْنَ الْحَطَّابِ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَفُوكَ شَيْئًا هَذِهِ لِسَنَةِ دَيْتِكَ** ترجمہ اور یہ حدیث ادا  
 یہ حجت ہے جو دلالت رکھتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مذکور بطریق دعا کے نہیں تھا اور وہ یہ حدیث ہے  
 جو بیان کی ہم سے ہند نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ شقیق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ بن مجب نے  
 کہا میں نے ہی نو مسلم ہی تھا کیونکہ عیسیٰ سے مسلمان ہوا تھا اور ارکان اسلام کے ادا کرنے میں بہت جلد وہ ہیکھا  
 کرتا تھا چنانچہ میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ اہرام باندھا تھا جب میں غریب پر گزرا اور مسلمان بن ربیعہ و زید بن صوحان  
 ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے کہتے سنا کہ میں نے دونوں کا ایک ساتھ اہرام باندھا ہے تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا

25

اور ہونے سے اس فعل پر عیب لگایا یہ جب میں عمر بھر کینی موت میں آیا اور اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ہوں کچھ نہیں کہ تم انہوں ہی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت چلائے ہو  
**فَلَوْلَا هُذَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ يَكُنُّكَ تَعَدُّ قَوْلَهُ إِنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا إِنَّ ذَٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى الْمُضَوِّبِ مِنْهُ لَا عَلَى الدَّعَاءِ**  
**وَقُلْ أَرَادَىٰ بَعْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا مَا تَكَلَّلَ عَلَى ذَٰلِكَ أَنْصَارُ حِجْمَةٍ لِّسَانِي بِكَاهِبِهِ قَوْلُ كَرُونَ لَوْ كُؤُونَ نَعْمِينَ كَچھ**  
 نہیں تھا یاد دلالت کرتا ہے کہ آپ قول ہدیت لست نہ تک بطور دعا کے نہیں بلکہ طور تصویب تصدیق کے تھا ماسوائے اس کے  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی ایسا ہی سوا بت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کیا  
 تھا اور یہ بھی نہ تھا کہ ان سے یہی ایسا ہی سوا بت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کیا



تھا اور یہی حضرت عمرؓ کی مراد ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّالِيَّ بْنَ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
**الْأَوْزَاعِيَّ** قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ كَثِيرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
**يَا عِزُّوهُ** يَقُولُ أَمَّا بِي الدِّمْلَكَةِ آتِ مَن رَفَعَهُ فَقَالَ صَلَّى فِي هَذِهِ الْوَادِي لِمُبَارَكٍ وَقُلْ عُمَرَاءُ فِي حُجَّتِهِ تَرْجِمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي  
ہم سے عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث  
بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ حضرت عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ شب کو میرے پاس سے رو کر نکلا کہ

Q. 10.  A horizontal line with a vertical line segment attached to its right end, forming an L-shape.

سے آئیوا لایا اور کہا کہ اس مبارک آدمی میں ناز پرہ اوکو کہ حج و عمرہ ایک ساتھ کرنا ہوں حَلَّ ثَمْنَا اَنْ مَرَدُوْقٍ قَالَ ثَمْنَا  
ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسماعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے  
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے پیراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی فَاخْبَرَ عُمَارَ بْنَ هُرَيْرَةَ  
الْحُدَيْثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ آيَةُ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ عُمَرَاءُ فِي حَجَّتِهِ فَلَمَّا كَانَ رَهْلَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْدَانَ يَحْتَضِرُ عُمَرَاءُ فِي حَجَّتِهِ سَيَتَعَالَى أَنْ تَكُونُوا مَا تَعْلَخُونَ فَإِلْمَا آمِدِيهِمْ فَإِنْ  
قَالَ قَائِلٌ وَكَبَفَ بَحْوَرًا أَنْ يُنْقَلَ هَذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ نَهَى عَنْ الْمُتَعَلَّةِ وَقَدْ ذَكَرْتُ خِلَافَكُمْ عَنْهُ فِي حَدِيثِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْأَوْفِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوَقُّلٍ تَرْجِمُهُ اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول مقبول صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرنے ہیں کہ آپ کے پروردگار کے پاس سے آئیوا لائے اگر خبر دی کہ حج کے ساتھ عمرہ ہی کرو پس جب رسول  
قبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حج و عمرہ ایک ساتھ کرنے کا حکم کیا گیا تو ناممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اس کے خلاف کیا جواب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ حدیث حضرت عمر سے کیونکر روایت کی گئی کیونکہ یہی حدیث مالک  
 بن حواریہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے گزر چکا ہے کہ آئیے متع  
 ج سے منع کیا وہ نہ کر فی ذلک ما حکمنا نریذ من سقار قال تمنا فیہ من اننا ہم قال تمنا ما لک عن نافع عن ابن  
 عمر قال قال عمر ما حکمنا نریذ من سقار قال تمنا فیہ من اننا ہم قال تمنا ما لک عن نافع عن ابن  
 التستاریہ و متعہ النبی ترجمہ اور جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے جو بیان کی ہم سے زید بن سنان نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے کی اس ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما سے کہ زید بن عمر نے وہ مالک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو متعہ تھے متعہ النساء و متعہ سوبہ  
 اول سے نہ صرف منع کرتا ہوں بلکہ ابھی دونکا حکم تھا کہ ابھی نبی شہید قال تمنا یزید من ہذون قال انما اودع  
 ابی ہذیل عن سعید بن مسیب عن النبی عن متعہ النساء و متعہ النبی ترجمہ حدیث بیان  
 کی ہم سے علی بن سید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن مسیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن مسیب نے کہا حدیث بیان  
 بن سعید بن مسیب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منع کرنے پر قالوا کیف یجوز ان یمنع  
 احکم علیہ ام لعلہ ان اللہ عز و جل مد اقرہم رسولہ و آتہ فیہم لکست لک متعہ النبی فی ہذا الحدیث  
 ہی المتعہ النبی عنہما اھل المقالة الی ذکر ما تھا فی الفصل الی فکل ہذا اولیٰ المتعہ عندنا و اللہ اعلم  
 ہی الا انہ ام انہی کان احکما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لعلہ ان اللہ عز و جل مد اقرہم رسولہ و آتہ فیہم  
 و خلقوا و علوا و لعلہ ان اللہ عز و جل مد اقرہم رسولہ و لعلہ ان اللہ عز و جل مد اقرہم رسولہ و لعلہ ان اللہ عز و جل  
 ما روی فیہا فی غیر ہذا الموضع فی کتابنا اھل الان شاء اللہ نعم **فہن** المتعہ النبی کیا عمر ہا عمر ہا  
 من فعلہا یا اھل انہی قد ذکرہا اللہ عز و جل فی کتابہ بقولہ فمن تمتم بالعمرة الی النبی فمنا استسیر  
 من الھدی الاریہ و فعلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آتہ فیہم لکست لک متعہ النبی فی ہذا الحدیث  
 عن محمد بن ادریس شمسہا و حص علیہا ترجمہ میں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیونکر  
 جائز نہا کہ وہ اس امر سے منع کرتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا تو اس کے جواب  
 میں کہا جائیگا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس منع سے منع کرتے تھے وہ متعہ نہیں ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا بلکہ یہ متعہ ہے جس کے استجاب کے قائلین قول دوم قال ہیں سو ہماری نزدیک یہ متعہ ہے  
 جو اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ یہ کہ انہوں نے حج کا احرام باندھا یہ طواف و ربال اور تراویح  
 احرام سے باہر ہو گئے سو یہ متعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کیا جاتا تھا یہ نسخ ہو گیا چنانچہ  
 اس کے نسخ وغیرہ کے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہیں اسی کتاب میں ہم کسی درموقع پر ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ  
 اس متعہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا تھا اور وہ متعہ جس کا اس آیت کریمہ من تمتع بالعمرة الی النبی  
 من الھدی الاریہ من ذکر ہے اور جس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب علی کیلئے سونا مکس ہے کہ حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس متعہ سے منع کرتے تھے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو پسند کرتے تھے اور اس  
 پر لوگوں کو ترغیب دیتے تھے **فما حکمنا نریذ من سقار** قال تمنا فیہ من اننا ہم قال تمنا ما لک عن نافع عن ابن

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲





مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا كَادَ عَمْرُهُمْ بِذَلِكَ قَامَ الْعُمْرَةُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ لِلَّهِ ذَلِكَ أَنَّ الْعُمْرَةَ  
الَّتِي تَمْتَعُ بِهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا يَكُونُ إِلَّا بِأَنْ يَهْدِيَ صَاحِبُهَا هَدًى أَوْ تَصُومَ رَنْ لَمْ يَجِدْ هَدًى يَأْتِيَنَّ الْعُمْرَةَ فِي عِلَاقَتِهِمْ  
الْحَجُّ تَكْمِلُهُ بِعَمْرٍو هَدًى وَلَا صَدَاقٍ فَإِذَا كَادَ عَمْرُهُمْ بِالذِّكْرِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَأْتِيَ الدَّيْلُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ ذِكْرًا أَنْ يَمْتَمَّ  
النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَيَكُونُ النَّاسُ ذَلِكَ فَلَا يَأْتُونَ النَّسَبَ إِلَّا قَدْرًا وَاحِدَةً فِي السَّنَةِ ترجمہ حدیث بیان کی  
ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی چھ لیسٹ نے کہا حدیث  
بیان کی چھ عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہابؒ کہہ میں نے سالم بن عبد اللہؒ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ عمرہ متع  
ج سے کیوں منع کیا کرتے تھے حالانکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب نے منع کیا ہے تو انہوں  
نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی چھ لیسٹ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
کہ تم عمرہ بہم دو کہ عمرہ وغیرہ کے مہینوں میں کیا جائے اور حج کے مہینے تو معلوم ہی ہیں سوان مہینوں میں حج کیا کرو اور  
ان کے ماسوائی مہینوں میں عمرہ پس حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا کہ عمرہ کے ارکان یہی تھے تو اس طرح ادا ہوں اور حج کے ہی  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَأَتُوا اللَّهَ بِلُحْيَتِكُمْ وَالْعُمَرُ بِشَعْبَتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَكُونُونَ سَائِغِينَ (قرآنی)  
کے پورا نہیں ہوتا اور اگر ہدیٰ بستر نہ آئی تو دس روزی رکھے اور غیر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے تو وہ بلا ہدیٰ و بلا صیام  
پورا ہو جائے پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج و عمرہ کے درمیان جو فصل کرنے کا حکم کیا اس غرض سے کہ بیت اللہ  
کی زیارت ایک ہی سال میں دو دفعہ کی جائے اور تمتع کرنے سے منع کیا کہ اس ایسا نہ ہو کہ لوگ تمتع ہی کو اختیار کر کے ایک سال  
دو دفعہ بیت اللہ شریف آنے کا نام تک نہ لیں فَأَخْبِرْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي حُدُودِ الْبَلَدِ  
الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ النَّاسُ ذَلِكَ فَلَا يَأْتُونَ الدَّيْلَ إِلَّا قَدْرًا وَاحِدَةً فِي السَّنَةِ لَا لِكُلِّ أَهْلِيهِ الْعُمْرَةُ وَلَا لِكُلِّ  
مِنَ السَّنَةِ فَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ أَحَدٌ كَمْ وَجَعَتِهِ أَنْ يَفْرَدَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ صَاحِبَتِهَا فَإِنْ مَا تَوَقَّعْنَا عَنْ ابْنِ  
عَمْرٍو سَلَّمَ نَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ وَقُلْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ جَلًّا قَالَهُ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ بِنِ جَدِّكَ  
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس حدیث میں خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمرؓ عمرہ تمتع سے اس لئے منع کرتے تھے کہ کہیں لوگ ایک  
سال میں دو دفعہ بیت اللہ شریف آنا ترک نہ کر دیں نہ اس لئے کہ ان کے نزدیک تمتع کرنا سنت رسول مقبول صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خلاف ہے سو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول کہ حج و عمرہ الگ الگ حج و عمرہ کے ارکان کو تام و کمال  
ادا کرنا ہے سو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جو اوپر بیان ہو چکی ہے اس کے خلاف پر دلالت کہتی  
ہے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہی جو اس باب میں روایت کیا گیا ہے اس کے خلاف پر دلالت کہتا ہے  
حَلَّ ثَمْنَا أَنْ مَزْدُونٍ قَالَ ثَمْنَا عَمْرُ الْبَلَدِ الْوَارِدِ قَالَ ثَمْنَا شَعْبَتُهُ قَالَ ثَمْنَا صَدَقَةٌ ثَمَّنَا كَيْسَارُ وَابْنُ  
يَعْقُوبَ سَوَاعِثُ ثَمَّنَا نَقُولُ لَا كُنْ اعْتَمَرْنَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ دِي الْحِجَّةِ أَحَبَّ إِلَيْنَا أَنْ اعْتَمَرْنَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ  
ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مزروق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث  
بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صدق بن یسار اور ابو یوسف نے دونوں نے سنی عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے تھے کہ ذی الحجۃ کے عشرہ اول میں عمرہ کرنا بہ زیادہ پسند ہے اس کے بانی دو عشرہ دن میں  
عمرہ کر دن حَلَّ ثَمْنَا يَوْسُ قَالَ ثَمْنَا سَفِيَانُ قَالَ ثَمْنَا صَدَقَةٌ ثَمَّنَا كَيْسَارُ سَمِعْنَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عُمْرَةُ فِي الْعَشْرِ

صلو

کلمہ

















۱۵

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ذکر کیا مگر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کہتے رہے یہاں تک کہ وفات پا کر **حَلَّ ثَنَا** حَسَنٌ

بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا لُحْدَانُ بْنُ مَعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حَسَنٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي

وَسَلَةَ قَالَ تَكْرُوكُ كَرُوتَ ذَلِكَ لِأَنِّي كُنْتُ مَعَهُ إِذَا هَلَكَ أَتَى لَنَا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْحَرِ دَاهِلًا

یہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے زبیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ نے وہ حدیث

کرتے ہیں انس سے مثل حدیث سابق کے بکر بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا ذکر کیا فرمایا

انس یہ بھول گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی حج کا ہی احرام باندھا

تھا **حَلَّ ثَنَا** حُسَيْنٌ كُحْدَانُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هُرْدُونَ قَالَ أَنَا حَسَنٌ كَرُوتَ كَرُوتَ إِسْلَامًا وَرَأَى فَلَمَّا قَدِمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذَا فَيُحِلُّ وَكَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذَا فَيَكُونُ نَحْلًا ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی یحییٰ بن زبیر بن ہارون سے کہا خبر دی بہا جو

نے پہراؤں کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور یہ زیادہ بیان کیا کہ یہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مکہ تشریف لائے فرمایا جس کے ساتھ ہم نہ ہوں وہ احرام سے باہر ہو جائے اور جس کے ساتھ ہم نہ ہوں وہ احرام سے باہر نہ ہو۔

**حَلَّ ثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَسَنٍ قَالَ أَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَقَالَ سَيِّئٌ أَتَى رَأَى فَلَمَّا رَحِمَهُ قَالَ تَكْرُوكُ لَيْسَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَيْسَ فَقَالَ ابْنُ بَعْدُ وَرَأَى الْإِسْلَامَ نَأَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِحَمَامَةٍ وَحَمَامَةٌ مَعًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمیہ سے وہ بن عبد المزیٰ سے کہا یزید

نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی خبر کی فرمایا انس یہ بھول گئے جب بکر بن عبد اللہ

وابس آئے تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ذکر کیا فرمایا کیا وہ ہمیں طفل شمار کرتے

ہیں میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے **أَفَلَا تَرَى** أَنَّهُ

عَمَرَ لَنَا أَلَا تَرَى أَنَّهُ قَوْلُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ بَيْتِهِ أَحَبُّ عَادًا مَا كَانَ إِلَّا مَرُوعًا ابْنُ عُمَرَ

أَنَّ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ بَيْتِهِ ثُمَّ صَدَّقُوا عَمَرَ ذَلِكَ وَأَصَافَ إِلَيْهَا حَمَامَةٌ فَصَارَ حَيْثُ كَانَ قَارًا

**فَأَمَّا** فِي ذَلِكَ إِخْرَافُهُ قَارًا كَانَ عِنْدَ مُفْرِدًا ثُمَّ قَدْ تَوَارَتْ الرِّقَابَاتُ نَعْدُ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَمَامَةٌ ترجمہ یہ کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس

قول سے اختلاف کیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہا تھا کیونکہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کے علم میں ثابت تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اول حج کا احرام باندھا تھا بعد ازاں احرام حج کو احرام عمرہ

کیسے پہرا حرام حج اضافہ کیا اور قارن ہو گئے پس ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک احرام اول میں رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم مفرد تھے اس کے بعد معلوم ہو کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو تو اتر وایت کیا گیا کہ رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ کیا۔ **حَلَّ ثَنَا** ابْنُ قُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا جَسَّاسٌ قَالَ سَأَلْتُ

عَنْ ثَنَا أَبُو كَرُوتَ عَنْ ابْنِ دُرَيْدٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَيْسَ بِحَمَامَةٍ وَحَمَامَةٌ مَعًا ترجمہ یہ کہ انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۶

۱۷

۱۸





دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ حنفہ سے کیا اور ایک اس کی آئندہ سال اور ایک عمرہ حنظلہ سے کیا اور ایک خنین سے جہان آئے غنائم تقسیم کئے تھے اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور حج آپ نے ایک ہی کیلئے **حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ** ثنا الحسن بن موسى قال قال أنس بن مالك عن أبي إسحاق عن أبي أسماء عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تجعلها عمرًا وقال لو استقلت من أفريء استقلت تجعلها عمرًا ولكني سفت أهدى وقد ثننا **ثُمَّ** ذا العمره ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن موسیٰ اور ابن نفیل سے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خیشمہ وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ ابو اسامہ سے وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہم حج کیلئے روانہ ہوئے جب مکہ پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ہم احرام حج کو احرام عمرہ سے تبدیل کر دیں اور فرمایا اگر چھویں سے معلوم ہو تو احرام معلوم ہوا لیکن حج کے مہینوں میں عمرہ کا حائر ہونا تو میں ابی حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا مگر میں تو اپنے ساتھ ہدی لایا ہوں اور حج کو عمرہ کے ساتھ ملا جکا ہوں **قَالَ** أَبُو حَفْصٍ رَفِیْ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَرَأَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ عَلَى صَحِّهِ قَوْلِ مَنْ أَخْبَرَنَا مِنْ غُلَامِ بَنِي تَوَائِمٍ ذَلِكَ تَرْجُمَهُ مَامُ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ طحاوی نے فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مذکور ہے کہ آپ نے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا یا تھا سو یہ دونوں لوگوں کے قول کی صحت پر دلالت رکھتا ہے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کرنے کی خبر دیتے ہیں۔

049

٤٠

[illegible]

041

ॐ







ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے احرام باندھا تھا پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا احرام ابن عمرؓ اور جابرؓ کے نزدیک مسجد ذی الحلیفہؓ پر باندھونیکے بعد ثابت ہوا اور اباب صبح اہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر چکے ہیں کہ اصل میں آپؐ نے دو گنا ادا کر نیکے بعد مسجد ذی الحلیفہ کے اندر ہی احرام باندھا تھا پس محتمل ہے کہ جن صحابہؓ کو روایت کیلئے کہ آئینے قرآن کیا تھا انہوں نے مسجد کے اندر آپ کو عمرہ کا تلبیہ کتنی ہوئی سنا ہوا در مسجد سے برآمد ہونیکے بعد حج کا تلبیہ سنالیں اس سے انہوں نے معلوم کیا کہ اپنے قرآن کیا اور جن صحابہؓ نے افراد بالحدود روایت کیلئے انہوں نے بیرون مسجد کا تلبیہ سنا اور اس سے پہلے کا تلبیہ عمرہ نہیں سنا جو اپنے مسجد کے اندر کیا تھا اور بعض صحابہؓ نے اندرون مسجد کا تلبیہ سنا اور بیرون مسجد کا تلبیہ نہیں سنا بعد ازاں انہوں نے آپ کو ارکان حج ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے معلوم کیا کہ احرام عمرہ کے بعد آئینے احرام حج باندھا اس لئے انہوں نے تمتع کرنا روایت کیا یا بہر کیف جس نے جو کچھ معلوم کیا تھا روایت کیا تو اب جن لوگوں نے افراد کرنا اور جن لوگوں نے تمتع کرنا معلوم کیا اور ان دونوں کا بیان ان لوگوں کے بیانات داخل و شامل ہوا جنہوں نے قرآن کرنا روایت کیلئے کیونکہ انہوں نے دونوں تلبیوں کی خبر دی تلبیہ عمرہ کی بھی اور تلبیہ حج کی بھی لہذا ان کا قول دوسری لوگوں کے قول سے اولیٰ ہوا اب اس کے بعد ہم کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارکان حج بھی اس پر دلالت رکھتے ہیں کہ آپؐ قرآن کیا تھا کیونکہ یہ تو بلا اختلاف روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپؐ اپنے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ جن لوگوں کے ساتھ ہدیٰ نہیں ہے وہ احرام سے باہر ہو جائیں اور خود آپ احرام سے باہر نہیں ہوئے جب تک کہ آپؐ ارکان حج پورے نہ کر لیں اور فرمایا کہ مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اس وقت معلوم ہو رہا ہے تو میں ہدیٰ روانہ کرتا اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دیتا سو جس کے ساتھ ہدیٰ نہ ہو وہ احرام سے باہر ہو جائے اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کیلئے جیسا کہ ہم عنقریب باب فسخ الحج میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اب اگر آپؐ کا یہ احرام احرام حج ہوتا تو آپ کی ہدیٰ ہدیٰ نفل ہوتی اور رقی نفل احرام سے باہر ہونے سے مانع نہیں اور آپ کا حکم انہیں لوگوں کا ہوتا جن کے ساتھ ہدیٰ نہیں تھی کیونکہ ان کا تمتع ہادی نہ تھا جو انہیں احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوتا پس جو شخص تمتع کا ارادہ رکھتا ہوا اور پہر عمرہ احرام باندھے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مرہ کے درمیان سعی کر کے بال اتروا ڈالے تو وہ احرام عمرہ سے باہر ہو گیا اور اگر اس کے ساتھ ہدیٰ تمتع ہو تو وہ احرام سے باہر نہیں ہو سکتا مگر قربانی کے دن صان اگر ہدیٰ تطوعاً یا ہوتو فرغت عمرہ کے بعد احرام سے باہر ہو سکتا ہے تو اب ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ ہدیٰ تمتع تھی جو احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوئی اور اس لئے آپ یوم النحر سے پہلے احرام سے باہر نہ ہو سکے اس سے ان لوگوں کے قول کی فقی ہو گئی جنہوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے افراد کیا تھا اسی باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آپؐ گدڑ چکی ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ لوگ تو احرام سے باہر ہو گئے اور آپ احرام سے باہر نہیں ہو سکے فرمایا میں اپنے ساتھ ہدیٰ لایا ہوں اور بالون پر گوندا ہے سو میں قربانی کے دن سے پہلے احرام سے باہر نہیں ہو سکتا یہ روایت بھی دلالت رکھتی ہے کہ آپؐ کی ہدیٰ ہدیٰ عمرہ تھی جس سے آپ کا ارادہ تمتع یا قرآن کا تھا اب اس کے بعد ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہیں کہ آپؐ تمتع ہو یا قرآن تو اب حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہی حدیث دلالت رکھتی ہے کہ یہ جو کچھ رسول مقبول صلی













۱۰

کہا ناجائز ہے ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَرْمَةَ وَفَهْلٌ قَالَا**  
**تَنَا حَدَّثَنَا أَبُو سَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَثَرِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَارِثِ بْنِ عَفْوَ**  
**فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ قَامَ مِنَ الْيَمَنِ يَهْدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ حَمَاحَةُ**  
**الْهَدْيِ إِلَيْهِ قَدْ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِنَ الْمَنِّ وَاقَةٌ كَذَلِكَ فَحَمَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَسِتِّينَ يَدًا وَنَحَرَ عَلَى رَأْسِهِ سَعَةً وَتَلْبِينَ فَأَشْرَكَ سَلْبًا فِي هَدْيٍ بِهِ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ كُلِّ لَدُنْهُ**  
**بِضْعَةً فَجَعَلَتْ فِي قَدْرٍ قَطْمِصٌ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِنَ الْحَبِيقَةِ وَسِرًّا بِأَمْرٍ مَرِيهَا**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حزمیہ ورفہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے  
 کہا حدیث بیان کی مجھے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن محمد سے  
 وہ اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی لیکر آئے اور یہ ہدی ایک اونٹ ہی تریہہ اونٹ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کئے اور سنتیں اونٹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نحر کئے کیونکہ آپ اپنی ہدی  
 انہیں ہی شریک کر لیا یہ ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا ایک دیک میں پکا یا گیا سو یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ہی تناول کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی اور آپ نے اور انہوں نے شور باہی پایا۔ **قَالَا كَانَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَسَّ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا قَدْ قَامَ هَذَا الْفَصْلُ أَنَّ قَرَنَ وَأَنَّ كَانَ عَلَيْهِ لَدُنْكَ هَدْيٌ**  
**ثُمَّ أَهْدَى هَذِهِ الْكَلْبَ الْكَلْبَ ذَكَرْنَا قَدْ قَامَ مِنْ كُلِّ لَدُنْهُ مَا وَصَفْنَا كُنْتَ بِدَلِكِ رِاحَةً أَكُلَ مِنْ هَدْيِ الْمَنَعَةِ**  
**وَالْقَرَابِ قَالَا كَانَ ذَلِكَ الْهَدْيُ وَمَتَانُ كُلِّ رَسْمٍ إِنْ عَمَرْنَا حَكَمَ الدِّقَاءِ الْوَاحِدَةِ لِلنَّقْصَانِ هَلْ يَكُنْ لَكَ أَمْ لَا فَإِنَّا**  
**الَّذِينَ الْوَاحِدِ مِنْ نَقْصِ الْأَطْفَالِ رَدَّ حَلْقِ السَّعْدِ وَالْحَمَاءِ وَكُلِّ دَمٍ يَحْتَ لِرَبِّ شَيْءٍ مِنَ النَّحْلَةِ لَا يُؤْكَلُ مِنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ**  
**فَكَانَ كُلِّ دَمٍ وَصَبَ لَا سَاءَةَ أَوْ لِقْصَانِ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَانَ دَمُ الْمَنَعَةِ وَالْقَرَابِ يُؤْكَلُ مِنْهَا وَنَسَّ يَدُكَ إِلَيْهَا وَصَفَا**  
**بِمَعْنَى جَلَابِ الْأَسَاءَةِ وَالنَّقْصَانِ فَهَلْ لَا حَقَّ قَاطَعُهُ عَلَى مَنْ كَرِهَ الْفَرَانَ وَالْمَنَعَةَ بِالْحَمَاءِ إِلَى النَّحْلِ ثُمَّ**  
**الْكَلَامُ نَحْلُ ذَلِكَ لَدُنْكَ الْكَلْبُ حَوْرًا وَالتَّمَنُّعُ وَالْفَرَانَ فِي تَفْصِيلِ تَحْصِيهِمُ الْقَرَانَ عَلَى الْمَنَعَةِ فِي تَفْصِيلِ الْأَحْزَانِ**  
**الْمَنَعَةُ عَلَى الْقَرَابِ فَطَرْنَا فِي ذَلِكَ فَكَانَ فِي الْقَرَابِ تَحْصِيلُ الْأَحْزَامِ بِالنَّحْلِ وَبِالْمَنَعَةِ نَاحِدَةٌ فَكَانَ مَا عَجَلَ مِنَ**  
**الْأَحْزَامِ بِالنَّحْلِ فَهُوَ أَفْصَلُ وَأَتَمُّ لَدُنْكَ الْأَحْزَامِ وَقُلْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَّ وَاتَّبَعُوا النَّحْلَ**  
**وَالْحَمَاءَ إِلَيْهِ قَالَ إِمَامُهَا أَنْ يُحَرِّمَ بِهِمَا مَنْ ذَكَرَهُ أَهْلُكَ** ترجمہ وریہ تو ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں کہ رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کیا تھا اور آپ کے ساتھ ہدی ہی موجود تھی پھر یہ وہی آپ نے ہدی میں اضافہ کئے جن  
 کا اس روایت میں ذکر کیا گیا پھر ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا لیکر پکا یا گیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی  
 تناول کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ ہدی شیعہ و قرآن کا گوشت صاحب ہدی کے لہو کہا ناجائز ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو دم  
 ایضے قربانی جنایت کے سبب واجب ہوتی مثلاً احرام کے درمیان ناخن کٹوانا۔ بال اور تروانا صحبت کرنا وغیرہ تو  
 اس کا گوشت صاحب قربانی کیلئے کہا ناجائز نہیں ہے اور ہدی کا گوشت کہا ناجائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہدی  
 شیعہ و قرآن کسی نقصان کے سبب واجب نہیں ہے بلکہ افضلیت و اصابت خیر کے لہو واجب ہے اور یہ حجت قاطعہ

اولن لوگون پر جو تمتع اور قرآن کی گراہت کی طرف گئی ہیں اب جو لوگ تمتع اور قرآن کے جواز کی طرف گئے ہیں اولن کے درمیان ایک نسبت بہ یہی ہے کہ تمتع افضل ہے یا قرآن بعض قرآن کو افضل جانتے ہیں بعض تمتع کو اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں احرام حج مانگنے میں تعجیل کی جاتی ہے اور تمتع میں تاخیر کی جاتی ہے کیونکہ قرآن میں حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے لہذا قرآن افضل ہوا جتنا سچے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اس معنی پر دلالت رکھتا ہے اور وہ یہ قول ہے کہ آپؐ آ کریمہ وآئمتوا بالجماع والعمرة اللہ کے متعلق فرمایا کہ تمام حج و عمرہ یہ ہے کہ جب گھر سے نکلو تو حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر نکلو۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ تَحْفَظِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَلَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ بِحَجٍّ وَاعْتِمَارٍ مَعًا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ»

چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یہاں مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دستے وہ روایت کرتے ہیں شجرہ وہ عمرو بن مَرْثَدَہ سے وہ عبد اللہ بن سلمہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قُلْنَا كَانَ فِي الْفُتُوحِ ثَقْلٌ لَمْ يَكُنْ أَحَرَامَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوَقْفِ الَّذِي يُحَدِّثُ بِهِ فِي الْمَنَاسِكِ كَانَ الْفُتُوحُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَنَاسِكِ وَكُلُّهُمَا أَثْبَتْنَا وَصَحَّحْنَا فِي هَذَا السَّابِقِ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ: «إِنِّي يَدُوسُ فَوْقَ رُجُلَيْهِمَا اللَّهُ تَعَالَى تَرْجُمُهُمَا»

ہے اور تمتع میں تاخیر کیونکہ تمتع میں بعد فراغت عمرہ احرام باندھا جاتا ہے لہذا قرآن افضل ہے پس جن امور کی ہم نے اس باب میں تصحیح کی تھی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ لِمَتْعَةٍ أَوْ قِرَانٍ هَلْ يَرْكَبُ امْرَأَةً

جو ہدی تمتع اور قرآن میں لائی جاتی ہو کیا اس پر سوار ہوا جاتا ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَلَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ بِحَجٍّ وَاعْتِمَارٍ مَعًا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ»

حدیث بیان کی ہم سے یونسؑ کہا خبر دی ہم کو ابن وہبؒ سے حدیث بیان کی مالکؒ وہ روایت کرتے ہیں ابو الزناد سے وہ اسعج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی ماتے دیکھا فرمایا اس پر سوار ہو جا عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ہدی ہے فرمایا تجھے خرابی اس پر سوار ہو جا حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ تَحْفَظِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَلَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ بِحَجٍّ وَاعْتِمَارٍ مَعًا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ»

بیان کی ہم سے یونسؑ کہا خبر دی ہم کو ابن وہبؒ سے حدیث بیان کی ابن ذریرہؒ وہ روایت کرتے ہیں ابن ماجہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ تَحْفَظِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَلَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ بِحَجٍّ وَاعْتِمَارٍ مَعًا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ»

وہی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحقؒ وہ روایت کرتے ہیں اپنے عم معمر بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اس روایت میں ہے تیسری یا چوتھی دفعہ اپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجھے اس پر سوار ہو جا حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ تَحْفَظِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ بَعْدَ الْغَدَاةِ فَلَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ بِحَجٍّ وَاعْتِمَارٍ مَعًا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَحْجْ وَاعْتَمَرَ»





امام ابو جعفر طحاوی نے فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسبطرف گیا ہے کہ جو شخص ہدی لیکر جائے تو اس کے لئے ہدی پر سواری جائز ہے خواہ ہدی تمتع ہو یا ہدی قرآن اور احتیاج انہیں آثار سے کیلئے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیلئے اور فرمایا ہے کہ مذکورہ بالا آثار میں جس شخص کا ذکر آئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تہک جانیکے سبب سے ہدی پر بیٹھ جانے کا حکم فرمایا تھا سو یہ ہم ہی کہتے ہیں کہ مجبوری کی حالت میں ہدی پر سواری کرنا جائز ہے اور غیر ضرورت کے وقت ہدی پر سواری جائز نہیں پس محتمل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بوجہ ضرورت کے ہدی پر سوار ہونے کا حکم کیا تھا اور محتمل ہے کہ بلا ضرورت کے حکم دیا تھا **فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَوْلُهُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ** مَعْنِي قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ بَنِي حَضْرَةٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ بَنِي حَضْرَةٍ وَفَدَّ جَهْدٌ قَالَ انْكِهَاهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِهَاهَا كَيْفَ قَالَ انْكِهَاهَا تَرْجُمُوهَا بِمِنْ جَاهُكَ اس امر پر نظر الیں کہ آیا کوئی حدیث اس احتمال پر دلالت کہتی ہو یا نہیں چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مجبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ یہ شخص تہک گیا ہوا ہے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ** وَالْقِيْلُ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ مَعَاوِيَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ الطَّوِيلُ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ بَنِي حَضْرَةٍ وَفَدَّ جَهْدٌ قَالَ انْكِهَاهَا فَقَالَ انْكِهَاهَا كَيْفَ قَالَ انْكِهَاهَا وَانْ كَانَتْ تَدْنِي تَرْجُمُوهَا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عثمان اور قیقلی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید الطویل نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ یہ شخص تہک گیا ہوا ہے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے فرمایا ہدی ہے تو کیا ہوا اس پر سوار ہو جاؤ **وَقُلْ كُودِي فِي حَدِيثِ ابْنِ جُمَرَةَ** حَدَّثَنَا يَكْلُ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا تَرْجُمُوهَا بِمِنْ جَاهُكَ اس امر پر نظر الیں کہ حدیث روایت کی گئی ہے وہ ہی اس سے ہے پر دلالت کہتی ہے **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ** تَنَاوَلْنَاهُ عَنْ جَاهُكَ عَنْ تَابِطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنَاوَلْنَاهُ بَنِي حَضْرَةٍ وَفَدَّ جَهْدٌ قَالَ انْكِهَاهَا وَمَا انْكُمْ مُسْتَوْنَيْنِ سُنَّةٌ هِيَ اخْتِلَافُ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُوهَا بِمِنْ جَاهُكَ اس امر پر نظر الیں کہ حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیم نے وہ روایت کرتے ہیں حجاج سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ اس شخص کے متعلق فرماتے تھے جو ہدی لیکر چلے اور تہک گیا ہو تو اس پر سوار ہو جائے مگر تم لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر جو تمام طریقوں سے احسن اہدی ہے عمل نہیں کرتے **قُلْ فِي ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا أَقْدَرُوا ابْنِ جُمَرَةَ وَأَخْبَرُوا أَنَّهُ سُنَّةٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

[illegible]





شعبہ سودہ حکم سے وہ مجاہد سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مزیق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے وہ روایت کرتے ہیں سبحان اور حیان سے وہ دونوں حماد سے وہ ابن نجیم سے وہ مجاہد سے آیہ کریمہ لکھنا منافع الالبہ کے متعلق فرمایا کہ بانوروں کی بیٹیوں اور ان کے دودھ اور ان کے صوف وغیرہ سے فائدہ ہے حتاک کہ وہ ہڈی میں نہ لائی جلاز  
**حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ ثَنَا حُطَّاحٌ قَالَ ثَنَا حُكَّادٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى**  
 اَحِلَّ مَسْمًى قَالَ هِيَ الْاَبْلُ يَنْتَفِعُ بِهَا حَتَّى تَقْلَدَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدٍ خَزِينَةَ كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي  
 هَمَّ مِنْ جَلَّجَ لَكُمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ حَمَادٍ كَمَا خَبَرَنِي بِكَوْزَلِي نَجِيْمٌ وَهُوَ رَوَيْتُ كَرْتِي هَمَّ مِنْ مَجَاهِدٍ سَيَ كَرِيْمِ  
 لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى اَحِلَّ مَسْمًى كَمَا مَتَعْلَقُ فَرَايَا كَرْتِي هَمَّ مِنْ نَفْعِ بَابَا كَرْتِي كَرْتِي هَمَّ مِنْ نَفْعِ بَابَا كَرْتِي هَمَّ مِنْ نَفْعِ بَابَا كَرْتِي  
 قَالَ تَدَاوَدَ قَاءَ عَنْ مَنَصُّوْرٍ عَنْ اَبِي هَرِيْرَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى اَحِلَّ مَسْمًى قَالَ ابْنُ اَحْتَا حَرَّ إِلَى طَهْرٍ هَمَّ كَرْتِي هَمَّ  
 إِلَى لَيْثٍ كَرْتِي هَمَّ كَرْتِي تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي  
 بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي  
 بَن فَرَايَا هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي

۱۹

۲۰

## بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

بجالت احرام کن کن جانوروں کا مارنا جائز ہے

**حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى**  
 رَن حَكِيْمٌ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى رَن حَكِيْمٌ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ  
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحَذَقُ وَالْعَنَْابُ وَ  
 الْقَانَكَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ لَا آتِلَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَيَّةُ وَالِدَّيْنُ وَالْحَمَامَةُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ  
 عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَكُمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى  
 مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ سَيَ وَهَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى  
 وَهَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى وَهَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ  
 جَانِيْنَ بِجَوِيْلٍ - كَوَّارٍ چوٹھا اور کٹنا کٹنا بجز اس کا نہوں نے اپنی روایت میں سانپ پیڑے اور کٹنے کٹنے کا ذکر  
 کیا ہے **حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى**  
 صَالِحٌ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى صَالِحٌ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ  
 كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدٍ خَزِينَةَ كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدٍ خَزِينَةَ كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدٍ خَزِينَةَ  
 سَيَ وَهَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى  
 وَهَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى وَهَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ  
 ثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى  
 تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَى  
 هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي هَمَّ مِنْ سَابُو كَرْتِي

۱۰

۱۱

۱۲

قَالَ الْوَجَعُفِيُّ رَدَّ هَبْ قَوْمًا إِلَىٰ هَذَا فَقَالُوا الْكَلْبُ الْحَقُّورُ الَّذِي أَنَا لَهُ اللَّيْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَهُ هُوَ الْأَسَدُ  
وَكَانَ سَنَعَ عَفْوٍ فَهُوَ ذَا جِلٍّ فِي ذَلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَرَّدُونَ فَقَالَ الْمُنْبَأُ الْحَقُّورُ هُوَ الْكَلْبُ الْمُحَرَّرُ  
وَلَيْسَ الْأَسَدُ وَمَنْ فِي شَيْءٍ وَقَالُوا لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَمَحَنِ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَفْوَ  
هُوَ الْأَسَدُ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ نَوَائِلِ مَا أَنْبَأَنَا بِهِ أَبُو جَهْر طحاوي رحمه الله فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرح گیا ہی  
کہ کئے گئے سے جس کے حرم پرانے کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے شیر مراد ہے اور اسی طرح مرلیک  
درندہ اس حکم میں داخل ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کثرتاً تو مشہور و معروف ہے  
وہ شیر تو نہیں سو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تو ہے نہیں بلکہ ابو ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہنا اس

[illegible][illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اور اوس کا م (رجائیت) آپؐ ایسا میت تھا مگر یہاں جس سے شکر و تحسین

قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي قَزِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَإِنَّ هَذَا مِنْ كَرِّهِ يُرْوَى حَارِثُ بْنُ







۳۱۰

کو مار سکتا ہے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حَلَّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَسْنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا**

**وَهَبُ بْنُ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ**

**عَنِ ابْنِ جُمَرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ يَزِيدِ بْنِ سَنَانٍ**

کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہی ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب

نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا رِبْعَةُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ النَّظَرِ قَالَ ثَنَا اللَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُمَرَةَ**

**عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رِبْعِ الْمُؤَذِّنِ**

کی ہم سے شعب بن الیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے

وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ النَّظَرِ**

**عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُمَرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ يَزِيدِ بْنِ**

حدیث بیان کی ہم سے شعب بن الیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے

وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي**

**هَاشِمُ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ جُمَرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ**

بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہے کہ وہی ہے کہا خبر دی ہے کہ وہی ہے کہا خبر دی ہے کہ وہی ہے کہا خبر دی ہے کہ وہی ہے

بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے -

**حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْرَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُمَرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**

**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُزَيْمَةَ**

کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ**

**عَنِ ابْنِ جُمَرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ يَزِيدِ بْنِ سَنَانٍ**

کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا پڑھی میں نے امام مالک سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا**

**ابْنُ قُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا وَهَبُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ جُمَرَةَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ**

**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهَذَا قَوْلٌ مِثْلُهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ**

بیان کی ہم سے وہی ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعب نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرما باہان پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی -

**حَلَّ ثَنَا ابْنُ قُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ**

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷





کہ جو قتل سائر المشایع یا باحیدہ قتل الکلب العقور و اسنادیک خاصاً من المشایع **لَمْ** قَدْ لَایَا کَ اَدَاخَ  
 مَعَ ذَٰلِکَ اَیْضاً قَتَلَ الْعُرَابَ فَاحْذَرُوا مِنْ دَوَى الْمُحَلِّبِ مِنَ الطَّیْرِ وَ قَدْ اُجْتَمِعُوا اَنَّہُ لَمْ یُرِدْ بِذَٰلِکَ کُلَّ  
 ذِی مُحَلِّبٍ مِنَ الدَّائِرِ لَا تَقْتُلُوْا اَلْعُقَابَ وَالصُّنَّارَ وَالْمَارِیَ دُوْحُجَلِّبٍ وَاِنَّہُمْ عَلَیْہُمْ مَقُولٌ لِّمُحَلِّبٍ  
 کَمَا یَقْتُلُ الْعُرَابُ اِنَّہُمْ اَوَاہِیْ اِلَّا نَاحَۃً مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیلُ الْعُرَابِ وَاحِدٌ عَلَیْہَا حَامِئَةٌ  
 لَا تَمْلِ مَا سَوَّاهُمْ مِنْ کُلِّ ذِی مُحَلِّبٍ مِنَ الدَّائِرِ وَاجْتَمِعُوا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ قَتَلَ الْعُقُورَ  
 فِی الْاِحْرَامِ نَاخَعُومَ وَاجْتَمِعُوا اَنَّ حَنِیْعَ الْاَوَامِ مِنْہَا اَنَّ مُوَادَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نَاخَعُ قَتَلَ  
 الْعُقُورَ اَنَاخَ دَلَّ جَمِیعُ الْاَوَامِ قَدْ دَلَّ النَّابِ مِنَ الْمَشَایِعِ بِدِیَ الْمُحَلِّبِ مِنَ الطَّیْرِ اَنَّہُ مِثْلُ الْاَوَامِ مَعَ مَا  
 قَدْ یَنْتَیْزُ ذَٰلِکَ رَسُوْلُ مَا فَکَا حَاوَرَمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی حَدِیْثِ النَّبِیِّ الصَّحِیحِ **قَالَ** قَالِیْ اَمَّا  
 حَعْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَکْمُہُ لَمْ یَسْعَ کَمَا ذُکِّرَتْ لَا تَقْتُلُوْا کُلَّ مَا کَانَ لَا یُوْکَلُ مِنَ الْمَشَایِعِ فَہُوَ  
 کَالْکَلْبِ **قِیْلَ** لَہُ قَدْ عَلَظْتَ فِی التَّحْذِیْرِ لَا تَقْدَرُ اَیْمَا النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنَاخَ قَتَلَ الْعُرَابَ وَ  
 اَلْمُحَلِّبَ اِذَا لَقِیْتَهُ وَاَكْلَ النَّحْوَمِ ہُوَ لَا یُمْنَاخَ عِنْدَکُمْ فَلَمْ یَكُنْ اَنَاخَ اَکْلَہُمْ فَمَا یُوجِبُ حُرْمَۃً فَمِنْہُمْ فَکَذَٰلِکَ  
 الطَّیْرُ لَیْسَ اَنَاخَ اَکْلَہَا اَوْ جِبَ حُرْمَۃً قَتْلَہَا وَاَمَّا مِیْعَ مِنْ قَتْلِہَا اِنَّمَا صُنْدٌ اِنْ کَانَ سَبْعًا فَکُلُّ الْمَشَایِعِ  
 کَذَٰلِکَ اِلَّا الْکَلْبَ الَّذِیْ خَصَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خَصَّہُ بِہُ **قَالَ** قَالِیْ کَذَٰلِکَ یُکُوْنُ سَائِرُ الْمَشَایِعِ  
 کَذَٰلِکَ دَہِیْ لَا یُوْکَلُ **قِیْلَ** لَہُ قَدْ یُکُوْنُ مِنَ الصُّنْدِ مَا لَا یُوْکَلُ وَمَا لَیْسَ لِدَہِیْ حَبْلٌ لَّیْسَ لَہُ اِذَا کَانَ فِی  
 اَلْمَحَلِّ جِلْدٌ لَا تَرْجَمُہُ غَرَضٌ بِہِہُ یَاخِرُ جَانُوْرَیْنِ جَنْ کُوْنَا کَرَسُوْلٍ مَقْبُوْلٍ اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْرَامِ اَوْ غَیْرِ اِحْرَامِ کِیْ حَالَتِہِ  
 مَارَیْ کَا حَکْمٌ دِیَا بِہِ اِنْ جَانُوْرَیْنِ کُوْنُوْا کَرَادِنْ کَ مَارِیْ کِیْ اِجَاذَتِ دِیْنَا اِسْ کِیْ نَفِیْ کَرِیْ تَہِہُ کَ اَنِّہِیْنِ کَ مِثْلِ اَوْرَ جَانُوْرِ  
 ہِیْ اَنِّہِیْنِ کَا حَکْمٌ رَہِیْ تَہُ ہُوْنِ بَحْزِ اِسْ کَ نَبِیْ کَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہِیْ نَہُ خُوْدِ کِیْ جَانُوْرِ کَ مَارَیْ کَا حَکْمٌ بَیَانِ فَرَا یَا ہُو  
 اَبَ اَکْرَ کُوْیْ بِہِہُ اَعْرَاضِ کَ رَہِہُ دِیْہِیْ تَہِہُ ہِیْنِ کَ سَانِیْ کَا مَارَیْ ہِیْ حَلِ وَحَرَمِ دُوْنُوْنِ مِیْنِ جَا تَہِہُ اَوْرِہِیْ حَکْمِ اَوْرِ مَوْذِیْ کِیْ یُوْرَ  
 کَلِہِہُ حَالَا نَکَ رَسُوْلٍ مَقْبُوْلٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہُ مَذْکُوْرَہُ بِالْاَحْدِیْثُوْنِ مِیْنِ خَاصَہُ کِیْ یُوْکَا ذَکْرُ کِیْ ہِہُ تَوْجِیْ طَرَحِ بِہِہُ کَ  
 ذَکْرُ کَرِیْ نَہُ سَہُ بَاقِیْ مَوْذِیْ کِیْ رُوْنِ کَ مَارَیْ کَا حَکْمٌ نَکَالِ لَیَا کِیْ اِسِیْطَرَحِ کَلْبِ عَقُوْرِ کَ ذَکْرِ سَہُ بَاقِیْ دَرِندُوْنِ کَ مَارَیْ  
 کَا حَکْمٌ نَکَالِ لَیَا جَا کَہُ تَہُ اِسْ کَ جَوَابِ مِیْنِ کَہَا جَا کَہُ تَہُ ہِیْمَ اَوْرِ بَیَانِ کَ چَکَہُ ہِیْنِ کَہُ بَاقِیْ سَبَاحِ کَہُ نَہُ مَارَیْ کَہُ مَتَعَلِیْ لَیْصِ  
 وَاَرِ دِہِوْ چَکِ ہِہُ کِیْ یُوْکَا رَسُوْلٍ مَقْبُوْلٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہُ چَکَہُ کَہُ مَارَیْ سِوِیْ دَرِندُوْنِ مِیْنِ وَاَخْلَ ہِہُ مَنَعِ فَرَا یَا کِیْ  
 اِسْ سَکَا بَہُ ہُوَا کَہُ کَلْبِ عَقُوْرِ کَ ذَکْرِ سَہُ اِحْرَامِ کَہُ دَرِیْمَانِ ہِیْ رَا کِیْ دَرِندَہُ کَ شَکَا رَکِیْ اِبَا حَتِ قَصُوْدِ نَہِیْنِ ہِہُ بَلْکَ  
 خَاصِ کَلْبِ عَقُوْرِ کِیْ مَاسُوَا اِسْ کَہُ ہِہُ ہِہُ ہِیْنِ کَہُ رَسُوْلٍ مَقْبُوْلٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہُ چِیْلِ کُوْدِنْ کُوْجُوْ نِیْجَہُ سِوِیْ کِیْ کَرِہَانِہُ  
 وَاَلِیْ پَرِندُوْنِ مِیْنِ اِحْرَامِ کَہُ دَرِیْمَانِ مَارَیْ کِیْ اِجَاذَتِ دِیْ بَا وِجُوْدِ اِسْ کَہُ سَبْ کَا اِتْفَاقِ ہِہُ کَہُ اِنْ کَہُ ذَکْرِ سَہُ ہِیْ رَا کِیْ  
 پِنْجَہُ سَہُ کَہَا نِیْوَا اَلِ پَرِندَہُ مَرَادِ نَہِیْنِ ہِہُ چَنَا نِیْجَہُ عَقَابِہُ صَقَا وِرْ بَا زِ نِیْجَہُ سَہُ پِکْرُ کَرِہَا نِیْوَا لَہُ پَرِندُوْنِ مِیْنِ سَہُ ہِیْنِ اَوْرِ  
 چِیْلِ کُوْہِ کِیْ طَرَحِ حَرَمِ مِیْنِ اِنْ کَا مَارَیْ نَا جَا تَہُ نَہِیْنِ ہِہُ بَلْکَ چِیْلِ کُوْہِ کَا مَارِیْ کِیْ اِبَا حَتِ خُوْدَا وِہِیْ نِیْجَہُ مَحْذُوْبِ ہِہُ اِسْ پَرِہِیْ  
 سَبْ کَا اِتْفَاقِ ہِہُ کَہُ ہِہُ جُوْرَسُوْلٍ مَقْبُوْلٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہُ اِحْرَامِ کَہُ دَرِیْمَانِ پِہُ تُوْکَہُ مَارَیْ کِیْ اِجَاذَتِ دِیْ تُوْ  
 اِسْ سَہُ اَپْ کِیْ مَرَادِ تَامِ مَوْذِیْ کِیْ رُوْنِ کُوْ مَارِیْ کِیْ ہِہُ چَنَا نِیْجَہُ اِحْرَامِ کَہُ دَرِیْمَانِ تَامِ مَوْذِیْ کِیْ رُوْنِ کَہُ مَارَیْ پَرِہِیْ

لیس حکم عام کو بقیہ میں جو کلمات مستثنیٰ سے ثابت ہو درج فرما۔ یہاں ذکر کردہ یہ ہیں اور مشہور معروف ہیں صقراں تمام جمع کہتے ہیں اور باقی دونوں مردہ والے اصلی نام سے مشہور معروف ہیں ۱۲ مترجم سلسلہ تفسیر۔









۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْمُ صَنِيدَ فَرَاذَةَ فَقَالَ إِنِّي خَرَامٌ تَرْجَمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَي  
 ابوعاصم نے وہ روایت کرتے ہیں جو صحیح سے وہ حسن بن سلم سے وہ طاؤس سے جو جریج بن ارقم سے آئے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی  
 کی خدمت میں شکار کا گوشت بھیجا اپنے اوسے واپس کر دیا اور فرمایا میں احرام میں ہوں **حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ**  
**قَالَ تَنَا أَسَدُ قَالَ تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَيْسَ بِنِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلِي فِي لَهْ عَصُومِيَّةٍ وَهَوَّجُ حَرَامٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ تَرْجَمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَي**  
**الْمُؤَذِّنُ** نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اس سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے  
 وہ عطاء سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت بحالت آپ کے محرم ہونیکے ہدیہ لایا گیا آپ نے قبول نہیں کیا فرمایا صان -  
**قَالُوا أَيْضًا مِثْلَ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا**  
**تَدَاكَ الْعَصُومَةُ عَلَى الْإِهْدَى أَهْلًا أَوْ الْبَيْتِ لَا تَكُلْ حَرَامٌ تَرْجَمُهُ قَائِلِينَ قَوْلَ اِدُل بَيَانِ كَرْتِ** ہن کہ حدیث علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کی طرح اس حدیث میں بھی مذکور ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت اس لئے واپس  
 کر دیا کہ آپ محرم تھے **وَأَحْتَجُّ إِلَى ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ تَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ**  
**عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ حَتَّامَةَ قَالَ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د**  
**أَنَا يَا لَأَنَاءٍ أَوْ لَوْدٍ أَنَّ قَاهْدَيْتَ لَهْ تَحْمُ حَرَامٍ وَحَيْثُ فَرَاذَةُ عَلَى فَلَمَّا نَأَى الْكِرَاهَةَ فِي دَجْهِي قَالَ لَيْسَ بِنَاكَ عَلَيْكَ**  
**وَاللَّيْنَا أَحَدُهُمْ تَرْجَمُهُ** ماسواى اس کے قائلین قول اول اس حدیث سے ہی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے یونس نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے عیبة اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہقام ابوا  
 یا کہا ہقام و دان میری پاس گذری میں حمار وحشی کا گوشت آپ کی خدمت میں لایا آپ نے واپس فرمایا پھر جب آپ میرے  
 چہرہ پر آزدگی ملاحظہ کی فرمایا میں یہ گوشت واپس نہیں کرتا مگر بات یہ ہے کہ ہم محرم ہیں **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَعْدٍ**  
**قَالَ تَنَا أَسَدُ قَالَ تَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَرِهَ اسْتِجَادَهُ وَمِثْلُكَ تَرْجَمُهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَي**  
**سَلِيمَانُ بْنُ شَيْبَةَ** کہا حدیث بیان کی ہم سے اس سے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہیں اسحق  
 بن اسد سے وہ زہری سے یہ راویوں کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَقِيلَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ مُضْطَرَبٌ**  
**قَالُوا قَدْ قَوْمٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَرَدَّاهُ أَحَدُونا فَقَالُوا إِنَّمَا أَهْدَى إِلَيْهِ جَمَانًا وَخَيْشًا تَرْجَمُهُ** پس اس کے جواب میں کہا  
 جانکا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بعض راویوں نے یہ حدیث اس طرح بیان کی ہے جس طرح مذکور ہوئی اور بعض نے اس طرح  
 بیان کی ہے کہ حمار وحشی آپ کی خدمت لایا تھا - **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ قَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ**  
**عَنْ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**جَمَانًا وَخَيْشًا تَرْجَمُهُ** کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہو کہ ابن عباس  
 اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عیبة اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ صعب بن جثامہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ حمار وحشی لائے پھر

اس کے نزدیک ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے





OK









بیان کی ہم سے محمد بن خریص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی  
دی مچھکو عثمان بن عبد اللہ بن وہب نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ بے والد کہ وہ محرم لوگوں کو  
درمیان حاسبے ہو اور انہوں نے ایک حمار وحشی دیکھا تو گوٹری پر سوار ہوئے اور اسے نکار کر لائے لوگ اسے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ایک دریافت کیا فرمایا تم نے اتار دیا تھا یا تم نے شکار کیا ہے باذرع کیا ہے عرض  
کساہیں فرمایا تو یہ کہہ کر **حَلَّ قَتَا یُوْسُ قَالَ اَنَا اَنْ وَهَبِ اَنْ مَا لَکَا حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ الصَّرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ**  
**قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلًا إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَحَلَّفَ**  
**مَعَ أَصْحَابِهِ لَمْ يَحْرَمُوا وَهُوَ عَزْرٌ مُجَرَّمٌ فَرَأَى جَارًا أَقْبَضًا فَاسْتَوَى عَلَيْهِ فَرَسَهُ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ سَأَلُوهُ سَوَاطِلَ**  
**فَأَنزَلُوا لَهُمْ رَفْعَهُ نَوَافِلًا فَحَدَّثَهُ ثُمَّ سَلَّ عَلَيْهِ الْحِمَارَ فَقَالَ مَا كُلُّ مِثْلِهِ تَعْصُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَأَنَّى تَعْصِيهِمْ فَلَمَّا أَحَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهَا هِيَ طَعْنَةُ أَطْمَلِكُوَهَا**  
اللہ نے ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہماو بن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرنے ہیں  
ابو النضر سے وہ نافع مولى ابی قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہمراہ تھے جب مکہ کے بعض راستہ پر پہنچے تو کسی ایک اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوقتادہ پیچھے رہ گئے  
بہ لوگ تو محرم تھے ابوقتادہ غیر محرم تھے اسی اثنا بن انہوں نے ایک حمار وحشی دیکھا تو یہ کہہ کر پرچکر بیٹھ گئے اور لوگوں  
سے کہا کہ وہ اور کیا بکیر نہیں وہاں دین لوگوں نے اٹھانے سے انکار کیا عرض انہوں نے خود اٹھا با اور ایک کراؤ سے شکار  
کر لائے سو بعض لوگوں نے کہا یا اور بعض نے نہیں جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے تو آپ سے اس کے  
متعلق دریافت کیا فرمایا یہ ایک کہانہ ہے حوالہ تعالیٰ نے نہیں کیا **حَلَّ قَتَا یُوْسُ قَالَ اَنَا اَنْ وَهَبِ اَنْ مَا لَکَا**  
**حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ رَأَى اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلًا إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَحَلَّفَ**  
**مَعَ أَصْحَابِهِ لَمْ يَحْرَمُوا وَهُوَ عَزْرٌ مُجَرَّمٌ فَرَأَى جَارًا أَقْبَضًا فَاسْتَوَى عَلَيْهِ فَرَسَهُ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ سَأَلُوهُ سَوَاطِلَ**  
**فَأَنزَلُوا لَهُمْ رَفْعَهُ نَوَافِلًا فَحَدَّثَهُ ثُمَّ سَلَّ عَلَيْهِ الْحِمَارَ فَقَالَ مَا كُلُّ مِثْلِهِ تَعْصُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَأَنَّى تَعْصِيهِمْ فَلَمَّا أَحَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهَا هِيَ طَعْنَةُ أَطْمَلِكُوَهَا**  
بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ عطار بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے اور یہ زیادہ بیان کیا کہ اپنے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس کا گوشت ہے ۔  
**فَقُلْنَا إِنَّا لَنَأْتِيَنَّكَ ذَكَاةٌ لَمْ يَحْدُثْ فِي ذَقَبٍ مَا هَذَا ذَكَاةٌ وَمِنْهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ حَاصِلَةٌ وَإِنَّا آرَادْنَا أَنْ نَكُونَ لَهُ وَ**  
**لَا أَصْحَابَهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ فَقُلْ اَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَهُ وَلَهُمْ وَلَمْ يُحْرِمَهُ عَلَيْهِمْ**  
**لَا رَدَّ لَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْرْتُمْ أَوْ صَدَقْتُمْ أَوْ فَتَكْتُمُ قَالَ الْعَالَا قَالَ فَاذْكُوا فَقُلْ ذَلِكَ آيَةُ الْبُحُورِ عَلَيْهِمْ إِذَا أَفْعَلُوا**  
**شَيْئًا مِنْ هَذَا أَفْعَلُوا عَلَيْهِمْ بِمَا سَوَى ذَلِكَ وَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فِي حَدِيثِ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلَبِ أَوْ بَصَادَ كَلِمَةً أَنَّهُمْ مَأْصِدًا لَهُمْ بِأَفْعَلِهِمْ فَهَلْ أَوْجَعَهُ هَذَا النَّابِ مِنْ طَرِيقِ**  
**الْأَقَارِ الْمُرَوِّثَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ فِي هَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا عُمَرُ بْنُ الْمُطَّلَبِ بِمِثْلِ تَرْجُمِهِمْ**  
اتار سے معلوم ہوا کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ شکار خالص نہیں بلکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
آپ کے اصحاب کے لئے کیا تھا سو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مباح فرمایا کہ وہی اور لوگ بھی کہیں اور ان پر

۱۱۱

۱۱۱









سے وہ قسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سات موقعوں پر اتہاد و مساجد کا  
تکبیر تحریمہ کے وقت رویت بیت اللہ کے وقت صفا و مشرف پر عرفات پر مزدلفہ پر اور جمعہ تین پر **حَلَّ لَنَا مَعَهُ قَالَ كُنَّا**  
**الْحَمَاقِي قَالَ قَتَا الْمُحَارِبِي بَعْنِ ابْنِ ابْنِي لَيْلِي عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ حدیث  
بیان کی ہم سے فہم لے کہا حدیث بیان کی ہم سے صفائی لے کہا حدیث بیان کی ہم سے محابلی نے وہ روایت کرتے ہیں  
ابن ابی لیل سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

بیان المسئلة

قَالَ الْوَضَّاعُ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ مَا حُوِّدَ بِهِ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا خَالَفَ شَتَائِمَهُ غَيْرَ رَفَعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ وَإِنْ قَوْمًا  
خَصَّ بِطَوْلٍ إِلَى ذَلِكَ وَاجْتَبَوْا بِهَذَا الْحَدِيثِ **وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَكِرَ هُوَ أَرْفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ النَّبِيِّ**  
ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی یہ فرماتے ہیں کہ شک نہیں کہ یہ حدیث معمول ہو ہے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ کسی نے اس  
حدیث سے اختلاف کیا ہے بجز اس کے روایت بیت اللہ کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے چنانچہ ایک گروہ اس طرف گیا  
ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ روایت بیت اللہ  
کے وقت ہاتھ اوٹھانا مکروہ ہے **وَاجْتَبَوْا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي حَرْبٍ يَقُولُونَ قَالَ ثَنَا**  
**شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ**  
**ذَلِكَ شَيْءٌ بَفَعَلَهُ الْيَهُودُ فَلَمْ تَجْعَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ** ترجمہ اور احتجاج اس  
حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث  
بیان کی ہم سے تبعہ وہ روایت کرتے ہیں ابو قزعة الباہلی سے وہ مہاجر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
کہ ان سے روایت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اوٹھانے کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا روایت بیت اللہ کے وقت یہود ہاتھ  
اوٹھایا کرتے ہیں ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو اپنے ساتھ نہیں اوٹھائے **فَهَلْ أَحَارُ**  
**بُنِي عَبْدِ اللَّهِ مَا حَدَّثَنَا أَنَّ ذَلِكَ مِنْ وَعِلِّ الْيَهُودِ وَلَيْسَ مِنْ وَعِلِّ أَهْلِ الْأَسْلَامِ وَأَبْنَاهُمْ قَدْ جَعَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ هَذَا الثَّابِتُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ الْأَسْنَادِ فَإِنَّ هَذَا الْأَسْنَادَ أَحْسَنُ**  
**مِنْ إِسْنَادِ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيفِ عَالِي الْأَنْفَارِ فَإِنَّ حَاجِبًا قَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّ ذَلِكَ مِنْ**  
**وَعِلِّ الْيَهُودِ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَبَهُ عَلَى الْأَمْتِدَاءِ مِنْهُمْ إِذْ كَانَ حَمَلُهُ**  
**أَنْ يَكُونَ عَلَى شَرِّ نِعَتِهِمْ لَا تَعْلَمُ أَهْلُ كِتَابٍ حَتَّى يُجِدُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ شَرِّ نِعَةٍ تَسْمِيَتُهُمْ نِعَتُهُمْ ثُمَّ رَفَعَهُ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَفَهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِذَا مِنْ مَحَالِفَتِهِمْ فَحَدَّثْتُ حَاجِبًا أَوْلَى لَاحِقَ بِهِ مَعَ تَصْحِيفِ هَذِهِ**  
**الْحَدِيثَاتِ السَّيِّئَةِ نَحْدِيثُ ابْنِ عَمِيَّاسٍ رَوَى ..... وَأَبْنِي عَمَّارَ وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ الطَّرِيقِ فَإِنَّ رَأْيَنَا**  
**الرَّوْفَ الْمَلِكُ كُورِي هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى ضَوْئِهِ فَيُسَدُّ رَفْعُ لَتَلْبِيَةِ الصَّلَاةِ وَمَعَهُ رَفْعُ لَدَا عَائِفًا مَا لِلصَّلَاةِ**  
**فَرَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ انْتِهَاجِ الصَّلَاةِ وَأَمَّا مَا لَدَا عَاءٍ فَرَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَجْمَعٍ وَعَرْفَةٍ وَعِنْدَ**  
**الْجَمْرَتَيْنِ فَهَلْ امْتَفِقَ عَلَيْهِ تَرْجَمَهُ سِرَّ حَضْرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَبَرِيْتِ هُنَّ كِه رَوِيْتِ بِيْتِ اللّٰهِ كِه**  
وقت ہاتھ اوٹھانا یہود کا فعل ہے نہ اہل اسلام کا اور کہ انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج

[illegible]





میں سے کسی مقام پر بھی تعظیماً اوس کے لئے ہاتھ اوٹھانا جائز نہیں تو رویت ہینا لکھ کے وقت ہی تعظیماً ہاتھ اوٹھانا جائز نہیں نہ بحالت احرام نہ بحالت غیر احرام دوسری دلیل یہ ہے کہ مذکورہ بالا مقامات میں سے جہاں جہاں ہاتھ اوٹھایا جاتا ہے وہاں وقوف نہیں کیا جاتا ہے اور جہاں وقوف نہیں کیا جاتا ہے وہاں ہاتھ اوٹھایا جاتا ہے چہرہ عقبہ میں وقوف نہیں کیا جاتا تو ہاتھ اوٹھایا جاتا بخلاف جہتیں کے وہاں احرام کے درمیان وقوف کیا جاتا ہے اور ہاتھ اوٹھایا جاتا ہے پس اسی قیاس پر ہینا لکھ شریف کا حکم ہے کہ وہاں وقوف نہیں تو ہاتھ اوٹھایا نہیں اور ہاتھ اوٹھایا جاتا ہے امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **وَقُلْ رُبُّیْ فِیْ ذٰلِكَ عَزَمُ الْاَمْرُ** **النَّبِیُّ مَا حَرَّمَ سَلَمٌ عَنْ سَلَمٍ عَنْ اَبِیْ یُوسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مَعْصُومٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ قَالَ تَرَفَّعَ الْاَیْدِیْ فِی سَمْعِ مَوَاطِنَ فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فِی التَّكْلِیْمِ لِلْقُورِ فِی الْوُتْرِ وَیَرِی الْعِیْدِیْنَ وَعِنْدَ سَلَامِ الْحَجْرِ وَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَدِیْنَةِ وَیَحْجِعُ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامِیْنِ عِنْدَ الْحَمْرَیْنِ قَالَ الْاَوْثَقُ قَامَا فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فِی الْعِیْدِیْنَ وَفِی الْوُتْرِ وَعِنْدَ سَلَامِ الْحَجْرِ یَجْعَلُ ظَهْرَ كَفِّهِ اِلٰی وَجْهِهِ قَامَا فِی الثَّلَاثِ الْاُخْرٰی فِی سَبْعِیْنَ بَاطِنَ كَبْرَةٍ وَجْهِهِ قَامَا مَا لَمْ یَكُنَا فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَقَدْ اُتِفِقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى ذٰلِكَ جَمِیْعًا ذَا مَا التَّكْلِیْمُ فِی الْقُنُوتِ فِی الْوُتْرِ فَلَهَا تَكْلِیْمَةٌ زَائِدَةٌ فِی ذٰلِكَ الصَّلَاةِ وَقَدْ اُجْمِعَ الَّذِیْنَ یَقْنُتُونَ مَثَلِ الرُّكُوعِ عَلَى الرَّفْعِ مَعَهَا **فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ** اَنْ یَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ تَكْلِیْمَةٍ زَائِدَةٍ فِی كُلِّ صَلَاةٍ فَتَكْلِیْمَةُ اَعِیْدُ فِی الْاَوَّلِ فِیْهَا عَلَى سَلَامِ الصَّلَاةِ كَذٰلِكَ اَيْضًا **وَاَمَّا عِنْدَ سَلَامِ الْحَجْرِ** فَاِنْ ذٰلِكَ جَعَلَ تَكْلِیْمًا یَقْتَضِیْهِ الطَّوَاتُ كَمَا یَقْتَضِیْهِ التَّكْلِیْمُ الصَّلَاةِ وَآخِرِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَيْضًا تَرْجِمَہُ اِیسا ہی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے وہ امام ابو یوسف سے وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے وہ طلحہ بن مظرف سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے فرمایا ہاتھ سات موقعوں پر اوٹھائے جاتے ہیں تکبیر تحریمہ میں تکبیر قنوت میں تکبیرات عیدین میں حج اسود چوتھے وقت صفا و مردہ پر مزدلفہ پر عرفات پر اور مقامات جہتیں پر امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ تکبیر عیدین تکبیر قنوت اور حج الاسود چوتھے وقت پشت منہ کی طرف کرنا چاہئے اور باقی تین موقعوں پر باطن منہ کی طرف کرنا چاہئے۔ سو تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اوٹھانے میں تو جمیع مسلمین کا اتفاق ہے اور تکبیر قنوت دیگر تکبیرات صلوٰۃ کی نسبت ایک زائد تکبیر ہے سو تکبیر قنوت میں ہاتھ اوٹھانے پر اون لوگوں کا اتفاق ہے جو قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے ہیں تو اب معلوم ہوا کہ اسی قیاس پر مانکی ہر ایک تکبیر زائد پر ہاتھ اوٹھانا چاہئے چنانچہ تکبیرات عیدین ہی تکبیرات اندہ ہیں لہذا تکبیر قنوت کی طرح ان میں ہی ہاتھ اوٹھایا جاتا ہے اور حج اسود چوتھے وقت ہاتھ اوٹھایا جاتا ہے کہ طواف تکبیر کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جس طرح نماز تکبیر کے ساتھ شروع کی جاتی ہے اور خود رسول بقول **صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ** نے ہی حج اسود چوتھے تکبیر کہنے کا حکم فرمایا ہے **حَلَّ كُنَّا لَوْ شِئْنَا لَوُشُّ قَالَ كُنَّا سَفِیَانِ عَنْ اَبِیْ یَعْقُوْبَ الْعِیْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَمِیْرًا كَانَ عَلَى مَلَكَةٍ مِنْ حَرَمِ الْحِجَابِ عَنْهَا سَدَّةٌ ثَلَاثٌ وَسَعِیْنِ لَقَوْلٍ كَانَ عَمْرًا وَجَدًا قَوْلًا وَكَانَ یُرَاحِمُ عَلٰی الْوُكْنِ فَقَالَ لَهُ الْاَبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَا اَبَا حَفِصٍ اَنْتَ مَا حَلَّ قَوِیْ وَذٰلِكَ تَرَاحِمُ عَلٰی الْوُكْنِ فَتَوَدِّی الصَّیْغِیْفَ فَاِذَا اَدَّیْتَ خُلُوْعًا فَاسْتَمْلِہُ وَلَا فَلَکِیْرًا مَاضٍ تَرْجِمَہُ حدیث بیان کی ہم سے یونس کہنا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو یوسف سے کہ سنی میں نے امیر مکہ سے جو مکہ میں حج کی طرف****

۵۵

۵۶





OK

اصل یہ تہمتیں تہمتیں کہتی ہیں خود اور دھڑے کے درمیان ہے اور اس لحاظ سے وہ حق اور باطل پر حرکت کریں اور اصل حقیقت ایک خاص جگہ پر ہے یعنی ادھوں کی لکیریں کھینچ کر یہاں سے لے کر وہاں تک سوختے ہیں اس جگہ وہ اپنی جگہ پر

مراہٹ کر رہے ہیں مگر یہ لفظ غلط ہے اس کے استعمال کیا ہوا اور تصدیق اس قسم کا اقل و کسوف قاف ثانی کہ اصل کیا ایک یہاں لکھتے ہیں اصل انھوں نے لکھا تھا۔ اربع ہے اور تہذیب و مہارت کا مدد و طبیعت کا نام ہے رسول مقبول علیہ السلام نے جنتہا میں کہا اور فرمایا۔

سبح و باریک و بکر تہذیب کے علامت کہتے ہیں کہ ادا و افادہ مولوی وصی احمد تھے ہر الکتا تہذیب و مہارت

قُوَّةٌ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِلُ مِنَ الْحُجَّةِ الْأَسْوَدِ إِلَى الذَّكَايِ فَإِذَا تَوَارَى عَنْهُمْ مَشَى \*  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا حدیث بیان کی ہم  
 سے صفوان بن خلیفہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الطفیل سے کہا یسج ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ لوگ بیان  
 کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے اور کہ وہ مسنون ہے فرمایا راست کہتی ہے  
 اور غلط یہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے مگر وہ سنت نہیں ہے کیونکہ رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقعان پر سے دیکھتے تھے تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں  
 کہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بیماری نے لاغر کر دیا ہے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دوڑ کر ان لوگوں کو اپنی طاقت پہنچا  
 چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم - احم اسود سے رکن یا نیک رمل فی الطواف کرتے تھے اور جب دن کی نگاہوں  
 سے چھپ جاتے تھے تو آہستہ چلنے لگتے تھے۔ **قَالُوا** أَفَلَا تَرَى أَنَّهُ أَقْرَهُهُمْ أَنْ يَمْشُوا فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ يَمَّا بَيْنَ  
 الْكَوْكَبَيْنِ حَيْثُ لَا يَدَاهُمَا الْمَشْرُكُونَ وَأَقْرَهُهُمْ أَنْ يَرْمِلُوا فَمَا نَفَى مِنْ هَذِهِ الْأَشْوَاطِ لِزَوْجِهِمْ فَلَمَّا كَانَ قَدْ  
 أَقْرَهُهُمْ بِالزَّوْلِ حَيْثُ يَرْمِلُونَ وَبَنَزَلَهُ حَتَّى لَا يَرْمِلُوا تَلَّتْ يَدُكَ أَنْ الْزَّوْلَ كَانَ مِنْ أَجْلِهِمْ لَا مِنْ أَجْلِ  
 آتِهِ سُنَّةٌ **قَالُوا** وَمَا ذَلَّ عَلَى ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَمَّا حَجَّ ترجمہ پس قائلین قول اول بیان کرتے ہیں کہ  
 دیکھو ان چکروں میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو رکنین کے درمیان جہان مشرکین کی نگاہیں  
 نہیں پڑتی تھیں آہستہ چلنے کا حکم فرمایا تھا اور ماسواہ رکنین کے تیز رفتاری کا اس سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے دکھانے کے لئے رمل فی الطواف کا حکم فرمایا تھا نہ اس لئے کہ وہ سنت ہے چنانچہ جب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے تو اس میں ہی اپنے رمل فی الطواف نہیں کیا **وَكُرُوا فِي ذَلِكَ**  
**مَا حَدَّثَنَا هَذَا قَالَ تَنَايَحِي الْحَجَّارِي قَالَ تَنَا قَسَّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ السَّيِّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ**  
**الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي الْعُمْرَةِ وَمَشَى فِي الْحُجَّةِ** ترجمہ جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے جو بیان کی ہم سے  
 ہمارے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ النعمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ ابن  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ عمرہ کا طواف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز رفتاری کے ساتھ کیا اور حج کا آہستہ چکر۔  
**أَفَلَا تَرَى** اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمِلْ فِي حُجَّاهُ حَيْثُ عَدَّمَ الذَّنْبُ مِنْ أَجْلِهِمْ لَمْ يَرْمِلْ فِي عُمْرَتِهِ  
**وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَدُونَ** فَقَالَ الذَّوْلِيُّ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُولَى سُنَّةٌ لَا يَتَّبِعِي تَرْكُهَا فِي الْحُجَّةِ وَلَا فِي الْعُمْرَةِ  
 ترجمہ تو اب دیکھو کہ حج میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف نہیں کیا کیونکہ اس وقت دشمن موجود نہ تھے  
 اور عمرہ میں کیا کیونکہ عمرہ میں دشمن موجود تھے اور باقی اہل علم نے اول سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے پہلے تینوں چکر  
 میں تیز رفتاری حج و عمرہ دونوں میں مسنون ہے **وَاجْتَبَا فِي ذَلِكَ سَابِحَةً هَدَى عَنْ خَدِيجَةَ قَالَ تَنَايَحِي الْحَجَّارِي**  
**قَالَ تَنَايَحِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَمَانَ بْنِ خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَتَابٍ رَمَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَسَلَّمَ عُمْرَةً مِنَ الْحُجَّةِ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ** ترجمہ باقی اہل علم نے ان حدیثوں سے احتجاج کیا  
 ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خویزمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ  
 روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عثمان بن حیشم سے وہ ابو الطفیل سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا پھر طواف کرتے ہوئے تین چکر تیز رفتاری کے ساتھ گئے اور جعرانہ ہستہ چکر۔ **فَقِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الْأَشْوَاطِ كُلِّهَا وَقَدْ كَانَ فِي نَحْوِهَا حَتَّى يَأْتِيَ**

أَحَدُهَا بِرُؤْيَا **فَقِي رَمْلِهِ حَيْثُ لَا يَرُدُّهُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحِلِّهِمْ مَرَمَلٌ وَلَكِنْ لِمَعْنَى آخِرِ تَرْجُمِهِ** اس حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین چکروں میں اول سے ۔ آخر تک رمل فی الطواف کیا اور یہ تو پہلی حدیث میں مذکور ہو چکا ہے کہ مشرکین کی نگاہ نصف چکر میں پڑتی تھی اور نصف میں نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اپنے مشرکین کے دکھانے کیلئے رمل فی الطواف نہیں کیا تھا بلکہ کسی اور وجہ سے (یعنی بطریق مشروعیت)

۵۴

**وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ تَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ هَذَا الْحَدِيثُ مِثْلُ الَّذِي قُلْنَا** ترجمہ کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الواسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن ابی زیاد سے وہ ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فی الطواف کیا۔ یہ حدیث بھی اگلی حدیث کی طرح ہے کیونکہ

۵۵

اوس میں ہی یہی مذکور ہے کہ پہلے تین چکروں میں اول سے آخر تک تیز رفتاری کی تھی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبُيُوتُ قَالَ تَنَا سَبَاطُ بْنُ هَمَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ دَاوُدَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَيَمْسِي أَدْنَى عَلَى كَيْفِيَّتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي**

۵۶

ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر تیز رفتاری کے ساتھ لگاتے تھے اور پھر رمل کرتے ساتھ ابن عمر فرماتے ہیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ**

**قَالَ تَنَا عَفَّانٌ قَالَ تَنَا سَلِيمُ بْنُ أَحْصَرَ قَالَ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْمِلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیم بن اخضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک تیز رفتاری کے ساتھ چکر لگاتے تھے **فَهَلْ أَمِثْلُ الَّذِي قُلْنَا أَيْضًا وَقُلْ اسْتَدَلَّ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ بِمَا ذَكَرْنَا فَعَلَهُ لَعَدَ رَسُولُ****

**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ فَعَلَهُ فِي حَجٍّ وَلَا فِي عُمْرَةٍ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَاطَمٌ فَخَالَفَ ذَلِكَ مَا رَوَى عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي عُمْرَةٍ فَكُنْ مَدَّ هَهُنَا كَانَ أَنْ يَرْمِلَ فِي الْعُمْرَةِ وَلَا يَرْمِلُ فِي الْحَجَّةِ وَمِمَّا يَدُلُّ الْبَصْنَا عَلَى تَوَاتُرِ الرَّمْلِ وَأَنَّهُ سُنَّةٌ مَا صَلَّاهُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ فَعَلَهُ فِي حَجِّهِ الْوَدَاعِ حَيْثُ لَا عَدَّ وَبَرِيَّةٍ فَوَدَّ تَرْجُمَهُ يَهُدِيثُ بِي شَلْ حَدِيثُ اَوَّلِ كِي ہے پس جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد**

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رمل فی الطواف کیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل فی الطواف سے اپنے ہی وہی استدلال کیا جو ہم نے اور وہ یہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف بطریق



[illegible]



قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا هَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ مَنَ طَافَ بِاللَّيْلِ فَيَسْئَلُ لَهْ أَنْ تَسْتَلِمَ أَرْكَانَهُ كُلَّهَا وَاجْتَمِعُوا فِي ذَلِكَ يَهْدِ



اَلْحَدِیْثُ وَحَاظَ لَمْ یَمُرْ فِیْ ذٰلِكَ اَخَذُوْنَ فَقَالُوْا اَلَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْاَرْكَانِ فِی الطَّوَافِ غَیْرَ الْاَرْكَانِ  
 اِلَیْمَ اَتَدِیْنِ تَرْجَمَهُ اِمَامُ ابُو جَعْفَرٍ طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسبطرف گیا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے تو  
 چاہئے کہ چاروں رکنوں کو چومے اور احتیاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا  
 ہے کہ طواف کرنے وقت بجز رکنین یا نین کے اور کسی رکن کو نہیں چومنا چاہئے **وَالْحُجُوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ کُثَیْبٍ**  
**قَالَ ثَنَا ابُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِی رَءَاْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ لَمْ یَمَسَّ**  
**یَہْدٰی الْاَرْكَانَ اِلَّا سَوْدًا وَاِلَیْمَ فِی الطَّوَافِ وَلَا تَسْتَلِمُ ہٰذِیْنِ الْاَرْكَانَ تَرْجَمَهُ اِمَامُ ابُو حَازِمٍ**  
 اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے  
 ہیں ابن ابی رواد سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے  
 ہوئے رکن اسود اور رکن یامانی پر سے نہیں گذرتے تو مگر یہ کہ انہیں چومتے تھے اور اسوای ان کے کسی اور رکن کو نہیں  
 چومتے تھے **حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا ابُو عَاصِمٍ قَدْ کُتِبَ اسْتَدَاهُ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن**  
**سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے پہاڑوں کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی** **حَدَّثَنَا**  
**یَزِیْدُ بْنُ قُرَیْبٍ قَالَ ثَنَا ابُو الْوَلِیْدِ الطَّیْبَانِیُّ ح وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا ابُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شَہَابٍ**  
**عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیہِ قَالَ لَمَّا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَسْمُوْنَ النَّبِیَّ الْاَرْكَانَ اِلَیْمَ تَرْجَمَهُ**  
 حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیبانی  
 نے اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم  
 سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے فرمایا ہیں نے رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو بجز رکنین یا نین کے اور کسی رکن کو چومتے ہوئے نہیں دیکھا **حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ**  
**قَالَ اَخْبَرَنِيْ یُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَہَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیہِ قَالَ لَمَّا یَمَسُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**  
**مِنْ اَرْكَانِ النَّبِیِّ الْاَرْكَانَ اِلَّا سَوْدًا وَالدَّیْنِ یَلِیْہِ مِنْ مَّحْوَدٍ اِلَیْمَ تَرْجَمَهُ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے**  
 کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو یونس نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد  
 سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بجز رکن اسود اور اس رکن کے جو دارالمحجین کے جانب ہے اور کسی رکن کو  
 نہیں چومتے تھے **حَدَّثَنَا رِیْعَةُ الْمُؤَدِّیِّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنِ ابْنِ شَہَابٍ قَدْ کُتِبَ اسْتَدَاهُ مِثْلَهُ**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ  
 ابن شہاب سے پہاڑوں کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَا**  
**حَدَّثَنِيْ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ اَبِی سَعْدٍ الْمُقْبَرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ جَدِیْحٍ اَنَّهُ قَالَ لِحَبِیْبِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو کہ سَلَّمَ لَا قَسْمٌ مِّنْ**  
**اَلْاَرْكَانِ اِلَّا اِلَیْمَ یَقُوْنُ فَقَالَ لَا یَأْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ لَا یَمَسُّ مِنْ اَلْاَرْكَانِ اِلَّا اِلَیْمَ یَقُوْنُ**  
 ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے اور ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے  
 ابن ابی سعید المقبری سے وہ عبید بن جریج سے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں آپ  
 کو دیکھتا ہوں کہ بجز رکنین یا نین کے اور کسی رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو

۵۹

میں نے دیکھا ہے کہ بجز رکنین یا نیتین کے اور کسی رکن کو صاۓہ نہیں لگاتے ہو **حَلَّ ثَنَا** رَدِّہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ ثَنَا  
 زُهَیْرُ بْنُ عُبَّادٍ قَالَ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ یَسِیْرٍ الْحِمْزَوِیُّ عَنْ خُصْبِیِّ عَنْ مُحَاوِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِذَ بْنَ  
 ابْنِ سَفِیَّانٍ طَاوَرَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَحَلَّ یَسْتَلِمُہَا لَکَانَ کُلَّهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لَمْ یَسْتَلِمُہَا هَذَانِ الْوُكُلَتَانِ  
 وَلَمْ یُکَلَِّنَّ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُہُمَا فَقَالَ مُعَاوِذٌ لَکِنَّ مِنَ الْبَيْتِ شَیْءٌ مَہْجُورٌ فَقَالَ ابْنُ  
 عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لَکِنَّ فِی رَسُولِ اللہِ اسْوۃٌ حَسَنَةٌ قَالَ صَدَقْتَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرح  
 نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زبیر بن عباد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عتاب بن بشیر الحمیری نے وہ روایت کرتے  
 ہیں خصیب سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت  
 اللہ شریف کا طواف کرنا شروع کیا تو چاروں رکنوں کو چومتے جاتے ہو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ  
 ان دونوں رکنوں کو کیوں چومتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو انہیں نہیں چوما کرتے ہو معاویہ بن سفیان  
 نے کہا کہ بیت اللہ کا کوئی رکن چھوڑا نہیں جا گیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ  
 حَسَنَةٌ تمہارے لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے تو انہوں نے کہا آپ سچ فرماؤ ہیں  
**فَہِنَہُ** اَلَا تَاذَرُکُمَا تَخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ یُکَلَِّنَّ یَسْتَلِمُہُمَا فِی طَوَافِہِ غَابَرُ الْوُكُلَتَانِ الْبَیْتِ  
 وَمَعَ هَذِهِ الْاَثَارِ مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَیْسَ مَعَ الْاَثَرِ الْاَوَّلِ **وَكَانَ** مِنَ الْمُجْتَمَعِ عِنْدَنَا وَاللہُ اَعْلَمُ بِمَا دَہَبَ  
 اِلَیْہِ لَہِ الْاَثَارُ اِیْضًا عَلٰی مَنْ دَہَبَ اِلَیْہَا لَقَدْ اَنَّ الْوُكُلَتَانِ الْیَمَانِیَّتَیْنِ هُمَا مُتَمَلِّئَتَانِ عَلٰی مُتَمَلِّئِ الْبَيْتِ مَا لَیْہُمَا  
 وَالْاُخْرَانِ لَیْسَا لِذٰلِكَ لَا اَنْ اُتِیَا قَدَّاهُمَا وَهُوَ مِنَ النَّبِیِّ وَقَدْ اُتِیَا مِنْ مَّا لَیْکِنَّ الْوُكُلَتَانِ الْیَمَانِیَّتَیْنِ لَا یَسْتَلِمُہُ  
 لِاَنَّهُ لَیْسَ بِحِجَابٍ لِلْبَيْتِ فَكَانَ یَحْجِیْ فِی السَّطْرِ اَنْ یُکُوْنَ لِذٰلِكَ الْوُكُلَتَانِ الْاُخْرَانِ لَا یَسْتَلِمَانِ لَا تَقَامُ الْیَسَارُ لِحِجَابِ الْبَيْتِ  
 ترجمہ پس ان تمام آثار میں مذکور ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم طواف خانہ کعبہ میں بجز رکنین یا نیتین کے اور  
 کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پس یہ آثار متواترہ ہیں اور حجت میں بخلاف اگلے آثار کے جو اہل علم ان آثار کی طرف گئے ہیں  
 ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رکنین یا نیتین انتہائی بیت میں ہی ہوتی ہیں بخلاف دوسری رکنوں کے کہ وہ رکن اسود  
 سے دور ہیں اور رکن اسود بیت میں داخل ہے اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ باہرین رکن یا مانی و رکن اسود چوما نہیں  
 جاتا کیونکہ وہ رکن بیت سے نہیں ہے پس اس قیاس پر دوسری رکنوں کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی درحقیقت  
 ارکان بیت سے نہیں ہیں **وَقُلْ** رَوٰی عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجْرِ اَنَّهُ الْبَيْتُ فَاحْلُ ثَنَا  
 رَبِیْعَةُ الْمُؤَدِّیُّ قَالَ ثَنَا اسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَوْ مُعَاوِذَ عَنِ ابْنِ السَّعْدِ عَنْ  
 الْاَسْوَدِیْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ لَہُو مِنَ الْبَيْتِ  
 فَقُلْتُ مَا مَعَهُمْ اَنْ یُکَلِّہُ فِیْہِ قَالَ عَجَزْتُ بِہُمْ التَّفَقُّہُ ترجمہ اور حجر اسود کے متعلق تو رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ بیت اللہ میں داخل ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤدنی کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبان بن عبد الرحمن ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسود بن یزید  
 سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر اسود کے  
 متعلق دریافت کیا فرمایا وہ بیت اللہ میں داخل ہے میں نے کہا یہ لوگوں نے اسے بیت اللہ کے اندر کیوں داخل نہیں

۵۸

۱۱

کر یا فرمایا خرچ کی کمی کے سبب **حَلَّ ثَنَا هَذَا قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي الْأَشْجَعِ**  
**عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَحِبِّ أُمَّةٍ إِلَى اللَّهِ**  
**وَقَدْ قَالَ لَعَنَ قُلْتُ مَا لَهُمْ يُدْخِلُوهُمْ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ فَصَّرَتْ بِهِمُ النِّقَّةُ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ بَابٍ**  
**مُرْتَفِعٍ قَالَ فَعَلَّ قَوْمَكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْوٍ أَوْ مَنَعُوا مِنْ شَأْوٍ لَوْ أَنَّ قَوْمَكَ خَلَّيْتُ سَبِيلَهُمْ لَجَاءُوا بِكَ**  
**فَاخَافْتُ أَنْ تُتَكَبَّرُوا فُلُوهُمْ ذَلِكَ لَنَظَرْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحَجْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ الْبُزْقَ بَابُهُ بِالْأَرْضِ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ**  
 بیان کی ہم سے ہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ  
 روایت کرتے ہیں اشعث بن اسود بن یزید سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حجر الاسود بیت اللہ میں داخل ہے فرمایا ہاں میں نے کہا پہرے  
 بیت اللہ کے اندر داخل کیوں نہیں کر یا فرمایا قوم کے پاس خرچ نہیں تھا میں نے کہا پہرے انہوں نے اس کا دروازہ  
 اتنا کیوں اونچا کیا ہے فرمایا تاکہ لوگ جسے چاہیں اندر لی جاسکیں پہر فرمایا اگر قوم عنقریب ہی جاہلیت کے زمانہ میں سے  
 نکلی ہوئی نہ ہوگا اور مجھ اور ان کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر اسود کو بیت اللہ کے اندر داخل کر دیتا اور دروازہ نیچا کر دیتا  
**حَلَّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمَنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ**  
**بْنُ الدَّيْبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ أَنَّ قَوْمَكَ خَلَّيْتُ سَبِيلَهُمْ لَجَاءُوا بِكَ**  
**بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَارْتَفَعَتْ بِالْأَرْضِ فَجَعَلْتُ كَمَا بَابُكُمْ بَابًا شَرْفِيًّا وَبَابًا عَزِيمًا وَكَذَلِكَ رُسُلُهُ**  
**أَذْكُرُ مِنَ الْحَجْرِ فِي الْبَيْتِ إِنَّ قَوْمَكَ فَصَّرَتْ بِهِمُ النِّقَّةُ الْبَيْتِ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَابِقُ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ**  
 بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیم بن حیّان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن میمان نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن زہیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ ہی عنقریب ہی زمانہ جاہلیت سے نکلے ہوئے نہ ہوں گے کہ جس کی بنا  
 نیچے کر دیتا اور اس کے دو دروازہ بنا تا ایک شرقی ایک غربی اور حجر اسود سے آگے چہرہ گر بنا اور بڑھاتا کیونکہ قریش نے  
 جب خانہ کعبہ کو بنایا تو ان کے پاس خرچ کی کمی تھی **حَلَّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَالِمُ**  
**بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ قُرْظَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَائِلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ**  
**حَيْثُ يَكُنُّ بَنُو إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ**  
**لَوْ أَنَّ قَوْمَكَ خَلَّيْتُ سَبِيلَهُمْ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَكْبِدَ فِيهِ مِنَ الْحَجَرِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَيْعَةَ**  
**لَا تَقُلْ ذَلِكَ يَا أُمَيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَا سَمِعْتُمَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُهُ قَالَ وَذِدْتُ أَكُنْتُ سَمِعْتُ لَهَا مِنْكَ قَبْلَ أَنْ**  
 ائْتَدِمَكَ فَتَرَكْتُكَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَابِقُ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَابِقُ لَمْ يَكُنْ حَدِيثُ بَيَانِ  
 کی ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو قرظہ سے کہ عبد الملک بن مردان بیت اللہ شریف کا طواف کر  
 رہے ہو کہ کہنے والے نے کہا کہ عبد اللہ بن زہیر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ بانٹتے ہیں کہتے  
 ہیں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر لوگ ہی عنقریب  
 ہی زمانہ جاہلیت سے نکلے ہوئے نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کی بنا تو کر حجر اسود سے آگے تک بنا دیتا تو حارث بن عبد الحمزہ

۱۲ اور جسے چاہیں اور ملک میں

۱۱

۱۳





۱۵

۱۷

**حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَتَى سَفْهَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ بَابٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهُ أَنَّكَ قَالَ يَا نَبِيَّ عِنْدَ الْمُطَلَبِ لَا مَنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذِهِ الْبَيْتِ وَيَصِلُ إِلَى سَاعَةِ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ تَرْجُمُهُ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلی نے کہا خبر دی بہکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ ابن بابہ سے وہ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث مرفوع کر کے بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای نبی عبد المطلب کسی کو اس بیت کے طواف سے منع مت کرو شب و روز میں جس وقت چاہے نماز پڑھے۔

**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْمَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ تَنَاوَلْتُ عَنْ ابْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ قُرْدَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نَبِيَّ عِنْدَ مَنْتَابِ** ان و لیتکم ہذا الا مکر فلا مَنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذِهِ الْبَيْتِ وَصَلَّى إِلَى سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ تَرْجُمُهُ

بیان کی ہم سے محمد بن حزم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن ابراہیم بن زید بن مردانہ نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای نبی عبد مناف اگر تم اس خانہ کے متولی ہو تو کسی کو طواف کرنے سے منع مت کرنا شب و روز میں جس وقت چاہے نماز پڑھے۔

**بیان المسئلة**

**قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى بَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلطَّوَّافِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَكَرِهْتُمْ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ وَقَدْ** من الاوقات المكي عن الصلوة فيها واختار في ذلك يهله الآثار **وَحَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخْرَجَتْ فَقَالَ** لا حجة لكم في هذه الاقاييل ان ما اياه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها وافرني عند المطلب اوتني عند مناب ان لا تمنعوا احدا من الطواف والصلوة هو الطواف على سبيل ما ينبغي ان يطاف والصلوة على سبيل ما ينبغي ان يصلى فاما على ما يسوي ذلك فلا الاثرى ان رجلا لو طاف بالبيت عمرا يا نا وعلو غير وصووا وجعلنا ان عليهم ان تمنعوا من ذلك لانه طاف على ما ينبغي الطواف عليه وليس ذلك بالخير فيما اقرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يمنعوا منه من الطواف فذلك قوله لا تمنعوا احدا بصلى هو على ما قد اقر ان يصلى عليه من الطهارة وسائر الحوتة واستفصال القتل في الاوقات التي لا ينبغي الصلوة فيها فاما ما يسوي ذلك فلا **وقل** نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيا عاما عن الصلوة عند طلوع الشمس وعند غروبها ونصف النهار وبعد الضحى حتى تطلع الشمس بعد العصر حتى تغرب الشمس وتواترت بذلك الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد ذكرت ذلك يا سائيد في غير هذا

الموضح من هذه الكتب ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطاف گیا ہے کہ طواف کرنے والا شب و روز میں سے جس وقت چاہے دوکانہ پڑھ سکتا ہے خواہ اوقات مکروہ میں ہی بن کیوں نہ پڑھے اور سے منع نہیں کیا جا سکتا اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس حدیث میں اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ دوکانہ طواف اوقات مکروہ میں ہی پڑھنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح فرمایا ہے کیونکہ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کا مطلب تو یہ ہے کہ جو شخص طواف کے طریقہ کے مطابق طواف کرے اور نماز پڑھنے کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھے تو اسے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے مت روکو خواہ کسی وقت طواف کرے چنانچہ فرض کرو اگر

کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف کرے یا بلا وضو یا بلا غسل جنابت طواف کرے تو اسے طواف کرنے سے منع کیا جائیگا یا نہیں اور کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ فحوائی مذکورہ بالا ان دونوں حدیثوں کے اس شخص کو طواف سے منع نہیں کرنا چاہئے پس لامحالہ کہا جائیگا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ کسی کو طواف کرنے اور نماز سے منع نہ کر وہی مطلب ہے کہ جو شخص طہارت ستر عورت اور استقبال قبلہ کے ساتھ اوقات خیر مکروہ میں نماز پڑھی تو اس کے لئے نماز پڑھنا مباح ہے اور جو اس کے سوا کسی طریقہ کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے لئے نماز جائز نہیں چنانچہ اوقات مکروہ مثلاً طلوع وغروب شمس اور زوال کے وقت اور سیطرح بعد نماز فجر و بعد نماز عصر عام طور سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ یہ حدیثیں ہم محدثین کی اسناد کے باب واقعات الصلوٰۃ میں ذکر کر چکے ہیں **فَكَانَ** **فَمَا اخْتَصَرَهُمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ اَلَا كَلَىٰ لِقَوْلِهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ قَالَ كُنَّا بِنَهْرٍ السَّيْرَةِ عَنِ ابْنِ اَبِي طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الدَّيْكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاةَ قَالَ كَلَّاتِ اَنَّا لَدَا دَاءِ نَعْدَا لِعَصْرِ وَصَلْتُ قُلَّ مَغَارِبِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ اَنْتُمْ اَصْحَابُ فَحْمَلٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُونَ لَا صَلَاةَ لَعَدَا الْعَصْرِ حَتَّىٰ تَعُورَ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ هَذِهِ السَّلَاةُ لَكِنَّ سَائِرَ السَّلَاةِ تَرْجَمُ** اب ابنا در حدیث سے ہی قائلین قول اول احتجاج کرتے ہیں اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح السری نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن طہمان سے وہ ابوالدیر سے وہ عبد اللہ بن باباہ سے کہا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نماز عصر طواف کیا اور غروب آفتاب سے پہلے نماز دو گانہ طواف پڑھی عبد اللہ بن باباہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے بیان کیا کہ آپ لوگ اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ تو بیان کرتے ہیں کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا جائز نہیں فرمایا اس شہر یعنی مکہ کا دوسری شہروں جیسا حکم نہیں ہے **فَقَالُوا** **اَفَقَدْ دَلَّ قَوْلُ اَبِي الدَّيْدَاءِ عَلَىٰ اَنَّ الصَّلَاةَ لِلطَّوَاتِ كَمَا نَدَّ حُلَّ بِهَا نَهَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْاَوَاقَاتِ الَّتِي ذَكَرْتُمْ قِيلَ لَهُمْ** **وَاَمَّا لَا تَقُولُونَ بِهَذِهِ الْحَدِيثِ لَا تَقَالُ رَأَيْتُمْ كَمْ تَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ مَلَّةً فِي الْاَوَاقَاتِ الَّتِي نَهَىٰ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا اَحَدُ الطَّوَاتِ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الْاَوَاقَاتِ وَلَا تَحَرُّونَ حُكْمَ مَلَّةً فِي ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ السَّلَاةِ دَاوُدُ الدَّيْدَاءِ فَقَدْ اَخْبَرَنِي الْحَدِيثُ الَّذِي اُجْتَمِعَ عَلَيْهِ حُكْمُ مَلَّةً مِنْ حُكْمِ سَائِرِ السَّلَاةِ سَوَاهَا فِي مَنَعٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ وَاحْتَرَأَ النَّبِيُّ لَمَّا حُلَّ حُلُّهَا عَلَيْهِ وَآلُهُ اِنَّمَا اَرَادَ بِهِ مَا سَوَاهَا مَعَهُ اَنَّهُ قَدْ خَالَفَ اَنَّا لَدَا دَاءِ فِي ذٰلِكَ مُحَمَّدٌ اَنَّ الْحَطَّابِ تَرْجَمَةُ قائلین قول اول بیان کرتے ہیں کہ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مذکورہ لالت کہتا ہے کہ دو گانہ طواف کا حکم اوس ممانعت میں داخل نہیں ہے جس میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ قائلین قول اول خود ہی ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر پورا عمل نہیں کرتے کیونکہ دو گانہ طواف کے ماسوا باقی نماز مکہ میں اوقات مکروہ میں پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مکہ کو ان نمازون کے متعلق دوسری شہروں کے حکم سے مشتبہ نہیں کرتے حالانکہ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس شہر کا حکم دوسری شہروں کا حکم نہیں یعنی اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت سے مکہ مشتبہ ہے ماسوا اس کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوالدرداء رحمہ کے خلاف عمل کیا ہے **حَدَّثَنَا يُونُسُ** **قَالَ تَنَا سَمِعْنَا عَنْ اَبِي الدَّيْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّيْدَاءِ قَالَ طَافَ مُحَمَّدٌ بِالْبَيْتِ نَعْدَا لِعَصْرِ****

ok



عہ

دی طوی ہاں کے روایت کیا ہیں ان کا نام ہے جو عمرہ کے راستہ میں واقع ہے میں نے پراچ تو کہتا تھا کہ اس کی

عہ

کلمہ بركم فكمنا عتار بنی طوی وکلمہ فی الشمس قبل ان یصلوا ترجمہ حدیث بیان کی ہم یونس کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عروہ سے وہ عبد الرحمن بن عبد قاری سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد نماز فجر اور دو گنا طواف نہیں پڑھا جب ذی طوی میں پہنچے اور آفتاب طلوع ہو گیا تب دو گنا پڑھا **حَلَّ تَنَاؤُسُ** قَالَ اَنَا بِنْتُ ذُهَبٍ اَنَّ مَا لَكَ حَلَّ اَنْتَ عَنِ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ حَبِیْدِ بْنِ عَدِيٍّ اَوْ تَنَاؤُسُ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيِّ مِثْلَهُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس کہا خبر دی ہما کو ابن وہب سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد قاری سے مثل حدیث سابق کے **فَهَلَّ اسْتَحْمَرُ** کہ یہ کلمہ یونس نے جلیلین کا کہہ کر کہا کہ **عِنْدَكَ وَقْتُ صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ اِلَى اَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلَوةِ فَصَلِّ وَهَذَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ اصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُہُ عَلَیْہِ مِنْہُمْ مُّکْرَدُ وَکَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ عِنْدَکَ وَقْتُ صَلَوةٍ لِطَوَفِ الصَّلَوةِ وَکَانَ ذٰلِكَ لَا یَسْتَعِی لَاحِدٍ طَافَ بِالْبَیْتِ اَنْ لَا یُصَلِّیَ حَبِیْدُ الْاَمِنْ عُدْرٍ وَقَدْ کُودِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَدْ ذُکِّرْتُ ذٰلَکَ فِیْمَا تَفَدَّیْتُ مِنْ هٰذَا الْکِتَابِ وَقَدْ کُودِ مِثْلَ ذٰلِكَ اَنْصَاعِ ابْنِ عُمَرَ** ترجمہ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نماز فجر دو گنا طواف نہیں پڑھا جب تک کہ نماز کا وقت نہ ہو گیا اور ظاہر ہے کہ یہ مجھ سے صحابہ کرام واقع ہوا اور کسی نے اسے انکار نہیں کیا پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دو گنا طواف میں تاخیر کی اور وقت مکروہ میں نہیں پڑھا تو کسی کو جائز نہیں کہ بیت اللہ کا طواف کر کے دو گنا طواف وقت مکروہ میں پڑھے ایسا ہی معاذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور یہ حدیث بھی میں نے اوپر کسی باب میں بیان کر چکا ہوں اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حَلَّ تَنَاؤُسُ بْنُ حَزْبَدٍ قَالَ تَنَاؤُسُ حَاجٌّ قَالَ تَنَاؤُسُ** **هَکَیْمٌ قَالَ اَنَا فَرَعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ قَدْ اَمَرَہُ قَدْ اَمَرَہُ عِنَّا صَلَوةَ الصُّبْحِ طَافَ وَکَمْ یُصَلِّی اَلَا تَعْلَمُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا خبر دی ہما کو نافع نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز فجر کے وقت مکہ پہنچے تو نماز فجر کے بعد انہوں نے طواف کیا اور دو گنا طواف طلوع شمس کے بعد پڑھا **وَالنَّظَرُ نَدَلٌ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْصَاعُ** **اَلَا تَقْدَرُ اَنْ تَنَاؤُسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ** **نَهٰی عَنْ صِیَامِ کَوْمِ الْفَطْرِ دَبُوْمَ النَّزْرِ فَلَاحِمْ اَنَّ ذٰلَکَ فِی سَیْرِ السَّلَاحِ سَوَاءٌ اَلَا تَطْرُقُ عَلٰی ذٰلَکَ اَنْ تَكُوْنُ مَا نَهٰی عَنْہُ مِنَ الصَّلَواتِ فِی الْاَوْقَاتِ الَّتِی نَهٰی عَنِ الصَّلَوةِ وَنَهٰی فِی سَیْرِ السَّلَاحِ کُلُّهَا عَلٰی السَّوَاءِ مَقْطَلٌ یَدُلُّکَ قَوْلٌ مِنْ ذَکَرْتُ اِلٰی رَاخِہِ الصَّلَوةِ لِلطَّوَفِ فِی الْاَوْقَاتِ الْمُنْہَی عَنِ الصَّلَوةِ وَنَهٰی اَحْتَلَفَ الَّذِیْنَ حَالَهُمْ وَاهْلُ الْمَقَالَةِ اَلَا دَلٰی فِی ذٰلَکَ عَلٰی فِرْقَتَیْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْہُمْ لَا یُصَلِّی فِی شَیْءٍ مِنْ هٰذِہِ الْجَمْعِ اَلَا اَوْقَاتِ الطَّوَفِ کَمَا لَا یُصَلِّی فِی السَّطَوِیِّ مِثْلَ ذٰلَکَ اَبُو حَیْفَةَ وَابُو سَعْفٍ وَمُحَمَّدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ **وَقَالَ** **وَأَفْقَهُمْ فِی ذٰلَکَ مَا رَوٰی عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ** **عَمْرًا وَابْنِ عُمَرَ** **قَالَتْ فِرْقَةٌ یُصَلِّی لِلطَّوَفِ تَعْدُ الْعَصْرَ قَبْلَ اَصْفَارِ الشَّمْسِ وَتَعْدُ الصُّبْحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا یُصَلِّی لِدَکَ فِی الْاَوْقَاتِ الثَّلَاثِ الْبَاقِی الْمُنْہَی عَنِ الصَّلَوةِ فَتَعْدُہُمْ مِّنْ ذٰلَکَ فِجَاجًا هَلْ وَابَہُ النَّحْوِی وَعَطَاءٌ** ترجمہ نظر و قیاس یہی اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے سو اس حکم میں جمیع اہل لدان یکساں ہیں اور کسی شہر کے لوگ اس حکم سے مستثنیٰ نہیں ہیں پس اسی قیاس پر اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا حکم ہے کہ سب شہروں میں یکساں ہے اور کوئی شہر اس سے**

54

2

9

ع

all

اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ تَنَا يَعْقُوبُ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي مُهَذَّبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ**  
**مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بَطُوًّا نَعَدَ الْعَصْرَ وَبِصَلَّى مَا كَانَتِ الشَّمْسُ يَصْأَعُ حَيْثُهَا فَإِذَا أَضْفَرَتْ دَلَعِيَتْكَ**  
**طَافَ طَوَافًا فَجَاءَهَا حَتَّى تَصِلَ الْمَغْرِبَ لَمْ يَصِلْ وَنَطَوَتْ نَعَدَ الصُّبْحِ وَبِصَلَّى مَا كَانَتْ فِي عُلَيْسٍ فَإِذَا اسْفَرَتْ طَافَ طَوَافًا**  
**فَاجَاءَهَا لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تَرْفَعَ الشَّمْسُ وَبِمَكِينِ الْكُوْخِ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم  
سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی غنیہ نے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ذر سے وہ مجاہد سے کہا اس عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا بعد نماز عصر طواف کرتے ہو تو جب تک آفتاب میں زردی نہ آئی ہو تو دو گانہ پڑھ لیتے پھر جب آفتاب نہ دھو جاتا  
تو طواف کر کے ٹہر جاتے اور مغرب کی نماز پڑھ کر دو گانہ طواف پڑھتے پھر نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور نماز فجر آپ غلَس میں

بیان کی ہم سے حجج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی کہ موسیٰ بن عقبہ نے وہ روایت کرتے ہیں سالم اور عطار  
 سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہفتہ میں ناز صبح اور نماز عصر کے بعد طواف کیا کرتے تھے اور پہر جب تک ناز کا وقت رہتا دو گانہ  
 پڑھ لیا کرتے تھے **فہل** اعطاء قد قال تراه ما قد ذكرنا **وقل** روى عن ابن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 سلم انه قال لا تمنعوا احد الطواف بهذا البيت ويصلي اى ساعه شاء من اهل اديانهم **فقل** حمل ذلك على جلاء  
 ما ذهبت اليه اهل المقالة الاولى **وكان** السطري ذلك لما اختلفوا اهل الاصلاف انا رأينا طلوع الشمس عودتها  
 ويصف التواريخ من قصائد الصلوة القائيات ويدل لك حياء الشئ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في تكلم  
 قصائد الصلوة التي نام عنها الى ارتفاع الشمس وبما فيها اذ كان ما ذكرنا سئل عن قصائد القائيات فهو عن  
 الصلوة للطواف انتهى وقد قال علقمة بن عامر ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها اذا ان يصلي  
 فيها وان تغرب فيها موتا ناحيا تطلع الشمس نار عه حتى ترتفع وجئت يوم قائم الطهيرة حتى ومن وجئت صيفة  
 الشمس للعروب حتى تعرب وقد ذكرنا ذلك باسناد فيه نقد ثم من كذا هذا اياك اكتب هذه الاوقات سئل  
 عن الصلوة على الحائض في الصلوة للطواف انصا لك ذلك وكذلك كانت الصلوة بعد العصر قبل غروب الشمس بعد الصلوة  
 قبل طلوع الشمس مباحة على الحائض ومباحة في قصائد الصلوة القائيات ومكر ذمها في الطلوع وكان الطواف يوجب  
 الصلوة حتى يكون رحوها لوجوب الصلوة على الحائض **فالنظر** على ما ذكرنا ان تكون حلتها بعد وجوبها كحل  
 القرائين التي قد دحت وحكم الصلوة على الحائض التي قد دحت فتكون الصلوة للطواف يصلي في كل وقت يصلي  
 فيه على الحائض وتقصي فيه الصلوة القائيات ولا يصلي في كل وقت ولا يصلي فيه الحائض ولا تقضي فيه صلوته  
 نائية **فهل** هو النظر عندنا في هذا الباب على ما قال عطاء بن رباح فيهم وصحاحه وعنه ما قد روى عن ابن  
 عمر رضي الله عنهما وهو قول سفيان وهو خلاف قول ابي حنيفة واخي نويسات وفهم رجمهم الله تعالى  
 ترجمہ اس روایت بن عطار ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناز کا وقت باقی رہنے تک دو گانہ طواف پڑھ لیتا روایت کرتے ہیں  
 اور اس باب کی دوسری حدیث بین انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کیا ہے کہ آئے فرمایا کہ امی بنی بعد مناف اگر تم اس خانہ کعبہ متولی ہوؤ تو کسی کو طواف کرنے سے منع مت کرنا کہ شبہ روز  
 بن جس وقت چلے دو گانہ طواف پڑھے تو اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ حدیث قائلین قول اول کے خلاف معنی پر محمول  
 کی بہر کیف جب باقی اہل علم کے درمیان ہی دو فریق ہو گئے تو ہم نے پایا کہ اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قباس نکال لین چنانچہ ہم  
 دیکھتے ہیں کہ طلوع وغروب کے وقت نماز وقت پڑھنا اور نماز قضا ادا کرنا منع ہے اور ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ جس سفر میں آئے نماز فجر قضا ہوئی تو اپنے آفتاب اوچھا ہوا جیسے بعد نماز قضا ادا کی پس جب طلوع  
 وغروب کے وقت نماز پڑھنا جسے کہ نماز قضا ادا کرنا بھی منع ہے تو دو گانہ طواف پڑھنا بدرجہ اولیٰ منع ہوگا اور عقبہ بن عامر نے روایت  
 کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تین اوقات میں نماز پڑھنے اور جنازہ دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے طلوع آفتاب  
 کے وقت جب تک آفتاب اوچھا نہ ہو جائے اور زوال کے وقت کہ جب تک آفتاب اہل نہ جائے اور غروب آفتاب کے وقت جب تک کہ  
 آفتاب اُترے وہ نہ جائے چنانچہ یہ حدیثیں ہم معہ ان کے اسناد کے باب مواقیت الصلوة میں ذکر کر چکے ہیں پس جب رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا تو یہی حکم دو گانہ طواف کا ہے اور نماز فجر کے بعد طلوع







نَبِيٌّ مُوسَى آلَ نَبَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدِينِيُّ قَالَ نَحْنُ أَخْفَرُ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ رَسُولِهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَسْأَلُهُ عَنْ  
 كَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتَ تَسْعَ سِنِينَ لَمْ يَجْعَلْ تَمَازِينَ  
 فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَّ فَقَدْ قَامَ الْمَدِينَةُ بَشَرًا كَثِيرًا يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّحْنَا حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ  
 ثُمَّ كَلِمَتِ الْعَصَوَاءِ حَتَّى إِذَا أَسْنَوْتُ بِهِ عَلَى السَّكَاةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ أَظْهَرًا وَعَلَيْهِ يَبْرُكُ  
 الْقُدْرَانُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ مَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلَ بِهِ فَاهْلٌ بِالْتَّوْحِيدِ فَاهْلُ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي يَهْتَكُونَ بِهِ وَلَمْ يَزِدْ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبِيْنَهُ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَسْنَا نَسْأَلُكَ إِلَّا  
 لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمَرَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا أَحْرَطَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْدَةِ قَالَ إِنْ لَوْ اسْتَفْتَيْتُكَ مِنْ أَهْلِ مَا اسْتَفْتَيْتُكَ مَا سَقَيْتُ الْهَلْدَى  
 وَتَحَلَّيْتُهَا عُمَرَةَ فَكُنْ كَانَ لَسْنَا مَعَهُ هَلْدَى فَلْيَعْمَلْ وَلْيَعْمَلْهَا عُمَرَةُ فَحَلَّ النَّاسُ وَقَصَرَ دِلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَلْدَى فَقَامَ سَرَاتَهُ مِنْ مَلَائِكٍ مِنْ حُجَّتِهِ فَقَالَ نَارُ رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ تَنَا هَلْدَى بِهَذَا عَامِهَا هَلْدَى أَمَّا لَكَ فَقَالَ  
 فَسَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَانَعَهُ فِي الْأَخْرَى فَقَالَ دَخَلِ الْعُمَرَةُ هَلْدَى إِنْ أَسْأَلُكَ فَحَلَّ النَّاسُ  
 كُلُّهُمْ وَقَصَرَ دِلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَلْدَى تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَبْعَ الْمَوْذَنَ لِي بِهَا  
 حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَبْعَ اسْمِ بْنِ مُوسَى لِي بِهَا حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَبْعَ اسْمِ بْنِ مُوسَى لِي بِهَا حَدِيثُ بَيَانٍ كِي هَمَّ سَبْعَ اسْمِ بْنِ مُوسَى  
 بن محمد نے وہ سعایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہا ہم حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے  
 آپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق دریافت کیا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک وکے  
 رہے اور حج نہیں کر سکے پہر دسویں سال آپ لوگوں کو اعلان کیا کہ اس سال آپ حج کریں گے تو تمام لوگ مدینہ میں آن  
 حاضر ہوئے تاکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے جا سکیں چنانچہ ہم حج کیلئے نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ذی الحلیفہ میں دو گنا نہ احرام ادا کیا پھر (احرام باندھ کر) اپنی اونٹنی قصہ پر سوار ہوئی جب  
 آپ کی سواری بیدار میں پہنچے اور آپ اس وقت ہم لوگوں کے درمیان تھے اور قرآن دیکھنے آیات حج و عمرہ آپ پر نازل ہوئی  
 تھیں آپ ہی اوس کے معنی خوب سمجھتے تھے سو جس پر آپ نے عمل کیا اوس پر ہم نے ہی ایچنے آپ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا  
 اور اسی کا اور لوگوں نے ہی احرام باندھا تھا اور احرام حج پر اور کچھ آپ نے زیادہ نہیں کیا تھا بلکہ صرف حج کا احرام باندھا تھا  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بس ہم لوگوں نے بجز حج کے اور کسی شے کی نیت نہیں کی تھی کیونکہ عمرہ ہم جانتے ہی نہ تھے۔  
 یہاں تک کہ جب ہم نے طواف کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ کو  
 سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوا (یعنی عمرہ کا حکم) تو میں ہدی نہ لاتا اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دیتا سو جس کسی کے ساتھ  
 ہدی نہ ہو وہ (طواف کر کے) احرام سے باہر ہو جائے اور احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دی۔ سراقہ بن مالک بن خثیم  
 کہتے ہو کہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ عمرہ اسی سال کیلئے ہے یا اس کا حکم ہمیشہ کیلئے باقی ہے رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے دونوں صا تہوں کی اولکلیتیں ایک دوسری میں داخل کر کے فرمایا کہ عمرہ حج میں .... اس طرح داخل کیا گیا  
 ہے جس طرح یہ انگلیتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں دو دفعہ فرمایا چنانچہ سب لوگ (طواف کر کے) احرام سے باہر ہو گئی  
 اور بال کتروائے اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں کے ساتھ ہدی تھی احرام سے باہر نہیں ہوئی۔



**قَالَ أَبُو حَفْصٍ وَقَوْلُ سَرَّاقَةَ هَذَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا نَحْمِلُ**  
**أَنْ تَكُونُ أَلَدِيهِ عَمْرُوتًا هَلَا فِي أَشْهُرِ النَّحْلِ لِأَلَدٍ أَوْ لِعَامَةٍ هَذَا لَا يَهْمُ لَكُمْ تَكُونُوا أَعْرَضُونَ أَمَّا كُنَّا فَمَا فَضَّلَ فِي أَشْهُرِ**  
**النَّحْلِ وَذِيَعْلُونَ ذَلِكَ مِنْ أَفْخِرِ النَّحْلِ وَأَخَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ اللَّيْلُ تَرْجَمَهُ إِمَامُ ابْنُ جَعْفَرٍ**  
 طحاوی رحمہ فرماتے ہیں کہ سراقہ بن مالک کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرنا کہ یہ عمرہ اسی سال کے لئے ہے یا  
 ہمیشہ کے لئے مختل ہے کہ اس عمرہ کے متعلق سوال کیا ہو جو حج کے مہینوں میں آجائے کیونکہ زمانہ جاہلیت سے یہ  
 طریقہ جاری تھا کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے بلکہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا فخر فجور جانتے تھے اسی  
 سبب سراقہ بن مالک نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہ اسی سال کا حکم ہے یا ہمیشہ کا فرمایا ہمیشہ کے  
 لئے **حَلَّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ وَقَدْ قَالَ تَنَا أَخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبِهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ**  
**قَالَ أَرَادَ إِسْنَادَهُ مِنْكَ عَمْرُوتًا لَمْ يَكُنْ سَوَالُ سَرَّاقَةَ وَلَا حَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا تَرْجَمَهُ حَدِيثُ**  
 بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان  
 کی مجھ سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں ابن الہادی سے وہ جعفر بن محمد سے پیرا دن کی اسناد سے مثل حدیث سائق کے  
 بیان کی بجز اس کے انہوں نے سراقہ بن مالک کا سوال اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر نہیں کیا ہے  
**حَلَّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَا أَخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبِهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ**  
**قَالَ أَرَادَ إِسْنَادَهُ مِنْكَ عَمْرُوتًا لَمْ يَكُنْ سَوَالُ سَرَّاقَةَ وَلَا حَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا تَرْجَمَهُ حَدِيثُ**  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا رعب حلوت من ذی النحی فلما طافوا بالیب وكن الصفا والمروة قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احملوها حملاً فلما كان يوم التروية لکوا فلما كان يوم النحر قد موافقوا بالیب وكن  
 يطوفوا لکن الصفا والمروة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا نہ  
 بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن سعد سے وہ عطاء سے وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کو مکہ پہنچے جب لوگوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان  
 سعی کی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام حج کو احرام عمرہ بدل دو لوگوں نے تردید کے دن پہر احرام مانہ لیا  
 اور قربانی کے دن جب عرفات سے واپس آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی  
**حَلَّ تَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ تَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ تَنَا سَفِيَانُ قَالَ تَنَا عَمْرُوتًا وَذِي يَنْتَارِعُونَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**  
**عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَدْ مَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكًا صَبَحَ لِي تَابِعَتِي فَأَمَرْنَا أَنْ يَحْلَلَ قُلْنَا أَيْ حَلَّ يَارَسُولَ**  
**اللَّهِ قَالَ أَيْحَلْ كُلُّهُ فَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَفْرَى مَا اسْتَدْتُ تَرْتُ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي تَصْنَعُونَ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانُ كِي**  
 ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا ہم چوتھی  
 ذی الحجہ کی صبح کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم کیا کہ ہم لوگ احرام سے باہر ہو چکے  
 ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قسم کا احرام سے باہر ہونا فرمایا بالکلیہ احرام سے باہر ہونا یعنی اس طرح کہ سب چیزیں  
 تمہارے لئے حلال ہو جائیں (پھر فرمایا اگر مجھ کو اول سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوتا تو میں ہر نہ لاتا اور جس طرح تم  
 احرام سے باہر ہو گئے میں یہی احرام سے باہر ہو جاتا **حَلَّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ**

نام سے موسوم ہو چکا ہے کہ روایت کے پالی ہلنے کے ہیں اور یہاں جو دو سو دن و لجنہ کا ذکر ہے اسی دن میں اگر قرآن کی آیت پڑھی جائے اور پھر دعا کی کہ تارام سے باہر ہو جاتے ہیں ۱۲ شرح مسلمہ جلد اول  
 نام سے موسوم ہو چکا ہے کہ روایت کے پالی ہلنے کے ہیں اور یہاں جو دو سو دن و لجنہ کا ذکر ہے اسی دن میں اگر قرآن کی آیت پڑھی جائے اور پھر دعا کی کہ تارام سے باہر ہو جاتے ہیں ۱۲ شرح مسلمہ جلد اول







حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْمٍ قَالَ ثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَكَمٌ قَالَ ثَنَا حَبِيبٌ عَنْ تَكْوِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍاهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَوْأَمَلَهُ مِلَّةً رَأَى فِيهَا نِسَاءً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا  
 حُمْرًا لَا آثَمَ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُزَيْمَةَ كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ حُجَّاجٍ جَعَلَ كَمَا حَدِيثُ  
 بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ حُمَادٍ كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ حَبِيبٍ عَنْ تَكْوِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍاهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ إِلَى كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَ أَصْحَابَ حَجَّ كَا احْرَامَ بَانِيهِ هُوَ كَرَجَبُ مَكَّةَ بِنِيَّةِ تَوَسُّلِ مَقْبُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَرَأَى كَرَجَبُ شَخْصَ حَلَّ احْرَامَ حَجَّ كُو عَمْرٍاهُ سَ بَدَلِ دِي صَانِ حَبِيبٍ كِي سَا تَهْ بَدِي هُوَ دُو احْرَامَ سَ بَا هَرَنَ هُوَ حَلَّ ثَنَا حَبِيبٌ  
 الْمَوْذُونُ قَالَ ثَنَا اسْتَدُّ قَالَ ثَنَا الْوَعَوَانَةُ عَنْ مَصْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ قُلْنَا قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكًا طَائِفًا وَلَمْ يَحِلَّ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مِنْ مَعَهُ مِنْ لَيْسَاءِهِ  
 وَأَصْحَابِيهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ رَجِيعِ الْمَوْذُونِ كَمَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ  
 ..... اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف نے وہ روایت کی کہ محمد بن حاتم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

..... اس لئے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصوص ہے وہ ابراہیم سے وہ اسود  
وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور ہمارا ارادہ  
بحجاز حج کے اور کچھ نہ تھا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے اور طواف کیا تو آپ احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپ کے ساتھ  
ہدی تھی پہر جب آپ کے بعد اور مرد و عورتوں نے طواف کیا جو آپ کے ہمراہ تھے تو ان میں سے جن جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی  
احرام سے باہر ہو گئے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْزَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي**  
**تَصْرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَضْرَهُ بْنُ مَرْثَأَةَ قَالَ قَدْ مَنَّا طَفْنَا فَعَالَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى لَهَا أَهْلًا أَوْ لَا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَتْ غَتِيكَ عَرَقَةً أَهْلًا يَا فَجْرٌ تَرَجُمُهُ ش**  
بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے  
کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ابونضرہ سے وہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا  
ہم مدینہ طیبہ سے حج کا تبلیغ کہتے ہوئے نکلے پہر جب ہم نے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کیا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ احرام حج کو عمرہ سے بدل دو البتہ جس شخص کے ساتھ ہدی ہو وہ محرم رہے چنانچہ (ہم لوگ احرام سے باہر ہو گئے) پہر کسی

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُوَيْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَجَّيْبَ قَالَ كُنَّا وَهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَبَا بَنِي مُجَلِّينَ بِالْحِجَابِ وَكَانَ مَعَ الذَّكِيَّةِ الْهَدْمِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَحَايَاهُ مِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْمِي فَلْيَحِلَّ قَالَتْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ عَامِرٌ هَدْمِي فَأَحْلَلْتُ

21

دستگاه مکرر جراحی را می‌بندید -









۵۔ مگر اس قدر زائد ہو گیا کہ حضرت عثمانؓ سے پوچھا کیا یا مین نے لڑنے کو چاہا۔

[illegible]

جہاد و دہشت گردانہ پورے کرد













وَأَيْتُ آتَى دَاوُدَ فَالَاحِظًا عِنْدَ اللَّهِ إِنْ صَاحِبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ  
 أَنَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ قَالَ مَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّهِ الْوِدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ  
 الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَنَدَّ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَقَتَعَ النَّاسُ مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ **ترجمہ** تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ کیونکہ یہ حدیث ابن عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما سے قبول کی جاسکتی ہے حالانکہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھے عقیل نے وہ  
 روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھ کو سالم نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا تھا کیونکہ ذی الحلیفہ سے آپ اپنے ساتھ ہدی لائے تو اول آپ عمرہ کا احرام  
 باندھا اور عمرہ کے بعد حج کا پہر آپ کے ساتھ لوگوں نے ہی تمتع کیا۔ **فہن** اُنَّ حَجَّارًا مَحْمُودًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي حَجَّهِ الْوِدَاعِ مُتَمَتِّعًا وَأَنَّهُ نَدَّى فَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ **ترجمہ** اس حدیث میں ابن عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما خبر دیتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا کیونکہ اول عمرہ کا احرام باندھا  
 تھا **وَقُلْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَرَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَنَةَ عَنْ تَكْرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ  
 عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَلَكَةٌ مُلَيَّبَتٌ بِالْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَعْلَمَ أَنَّهَا أَلَا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ سے کہ حدیث  
 بیان کی ہم سے حجاج سے کہ حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہم کو حمید الطویل نے وہ روایت کرتے ہیں  
 بکر بن عبد اللہ سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا تلبیہ کہتے ہوئے  
 جب مکہ معظمہ پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دیں کہ وہ  
 شخص جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہو **فَاخْبَرَ** اُنَّ حَجَّارًا مَحْمُودًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ مَلَكٌ بِالْحَجِّ وَقَدْ أَخْبَرَنِي حَدِيثُ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَّى فَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ  
**فہن** اَمْعَنَاهُ عِنْدَ نَادَا اللَّهِ أَعْلَمَ أَنَّهُ كَانَ أَحْرَمًا أَوْ لَا يَحْتَجُّ عَلَى أَنَّهَا حَجَّةٌ ثُمَّ مَسَرَّهَا فَصَيَّرَهَا عُمْرَةً فَلَمْ بِالْعُمْرَةِ  
 ثُمَّ مَتَّعَ بِهَا إِلَى الْحَجِّ حَتَّى يَخْرُجَ حَدِيثُ سَالِمٍ وَتَكْرِيرُ هَذَيْنِ وَلَا يَنْتَظَرُ أَنْ يَقْتَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ الَّذِي  
 كَانَ فَعَلَهُ وَأَقْرَبُهُ أَصْحَابُهُ هُوَ تَعَلَّ طَوَافُهُمْ بِالْبَيْتِ قَدْ كُنَّا نَدْخُلُكَ فِي نَابِ قَبْرِ الْحَجِّ فَأَعْنَانَا خَلِيلُكَ عَنْ إِعَادَتِهِ  
 لِهَذَا فَاسْتَعَالَ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الطَّوْفُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لِلْعُمْرَةِ الَّتِي انْقَلَبَتْ  
 إِلَيْهَا حَجَّتُهُ فَخَرَّيَا عَنْهُ مِنْ طَوَافِ حَجَّتِهِ الَّتِي أَحْرَمَ بِهَا نَعْدُ ذَلِكَ وَلَكِنْ وَجْهٌ ذَلِكَ عِنْدَ نَادَا اللَّهِ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ  
 يَطْفُرْ لِحَجَّتِهِ قَبْلَ يَوْمِ النُّحْرِ أَنَّ الطَّوْفَ الَّذِي يُفْعَلُ قَبْلَ يَوْمِ النُّحْرِ فِي الْحَجِّ إِمَّا يَفْعَلُ الْقَدِيمَ لَا أَنَّهُ مِنْ  
 صُلْبِ الْحَجَّةِ فَالْتَفَى اُنَّ حَجَّارًا مَحْمُودًا بِالطَّوْفِ الَّذِي كَانَ فَعَلَهُ نَعْدُ الْقَدِيمَ فِي حَجَّتِهِ عَنْ إِعَادَتِهِ فِي حَجَّتِهِ **وهذا**  
 وَمِثْلُ مَا قَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَبْصَرَ مِنْ فِعْلِهِ **ترجمہ** اس حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دیتے  
 ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ معظمہ آئے اور حدیث سالم میں آپ نے خبر دی ہے  
 کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اول عمرہ کا احرام باندھا تھا تو اب ان دونوں روایتوں کے ہماری نزدیک یہ**

معنی ہیں واللہ اعلم کہ اول آپ صرح جج کا احرام باندھا تھا پھر حج کا احرام آپ نے فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھا پھر عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھ کر تمتع کیا اس صورت میں سالم اور بکر بن عبد اللہ کی حدیث میں متفق ہو جاتین ہیں اور ان کے درمیان تضاد و تخالف نہیں رہتا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام جج فسخ کر نیکی دلیل یہی ہے کہ آپ اپنے اصحاب کو بھی فسخ حج کا حکم کیا تھا کہ وہ احرام جج کو احرام عمرہ سے بدل دیں اور احرام سے باہر ہو جائیں اور یہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ آپ کے اصحاب طواف بیت اللہ کر چکے تھے اور ہم اس کا بیان مفصل طور پر باب نسخ الحج میں (جو اس باب پہلے گذر چکا ہے) بیان کر چکے ہیں لہذا اس جگہ اوس کی اعادہ کی ضرورت نہیں پس جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کر نیکی کے بعد اپنے اصحاب کو احرام جج فسخ کرنے کا حکم کیا تو ناممکن ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عمرہ کے طواف پر اکتفا کیا ہوا اور طواف حج نہ کیا ہو اب وہ جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طواف کرنا روایت کیا ہے سو ممکن ہے کہ اوس کا مطلب یہی ہے کہ وہ طواف جو حج سے پہلو کیا جاتا ہے وہ طواف قدم ہے اور ارکان حج سے تو ہی نہیں اس لئے حج میں اوس کی اعادہ کی ضرورت نہیں لہذا قارن کو بھی حج میں ایک طواف کرنا چاہئے اور طواف قدم و سودہ اس کے ماسواہ اور حج سے پہلے کیا جاتا ہے نہ بعد چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اون کے حج کے متعلق جو فعل روایت کیا گیا ہے وہ اس تاویل پر دلالت رکھتا ہے ہذا واللہ اعلم **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ جَهْدًا قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَبْشَةَ**

ابن حزم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ اوس کی ہم سے محمد بن خزیمہ کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابویوسف وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ احرام باندھ کر مکہ معظمہ آتے تو طواف کرتے اور صفا و مرہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ سے ہی حج کا احرام باندھتے تو طواف کو صفا و مرہ کے درمیان سعی کرنے پر موقوف رکھتے قربانی کے دن تک اور قربانی کے دن طواف کرتے **قُلْ مَا أَكْرَمُنَا أَنَّا**

**ابْنُ حَزْمَةَ كَانَ إِذَا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطْفُئْ لَهَا إِلَى يَوْمِ الْفَتْحِ كَذَلِكَ مَا تَدْعِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ الَّتِي أَحْرَمَ بِهَا تَحْدِثُ فِيهِمْ الْأَوَّلَى لَمْ يَكُنْ كَأَنَّهُ لَهَا إِلَى يَوْمِ الْفَتْحِ فَلَيْسَ فِي حِلِّهِ ابْنُ حَزْمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ**

**ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ أَنَّ أَحَدًا خَطَا الدَّارَ دَرَجَتَيْنِ فِي حِلِّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبْشَةَ**

رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ سے حج کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک طواف نہیں کرتے تو اس بطور حج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام جج کے متعلق جو انہوں نے روایت کیا ہے تو اوس کی یہی ہی معنی ہیں کہ فسخ احرام جج کے بعد عمرہ کے جو آپ حج کا احرام باندھا تو طواف حج قربانی کے بعد کیا پس اس تاویل کے مطابق ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول میں اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ قارن کو صرف ایک طواف حج کرنا چاہئے اور طواف قدم نہ کرنا چاہئے یہ کہ اس بیان میں درود رضی اللہ عنہما ثابت ہوئی جو انہوں نے حدیث مرفوعہ کے بیان کی ہے (حالانکہ وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے)۔

**وَأَخْبَرَنَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأَوَّلَى لِقَوْلِهِمْ أَيُّهَا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ قُرَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَزْمَةَ**

**وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَتَانِي وَهَبُ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ إِسْهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا**

[illegible]



ما لک واما النبی بن جبریل علیہ السلام قال ما طافوا قاعا ولا احدی منکم  
طافوا قاعا تعد جمعهم بین الحج والعمرة التي قد كانوا طافوها طوافاً واحداً الا ان تحتهم تلك المصومة مع العمرة  
كانت مكيةة وانحته المكيية لا يطاف بها قبل عرفة لانها يطاف بها بعد عرفه على ما كان ابن عمر يفعل فيما قل  
كذلك عنه فقد عاد مغني في رواية عن عائشة رضي الله عنها في ذلك التماساً من ذلك ليعلم التصديق عنه الى معنى ما  
روى عن ابن عمر انه وما صححتنا من ذلك فلكس شيء من هذا اذ لم يكن عليه حكم القارن حجة كوفيه مع عمر وكوفيه كف  
طوافه لهما هل هو طواف واحد او طوفاين ترجمه قالین قول اول بیان کرتے ہیں کہ بس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن لوگوں نے حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھا وہوں نے دونوں کا طواف ایک ہی کیا اور  
بہرہ تو ظاہر ہے کہ یہ سب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ کے حکم و اشارہ سے ہی ایسا کیا ہوگا نہ اپنی رائے سے تو  
ان کا یہ فعل اس امر پر دلیل ہو کہ قارن کو ایک ہی طواف کرنا چاہئے نہ دو تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہم اس باب پہلے دیتے  
باب احرام النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بروایت عقیل عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ روایت کرچکے ہیں کہ رسول مقبول  
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ اصحاب متع کیا تھا اور معلوم ہے کہ متع میں عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھا جائے پہلے  
مالک میں جو انہوں نے زہری سے اونہوں نے عروہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے  
کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی اس حدیث میں آپ نے خبر دی کہ اصحاب  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا پہر اسی حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بھی  
بیان کیا ہے کہ پہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں کے ساتھ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ  
لیں اور پہر ایک ساتھ دونوں کے احرام سے باہر ہوں البتناس حدیث میں یہ نہیں بیان کیا گیا کہ پہر آپ کس جگہ فرمایا بلکہ حدیث  
جابر رضا اور حدیث ابی سعید الخدری میں جو اباب فخر الجہین بیان کی جا چکی ہیں مذکور ہے کہ آپ یہ دوس وقت فرمایا تھا کہ لوگ صفا  
ومروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے پس معلوم ہوا کہ حج وعمرہ کو جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد  
متع کرنے سے ہی نہ یہ کہ ان لوگوں نے قرآن کیا تھا اور اس لئے انہوں نے ایک ہی طواف کیا پس جب انہوں نے متع کیا تھا تو  
عمرہ کا طواف تو کر ہی چکے تھے باقی دعا کا طواف وہ وقوف عرفہ کے بعد کیا اور وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا ہے انہوں نے دونوں کا ایک ہی طواف کیا سو اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ جب ان لوگوں نے طواف عمرہ کے بعد عمرہ کے ساتھ حج  
کو بھی ملایا تو اس جمع میں الحج والعمرة کے بعد انہوں نے ایک ہی طواف کیا نہ دو کیونکہ ان کا حج مکئی تھا یعنی مکہ سے اس کا احرام باندھ  
تھا اور مکہ سے جب احرام باندھا جائے تو پہر وقوف عرفہ کے بعد ہی ایک طواف حج کیا جائے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
کہا کرتے تھے تو اب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول یہی اسی معنی کی طرف اشارہ ہوا کہ یعنی ان لوگوں نے وقوف  
عرفہ کے بعد طواف حج کے ساتھ طواف عمرہ کا اعادہ نہیں کیا پس اس تصحیح سے جو ہم نے ابن عمر و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کے قول کے متعلق بیان کی ظاہر ہے کہ ان کے قول میں اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ قارن کو ایک طواف کرنا چاہئے  
یا دو۔ واخبر الدین دھوا الى ان القارين يجزيه لعمراته وتحتيه طواف واجل ايضا بما حدثتنا ربيعة المؤيد قال  
لنا اسئل محمد بن احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال كنا ان عيينة عن عبد الله بن ابي ليحيى عن عطية  
عن عائشة رضي الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها اذا اجعت الى مكة فان طوافك يكفيك يحجتك ونحو ذلك



صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف سے قربانی کی اور عبد الملک نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ آپ نے اون کبوتر سے کلمے ذکر کی **قَالَ خَبَرَنَا عِنْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِطَوْلِهَا وَأَنَّهَا إِذَا أَحْرَمَتْ بِالْحَجَّةِ فِي ذَوِي الْقَعْدَةِ مَا كَانَ كَمَا أَنَّ تَفَرَّقَ تَحْتَ قَرَاهِمَا مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ وَأَنَّ الَّذِي ذَكَرَ أَنَّهُ كَلِمَتُهَا هُوَ الْحَجُّ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ لَا الطَّوْفَ فَقَدْ كَلَّمَ لَنْ أَنْ يَكُونُ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ هَذَا الْحَجُّ فِي حُكْمِ طَوَافِ الْقَابِلِينَ كَقَوْلِهِمْ هُوَ تَرْجُمَةُ عَطَاءٍ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَطَاءٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِي يُوْرَا قَصْدَهُ** رواہ کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تنعیم جاکر عمرہ کا احرام ادا سوئے باندھا تھا جبکہ حج و عمرہ دونوں سے فارغ ہو کر واپسی کا وقت آگیا اور کہ وہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہاری لئے یہی کافی ہے سو وہ اپنے طواف کے متعلق نہیں بلکہ حج کے متعلق فرمایا تھا کہ تمہاری لئے صرف حج ہی کافی ہے تو اب حدیث عطاء سے اس مسئلہ پر استدلال کرنا باطل ہو گیا کہ قارن کو ایک ہی طواف کرنا چاہئے **وَأَجَنَّهُ مَنْ دَهَتْ أَيْضًا فِي الْقَابِلِينَ** أَنَّهُ لَطُوفٌ لِمَعْرَتِهِ وَحُجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمَةَ قَالَ تَنَاوَعْنَا مِنْ الْحَيْكَةِ قَالَ تَنَاوَعْنَا مِنْ حَدِيثِ قَالَ وَاحْتَرَبَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَوْلٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ أَلَيْسَ تَنْكِحِينَ قَالَتِ أَتُنْكِي لَوْ أَنَّ النَّاسَ حَلُّوا أَوْ لَمْ يَحْلُلُوا وَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفُوا وَهَذَا الْحَجُّ قَدْ حَصَرَ كَمَا تَرَى فَقَالَ هَذَا أَفَرَأَيْتَ اللَّهُ عَلَى مَنَابِتِ أَدَمَ فَأَغْتَسَلِي وَأَهْلِي بِالْحَجَّةِ حَجَّي وَأَفْصَحَ مَا يَقْضِي أَيْمَانُ عَدْنَانَ لَا يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَلَا يَنْصَلُّونَ قَالَتْ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَلَمَّا طَهَّرْتُ قَالَ طُوبَى بِالْبَيْتِ وَتِلْكَ الصَّفَا وَالْمَدِينَةُ ثُمَّ قَالَ حَلَّيْ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ فَقُلْتُ مَا أَسْأَلُ اللَّهَ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ لِي فِي هَذِهِ مِنْ عُمْرَةٍ أَوْ تَحْتِ قَدَحٍ فَتَحَبَّبْتُ قَامَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَأَعْمَرَهَا مِنْ التَّنْعِيمِ تَرْجُمَةُ مَسَاوِي اس کے قائلین قول اول اس حدیث سے ہی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے محمد بن حریز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان البیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریر اور ابوالزبیر نے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے آپ و رہی تمہیں فرمایا کیوں روتی ہو عرض کیا کہ لوگ طواف کر کے احرام سے باہر ہو گئے اور میں طواف نہیں کر سکتی اور یہہم حج جعفر افضیلت رکھتا ہے آپ کو معلوم ہے فرمایا جو مانع تمہیں (طواف کرنے سے) بیش آباد یعنی حیض) وہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں پر لازم کیا ہے سو تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لینا پھر جو ارکان حاجی ادا کرتے ہیں ادا کرنا بجز اس کے کہ نہ طواف بیت اللہ کرنا نہ دو گناہ طواف ادا کرنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا پھر جب من حیض سے پاک ہو گئی تو اپنے فرمایا کہ اب طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لو اس کے بعد تم حج و عمرہ کے احرام سے باہر ہو جاؤ گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عمرہ کے فوت ہونے کا رنج ہے کہ میں حج کرنے تک طواف عمرہ نہ کر سکی تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہیں عمرہ کا احرام باندھنے کیلئے تنعیم روانہ کیا **قَالَ أَنَا بِنْتُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُ** تَرْجُمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہوا ابن مسہب نے کہا نبویؐ کی روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قَالُوا فَقَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُعْرِمَةٌ بِالْحَجَّةِ وَأَنَّ لَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَتِلْكَ الصَّفَا وَالْمَدِينَةُ ثُمَّ قَالَ حَلَّيْ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ فَقُلْتُ مَا أَسْأَلُ اللَّهَ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ لِي فِي هَذِهِ مِنْ عُمْرَةٍ أَوْ تَحْتِ قَدَحٍ فَتَحَبَّبْتُ قَامَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَأَعْمَرَهَا** **فَقَالَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْقَابِلِينَ فِي طَوَافِهِ لِحُجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ هُوَ كَذَلِكَ وَإِنَّ طَوَافَ وَاحِدًا لَا يَنْفَعُ عَلَيْهِ**



014

قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّكُمْ أَصْحَابُكَ يَحْجُّونَ وَنَحْنُ أَدْنَىٰ قَالَ أَمَا كُنْتَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ لَمَّا لِيَ قَدِمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَا  
 قَالَ اطْلُبِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّوَعُّيمِ قَاهِلِي يَحْمَرُّ ثُمَّ مَوَّعِدًا لَكَ مَكَانَ كَذَا أَوَّلَهُ أَرْجَمَهُ مِاسَوَايَ اسْكُ اسودنے اس کے  
 متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس طرح روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے سیح المؤمنین نے کہا  
 حدیث بیان کی ہم سے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود  
 سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ ہونے اور  
 ہمارا ارادہ حج کے سوا اور کچھ نہ تھا جب کہ معظمہ پہنچے تو آپ طواف کیا اور احرام سے باہر نہیں ہوئے اور اسی طرح آپ کی  
 ازواج اور آپ کی اصحاب جن کے ساتھ ہدی تھی احرام سے باہر نہیں ہوئے اور جن کے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام سے باہر  
 ہو گئے اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ آپ حائضہ ہو گئیں ناہم  
 فرمایا ہم نے ماسک حج یوری کئے پہر جب ہم روانگی کی شب یعنی ایام التشویق کے بعد محبت بن پہنچے تو میں نے رسول مقبول  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی اصحاب توجہ و عمرہ کے ساتھ واپس ہوں گے اور میں صرف حج کے ساتھ فرمایا  
 ہم جب مکہ آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف ہمیں کیا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا اچھا اپنے بیانی بعد الرحمن بن ابی بکر رضی  
 ساتھ تبعیم جا کر وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آؤ سو یہ عمرہ تمہاری اوس عمرہ کا بدل ہوگا **فَفَعِلْنِي هَذَا التَّحْدِثَ قَالَتْ**  
**عَلَىٰ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَتْ حَرَجَتْ مِنْ حَجِّ تَيْهَا الَّتِي صَادَتْ مَكَانَ حَجَّتِهَا بِفَيْسِي ثُمَّ وَجَّهَتْهَا إِلَى عَمْرَةٍ قَدْ طَوَّفَتْهَا لَهَا**  
**كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَمَا كُنْتَ طُفْتُ لِيَا لِيَ قَدِمْنَا أَمْ لَوْ كُنْتَ طُفْتُ كَانَتْ قَدْ مَنَّتْ**  
**لَكَ عُمْرًا كَلِمَةً مَعَ حَجَّتِكَ الَّتِي قَدْ فَرَّغْتَ مِنْهَا فَلَمَّا أَخْبَرْتَهُ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طُفْتُ لِيَا لِيَ قَدِمْنَا وَاجْعَلْهَا مِمَّا مَعَلَتْ نَعَدُ**  
**ذَلِكَ يَحْجُّهَا مِنْ دُفُوعِهَا يَعْرِفُهَا أَوْ تَوَجَّهْهَا إِلَيْهَا حَاجِبَةً مِنْ حَجِّ تَيْهَا قَامَرَهَا أَنْ تَعْمَرَ أُخْرَىٰ مَكَانَهَا مِنَ التَّوَعُّيمِ**  
**فَكَيْفَ يَحْجُّونَ لِقَائِي أَنْ تَقُولَ لَطَوَّفْتُهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِهَا هِيَ فِيهَا تَكُونُ لِي ذَلِكَ النُّحَّةَ وَلِعُمْرَةٍ أُخْرَىٰ قَدْ حَرَجْتُ مِنْهَا**  
**قَبْلَ ذَلِكَ هَذَا عِنْدَ مَا تَحْتَالُ** ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ احرام عمرہ سے باہر ہو چکیں تھیں  
 چنانچہ طواف عمرہ سے پہلے حج کا احرام باندھا اور عمرہ حج کے بعد قضا کیا اور وہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے  
 پوچھا تھا کہ مکہ آنیکے بعد تم نے طواف نہیں کیا تو اس کا یہ مطلب تھا کہ اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس وقت حج کے ساتھ  
 تمہارا عمرہ ہی پورا ہو گیا ہوتا مگر جب آپ نے خبر دی کہ آپ نے طواف عمرہ نہیں کیا تو آپ نے انہیں حج کے بعد عمرہ کرنے کا حکم کیا تا تبعیم  
 عمرہ کا احرام باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں تو اب ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص کیونکر کہہ سکتا ہے کہ طواف حج اوس عمرہ کیلئے ہی کافی  
 ہوگا جس کے احرام سے بالقصد حضرت عائشہ صدیقہ کو الگ ہونا پڑا اور پھر بعد حج جس کی قضا ادا کی یہ ماعز نزدیک حال ہو وقت  
 ابْنُ مَجْلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَقَالَ قَالَ تَمَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ تَمَّ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَمَةً وَلَا تَكُونُ إِلَّا حَجْرًا فَلَمَّا جِئْنَا سَرَفَ طَمَسْتُ قَدْ حَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ  
 مَا بِكِ كَيْفَ فَقُلْتُ أَوْدَعَنِي أَنِّي لَمَّا خَرَجْنَا لِعَامٍ أَوْ لَمَّا خَرَجْنَا لِعَامٍ قَالَ لَعَلَّكَ كُنْتَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ هَذَا أَكْثَرُ  
 اللَّهُ لَعَلَّ لِي مَلَأَ مَلَأَ مَا فَعَلْتُ الْحَاجَّ عَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَابِهِ اجْعَلُوا هَاجِرَةً فَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَانَ الْهَدْيُ وَرَأَوْهُ عَمَرَ

ابی تکلیم و محمد بن زید و عثمان بن زید البسائی ثم اهلوا بالبحر طهرت فان سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فاصت فاني بكم تقرا فقلت ما هذا فقالوا اهلوا اهلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يساره  
 البقر حتى اذا كانت ليكة انحصته قلب لارسل الله بوجه الناس تحتها وحمرة وادح تحتها فامر عندا لغير  
 ان ابى بكى فارد فني حلقه واني لا اذكر اني كنت الغنصير وحيي مؤحده الرجل حتى جئنا التبعيم فاهلك بعمره  
 حذاء حمرة الناس لابي اعتمهم ولبها ترجمه اور قاسم بن محمد اس کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 سے اس طرح روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عبد اللہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور بجز حج کے اور کچھ راہ میں رکھتے  
 تھے جب مقام سرف تک پہنچے جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے تو میں حاضر ہو گئی پھر رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی فرمایا کیوں روتی ہو میں نے کہا کاش میں اس سال حج کے لئے نہ آتی فرمایا شاید  
 تم حاضر ہو گئی ہو میں نے کہا جی ہاں فرمایا پھر یہ تو ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں پر لازم کر دیا ہے۔  
 سو جو اسکان حاجی ادا کرتے ہیں تم ہی ادا کرو بجز اس کے کہ بیت اللہ کا طواف کرنا فرمایا جب ہم مکہ پہنچے تو رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ احرام حج کو احرام عمرہ کر دو چنانچہ لوگ احرام سے ماہر ہو گئے البتہ جن لوگوں کے ساتھ  
 یہی تھی وہ احرام سے ماہر نہیں ہوئے چنانچہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والیسا کہ کے ساتھ یہی  
 ہو گئی پھر جو لوگ احرام سے ماہر ہو گئے تو بعد کو ادھون نے حج کا احرام باندھا اور میں جو حاضر ہو گئی تھی سو قربانی کے دن  
 پاک ہوئی پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تنعیم بھیجا وہاں سے میں عمرہ کا احرام باندھ کر آئی اور طواف افاضہ کیا یعنی  
 طواف رخصت بعد ازاں میرے پاس گامی کا گوشت لایا گیا میں نے کہا یہ کیسا گوشت ہے لوگوں نے کہا رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے اپنی الزوج کی طرف سے گامی ذبح کی ہے پھر جب ہم محصب میں پہنچے تو میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ حج و  
 عمرہ کے ساتھ واپس ہوں گے اور میں صرف حج کے ساتھ تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم کیا کہ وہ مجھے اونٹ پر اپنے  
 پیچھے بیٹھا کر تنعیم لینگے اور مجھے یاد ہے کہ میں اونٹنی تھی تو مؤخر الرجل میری (منہ پر) لگ جاتا تھا جب ہم تنعیم پہنچے تو  
 سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئی اور اس عمرہ کی قضا ادا کی جو لوگ پہلے کر چکے تھے **فهل امثل الحديث الذي قلته**  
**وقد راكبا كحراة عن عائشة** رضی اللہ عنہا **عن ذلك ترجمہ** سو یہ مثل حدیث اول کے ہے جو ابی گزر چکی ہے ماسوا  
 اس کے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث اس سے ہی زیادہ واضح لفظوں میں روایت کی ہے اور یہ حدیث  
 ہے **حل ثنا ينعيم المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة**  
**قالت خرجنا مؤلفين للهلال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء ان يهل يا نبحر فليهل ومن شاء**  
**ان يهل بالعمرة فليهل فاما انا فاني اهل يا نبحر لان معي الهدى قالت عائشة نه قينا من اهل يا نبحر ومنا من**  
**اهل بالعمرة واما انا فاني اهلكت بالعمرة فوافاني يوم عرفة فانا حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم**  
**سلمة دعي عنك عمرك نلوا والفضة شعرك وامتنشطى ثم لقي يا نبحر فليكت يا نبحر فلما كانت ليكة انحصته وظهرت**  
**امر رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن ابى بكر فذهب الى التبعيم فقلت بالعمرة وقصاء لعمري لهما**



ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سید الموفون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ہم ذیقہ کا چاند پورا کر کے مکہ روانہ ہونے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا اور خود بین حج کا احرام باندھ کر کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ ہم میں سے کسی نے حج کا احرام باندھا کسی نے عمرہ کا اور بین حج عمرہ کا احرام باندھا تا پہر عرفہ کے دن جو تکبیر میں حاضر تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عمرہ ترک کر دو اور بال کسول کر لگائی وغیرہ کر لو اور حج کا احرام باندھا و چنانچہ میں نے حج کا احرام باندھا پہر جب محض میں پہنچے تو بین حیض سے پاک ہو گئی تو پہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن ابی بکرہ کو حکم کیا وہ مجھ پر تعیم لگائے اور وہاں سے میں قضا عمرہ کا احرام باندھ کر آئی **فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ مَفْصُولَةً مِنْ عَمْرٍاءَ وَأَيْمَانًا قَدْ كَانَتْ يَمَافِيهَا تَقَصُّتْ شَعْرَهَا وَأَمْتَشَطَتْ فَكَلَفَ نَحْوُ آلٍ لِيَكُونَ طَوَافُهَا لِحْيَتِهَا الَّتِي يَبْسُهَا وَلَكِنْ عَمَّرَتْهَا مَا ذَكَرْنَا مِنْ الْأَخْلَاقِ يَجْعَلُ عَنْهَا لَعْمًا لَعْمًا هَلْ أَفْعَالٌ وَهِيَ أَوَّلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ حَاوِيَةَ لَا يَذْكُرُ ذَلِكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتُهُ حَاوِيَةَ بِقِصَّةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَلَّتْ نَيْسَ عَمَّرَتْهَا وَحَمَّيْتُهُمَا وَأَخْبَرْتُ عَائِشَةَ بِهَذَا بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَذَا قَدْ حَوَّلَ بِنِي حَمَّيْتُهُمَا أَنْ نَدَّ عَمَّرَتْهَا وَأَنْ تَفْعَلَ مَا تَفْعَلُ الْأَمَلُ قَدْ ذَكَرْتُ فِي حَدِيثِهَا وَكَانَ ذَلِكَ أَنْدَسًا عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَمَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ الْفَجَّاجُ وَعَنْهُ الْمَلِكُ لَا كَمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ تَرْجُمَهُ هُنَا اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اون کا حج و عمرہ الگ الگ تھا کیونکہ پہلے عمرہ کا احرام تو اذہین مجبوراً توڑنا پڑا تھا چنانچہ کنگھی وغیرہ کر کے پھر حج کا احرام باندھا تا تو پہر یہ کہیونکہ نہایت ہے کہ جب اذہنوں نے حج و عمرہ الگ الگ کیا تو دونوں کے لئے ایک طواف کیونکہ کافی ہو سکتا ہے یہاں تک ناممکن بات ہے لہذا یہ حدیث ابی الزبیر سے جو اذہنوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اولی ہے اور وہ اس باب کی گیارہویں حدیث ہے کیونکہ حضرت جابر نے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ سنی خبر دی ہے لیکن او، دن نے یہ یہ ہیں بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ اور حج کے درمیان احرام سے باہر ہو گئیں تب میں بخلاف اس حدیث کے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خود بیان کر دیا ہے کہ اذہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام حج باندھنے سے پہلے ترک کر دیا اور فرمایا کہ جو ارکان حاجی ادا کرتے ہیں وہ یہی ادا کریں بجز اس کے کہ خانہ کعبہ کا طواف تکبیریں اس حدیث سے پہر ہی معدوم ہو گیا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے جس طرح حجاج اور عبد الملک نے روایت کی ہے نہ اس طرح کہ ابن ابی نجیح نے روایت کی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا۔**

**وَأَخْبَرَنَا أَيُّضًا ابْنُ بَنٍ قَالَ كَانُوا يَطُوفُونَ الْقَارُونَ لِحْيَتِهِ وَحَمَّارَهُ طَوَافًا إِذَا جَاءَ عَمَّارٌ نَدَّ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ قُلْنَا لَيْسَ**  
**مِنْ حَمِيدٍ قَالَ قُلْنَا فَحَمِيدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ قُلْنَا لِحْيَتِهِ شَيْءٌ لَطَافٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهَا لَوْ أَفْعَالًا تَرْجُمَهُ سِوَايَ اس کے قائلین قول اول اس حدیث**  
 سے ہی احتجاج کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حازم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ارطاة نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کر کے ہوئے حج و عمرہ کو حج کیا اور

دونوں کا ایک ہی طواف کیا قیل لہم ما ائتممت ہذا ائتممتہم بمثل ہذا اذ قد دونتم عن جعفر بن محمد عن  
 ابنہ عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرء الخ وعین ابن حجریم والاکو لایعی و عجم وین دینار  
 و قیس بن سعد عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ عن ائمتہم قبل مواصیحتہ زایعہ مہبلین یا الخ قمرہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان یخیر ملوھا عمرہ دھو علی الصفا فی آخر طواف فکف فکفون مثل ذلک وقد عون مثل  
 ہذا ترجمہ اس کا جواب میں کہا جائیگا کہ تعجب کہ قائلین قول اول اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ روایت جعفر  
 بن محمد عن امیہ عن جابر رضی اللہ عنہ (باب احرام النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں) وہ روایت کر چکے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و  
 سلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور ابن جریج نے امام اوزاعی نے عمرو بن دینار اور قیس بن سعد عطاء اور اسے جابر رضی اللہ  
 عنہ سے کہا ہے کہ جب چوتھی ذالحجہ کی صبح کو اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ آئے تو رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم کیا کہ وہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دیں اور پہلے اس وقت کا ذکر ہے جبکہ وہ صفا  
 و مردہ کے درمیان سعی کر رہے تھے تو ابان اجلہ رواۃ کے مقابلہ میں حجاج بن ارطاة کی روایت کیونکر قبول کی جاسکتی ہے۔

**فَانِ احْتَجُّوا بِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ سَدَّیْ قَالَ تَدَا ابُو عَامِرٍ قَالَ تَدَا رَبَّاحُ بْنُ اَبِیْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ**  
**عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرِیْدُوْا عَلٰی طَوَافٍ وَّاحِدٍ** ترجمہ اور اگر وہ اس حدیث سے  
 استدلال کریں جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح  
 بن ابی معروف نے وہ روایت کرنے ہیں عطاء سے وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اصحاب رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ایک طواف سے زیادہ نہیں کیا یعنی حجۃ الوداع میں) **قِیْلَ لَہُمْ اَلَا تَیْقِنُوْنَ جَابِرٌ رَیْبُہُ الْطَوَافِ بَیْنَ**  
**الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقُلْ بَلٰی ذٰلِکَ عَنْہُ اَوَّلَ الذِّکْرِ** ترجمہ تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی مراد اس طواف سے سعی صفا و مردہ ہے جیسا کہ ابو الزبیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے **حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ**  
**قَالَ تَدَا ابُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ حَدَّیجٍ عَنْ اَبِیْ الذِّکْرِ سَمِعَ جَابِرًا یَقُوْلُ لَمْ یَطُفُوْا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَا اَصْحَابِہِ**  
**بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو  
 عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ ابو الزبیر سے کہ انہوں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب صفا و مردہ کے درمیان ایک دفعہ سے زیادہ طواف نہیں کیا۔

**وَالْمَلَا اَدْحَابُہُمْ رَیْبُہُ اَنَّ یُخْتَارَ لَہُمْ اَنَّ الشَّعْبَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا یُفْعَلُ فِی طَوَافِ یَوْمِ النِّحْرِ وَلَا فِی**  
**طَوَافِ الصَّدْرِ اِذَا یُفْعَلُ فِی طَوَافِ الْفَدْوِیْمِ وَکَیْسٌ فِی شَیْءٍ مِنْ ہٰذَا اَدِلُّ عَلٰی اَنَّ مَا عَلٰی الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَافِ**  
**لِعَمَرٰہِ وَحُجَّتِہِ هُوَ طَوَافٌ وَّاحِدٌ اَوْ طَوَافَانِ** **فَانِ** **قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ عَجْمٍ مِنْ قَوْلِہِ فِی الْقَارِنِ اَنَّہُ**  
**یَطُوفُ لِعَمَرٰتِہِ وَحُجَّتِہِ طَوَافًا وَّاحِدًا** **قَالَ فَاِیْ قَوْلٍ مِّنْ مُّخَالَفُوْنَ تَزَلُّہُ فِی ذٰلِکَ قِیْلَ لَہُ اِلٰی قَوْلِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ**  
 ترجمہ اس سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ سعی صفا و مردہ قربانی کے دن نہیں کی جاتی اور نہ  
 طواف زیارت میں کی جاتی ہے بلکہ طواف قدم میں کی جاتی ہے پس اس روایت میں بھی اس امر کی کوئی دلیل نہیں  
 کہ قارن کو ایک طواف کرنا چاہئے یا دو اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں اور بیان  
 کیا جا چکے ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ قارن کو حج و عمرہ کا ایک ہی طواف کرنا چاہئے تو اب آپ ان کے قول سے کس دلیل سے

نہ

نہ

اختلاف کر سکتے ہیں تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کے ساتھ  
**حَلَّ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصِيرٍ قَالَ أَهْلَتْ**  
**يَا لِحَجٍّ فَادَّكَتْ عَلَيَّاهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَهْلَيْتُ يَا لِحَجٍّ فَاسْتَطَبَعْتُ أَنْ أَهْطِفَ إِلَيْهِ عَمْرًا قَالَ لَا لَوْ كُنْتُ أَهْلَيْتُ بِالْعَمْرِ ثُمَّ**  
**أَرَدْتُ أَنْ تَصْمَرَ إِلَيْهَا لِحَجٍّ فَهَمَمْتُ قَالَ فَلَمْ كَيْفَ أَصْغَرَ إِذَا الْكَذُوبُ قَالَ تَصُتْ مَعَكَ أَذَادَةٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ**  
**تُحْدِثُ بِهَا حَمِيمًا وَتَطُوفُ لِكُلِّ دَاحِلٍ مِنْهَا طَوًّا فَارْجَمْهُ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونسؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم یا مالک بن الحارث سے وہ نصر سے کہا میں نے حج کا احرام باندھا  
پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقی ہوا تو میں نے آپؑ دریافت کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے تو کیا میں  
اس پر عمرہ کا احرام اضافہ کر سکتا ہوں فرمایا نہیں صاف اگر تم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوتا تو اس پر حج کا احرام اضافہ  
کر سکتے تھے ابو نصر بیان کرتے ہیں کہ پہر میں نے آپؑ کو چہا کہ پھر جب میرا حج و عمرہ دونوں کا ارادہ ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے  
فرمایا اول اپنے اوپر ایک چہا گل یا پانی بہا لو (یعنی غسل کر لو) اور پہر دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھو اور ہر ایک کے لئے  
ایک ایک طواف کرو **حَلَّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنصُورٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ**  
**عَنْ أَبِي نَصِيرٍ السَّيِّئِ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ . . . . . قَالَ مَنصُورٌ فَلَمْ كُنْتُ ذَلِكَ لِحَجٍّ فَقَالَ مَا لَكُنَا**  
**نُفَقِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآخَرُ فَلَا تَرْجَمْهُ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہؒ نے کہا خبر دی مجھ کو منصور نے وہ روایت کرتے ہیں مالک بن الحارث سے وہ ابو  
نصر السیسی سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ منصور کہتے ہیں میں اس کا ذکر  
مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے تو ہم ہی ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے مگر اب ایک طواف کا فتویٰ  
**ہیں میتے حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا الْحَصِينُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ**  
**مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّاهُ فَكَرِهْتُ لَكَ تَرْجَمُ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ**  
**الْحَجَّاجِ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ**  
**وَهَّابٍ سَمِعَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن  
سابق کے بیان کی **حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ كَرِهْتُ لَكَ تَرْجَمُ**  
**تَرْجَمُ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَزِيمَةَ لَمْ يَكُنْ حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَزِيمَةَ**  
**وَهَّابٍ سَمِعَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن  
**ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصِيرٍ مِثْلَهُ قَالَ**  
**لِحَجٍّ فَقَالَ مَا لَكُنْ أَفَقِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآخَرُ فَلَا تَرْجَمْهُ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہؒ نے  
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاجؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہؒ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے  
وہ مالک سے وہ ابو نصر سے مثل حدیث سابق کے منصور بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے  
نے فرمایا کہ پہلے میں ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا مگر اب میں نے اس کا ذکر مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے  
**وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ**



تحتوي يا ابن مالك عن علي بن محمد الله قال القارن بطواف طوافين وتسعى سبعين مائة حريث بيان کی ہم سے  
ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن مخلد نے سہ اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا  
حدیث بیان کی ہم سے سعد بن منصور نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہیں منصور بن  
زاوان سے وہ حکم سے وہ زیاد بن مالک سے وہ حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ان دونوں نے  
فرمایا کہ قارن دو طواف کرے اور دو دفعہ ہی صفا و مردہ کے درمیان سعی کرے **فهل اعلى** ر. و عبد الله قد ذهب  
في طواف القارن الى جلات ما ذهب اليه ابن عمر ر. و اما وجه ذلك من طريق الظاهر فاننا رأينا الرجل اذا احرم  
بجحد وحبت عليه ما فيها من طواف بالنسب والشعي بين الصفا والمروة ودحت عليه في انتهاك ما حرم عليه  
يا حرامه بها من الكفار ما يحب عليه في ذلك ولكن ذلك اذا احرم بمحرم وحبت عليه ايضا ما فيها من الطواف  
بالنسب والشعي بين الصفا والمروة ودحت عليه في انتهاك ما حرم عليه يا حرامه بها من الكفار ما يحب عليه في  
ذلك وكان اذا جمعها فكل قل اجمع انه في حرمين حرمه سجدة واحدة فكان يحج في الظن ان يحب عليه لكل  
واحدة منهما من الطواف والشعي وقيل ذلك من الكفار ما يحب عليه في انتهاك المحرم التي حرمت عليه بها ما كان  
يجب عليه لهما لو افرداها **فادخل** على هذا القول فيقول فقد رأينا الحلال يصيب الصيد في المحرم فيجب  
عليه الحزاء بحرمه المحرم ورأينا المحرم يصيب مسد في الحلال فيجب عليه الحزاء بحرمه الا حرام قد رأينا المحرم  
اذا اصاب مسد في المحرم وحبت عليه حذاء واحد بحرمه الا حرام ودخل فيه حزمة الحذاء بحرمه المحرم  
فهو في ذلك ما اصاب ذلك الصيد في حرمين في حرمه حرام وحرمه حريم فلم يجب عليه لكل واحد  
من الحرمين ما كان يجب عليه لهما لو افرداها قالوا فذلك القارن فيما كان يجب عليه لكل واحد من حرميه  
وحجته لو افرداها لا يجب عليه في ذلك لهما حزمة الا مثل ما يجب عليه في احد لهما ويد حل ما كان يجب  
عليه لا يخرى لو كانت مفردة في ذلك **قيل** له انكم لم تفتحوا انما يجب على المحرم في صلبه الصيد في  
المحرم حذاء واحد **وقل** قال ابو حنيفة ر. و انو نوسف ر. و محمد ر. ان القياس كان عند همد في ذلك انه يجب  
عليه حذاء ابن حذاء بحرمه الا حرام وحذاء بحرمه المحرم انهم ايا ما حالوا ذلك استحسنوا ذلك لا نقول  
في ذلك كما قالوا بل القياس عندنا في ذلك ما ذكرنا انهم استحسنوه وذلك اننا رأينا اصل الحزمة عليه انه يجب  
للو حل ان يجمع بين حذيه وحذاء ولا يجمع بين حذيين ولا بين حذاءين فكان له ان يجمع يا حرام واحد  
بين حذيين مختلفين في حل ذلك فيها ولا يجمع بين شيئين من صنف واحد فلما كان ما ذكرنا ذلك كان  
له ان يجمع ايضا بايدي حذاء واحد اما يجب عليه بحرمين مختلفين وحذاء حرمه التي لا يجزئ فيها  
الصوم وحرمه الا حرام التي يجزئ فيها الصوم ويكون بذلك الحذاء الواحد مؤديا عما يجب عليه فيها  
فلم يكن له ان يجمع بايدي حذاء واحد لهما يجب عليه في انتهاك حرمين مؤتلفين من شكل واحد وهما  
حرمه الحزمة وحرمه الحذاء كما لم يكن له ان يد حل يا حرام واحد في حرمه شيئين مؤتلفين ولما كان  
ما ذكرنا ايضا كذلك وكان الطواف للحزة والطواف للحزمة من شكل واحد لم يكن بطواف واحد واحدا  
وتم يكن ذلك الطواف حذرا عنها واحتاج ان يد حل في كل واحد منهما حولا على حدة قياسا ونظرا على

مَا ذَكَرْنَا مِنْهَا بِحَرَامٍ وَاحِدٍ مِنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةِ الْمُتَلَفَتَيْنِ وَقَدْ ذَكَرْنَا لَا يَحْتَجُّهُ مِنَ الْحَجَّاتِ الْمُتَلَفَتَيْنِ  
وَالْعُمْرَتَيْنِ الْمُتَلَفَتَيْنِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ يَحِلُّ مِنْ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ بِحَقِّ وَاحِدٍ وَلَا تَكُونُ عَلَيْهِ  
عَمَلٌ ذَلِكَ فَكُلُّ ذَلِكَ آيَةً يَطُوفُ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعَى لَهَا سَعَةً وَاحِدَةً لَيْسَ عَلَيْهِ عَمَلٌ ذَلِكَ قِيلَ لَهُ قَدْ  
ذَكَرْنَا أَنَّهُ يَحِلُّ وَاحِدٌ مِنْ أَحْرَامَيْنِ مُتَلَفَتَيْنِ لَا يَحْرِيهُ فِيهِمَا إِلَّا طَوَافَانِ مُتَعَلِقَانِ وَذَلِكَ أَنَّ تَحْلُلَهُ لَوْ  
أَحْرَمَ بَعْدَهُ كَطَافَ لَهَا وَسَعَى الْهَلَّ فِي تَمَتُّعٍ مِنْ عَامِهِ فَصَارَ يَنْزِلُكَ مَتَمِّعًا أَذَلِكَ كَانَ حُكْمُهُ يَوْمَ  
الْحَجَّ أَنْ يَحْلُلَ حَلْقًا وَاحِدًا أَفِيحِلُّ بِذَلِكَ مِنْهَا حَيْثُ كَانَ يَحِلُّ بِحَقِّ وَاحِدٍ مِنْ أَحْرَامَيْنِ مُتَعَلِقَيْنِ قَدْ كَانَ  
دَخَلَ فِيهَا دُخُولًا مَتَمِّعًا وَأَوْ كَمْ يَكُنْ مَا وَجَّهَتْ مِنْ ذَلِكَ مِنْ حُكْمِ الْحَلِّ مُوجِبًا أَنَّ حُكْمَ الطَّوَّافِ لَهَا كَانَ  
كَذَلِكَ وَإِنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَلْ هُوَ طَوَافَانِ فَكُلُّ ذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَلِّ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ حَلْقًا وَاحِدًا  
لَا يَحِبُّ بِهِ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ حُكْمُ طَوَافِهِ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا أَدَلُّ مَا كَانَ قَدْ يَحِلُّ فِي الْأَحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ  
فِيهِمَا دُخُولًا مَتَمِّعًا فَتَحْلُلُ وَاحِدًا كَانَ فِي الْأَحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا وَاحِدًا آخِذًا أَنْ يَحِلَّ مِنْهُمَا  
كَذَلِكَ فَهَلْ هُوَ السَّطْرُ فِي هَذَا النَّبِ عَلَى مَا نَوَيْ عَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ دُخُولِ الطَّوَّافِ لِكُلِّ وَاحِدٍ  
مِنِ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ وَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ السَّطْرِ عَلَى ذَلِكَ فِي دُخُولِ الْحَجَّ وَاحِدَةٍ وَمِنْهَا فِي إِنْتِهَائِ حُرْمَتِهَا  
فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنِّي يُوسُفَ وَنَحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى تَرَجَّمَهُ لِسَ حَضْرَتِ عَلِيٍّ وَحَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَارِنِ كَيْ طَوَّافُ كَرْنِ كَيْ تَعَلَّقَ حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا كَيْ قَوْلِ سَيِّدِ الْاِخْتِلَافِ رَكِبْتُمْ مِنْ  
أَبَرَّهَا اسْ مَسْأَلَةُ بَيَانِ بِطَرِيقِ نَظَرِ قِيَاسِ كَيْ سَوَّاهُمْ دِيكْتُمْ يَسْ كَيْ بَوْشُخْصِ حَجَّ كَا احْرَامِ بَانْدَه تَوْجِ كَيْ سَاهَه طَوَّافِ بَيْتِ اللّٰهِ اَدْر  
سَعَى صِفَادِ مَرْدَه بِي اَدْسِ يَرِ وَاجِبِ هَوْتِي سَهْ يَرِ وَاجِبَاتِ احْرَامِ يِنِ سَهْ جِنِ اَمُورِ كُوتَرِكِ كَرِي تَوَا دُسْ يَرِ كَقَارَاتِ وَاجِبِ هَوْتِي  
بِيِنِ السَّيْطَرِ جِبِ عَمْرَه كَا احْرَامِ بَانْدَه جَلَه كَيْ تَبِ يَرِ طَوَّافِ بَيْتِ اللّٰهِ اَدْر سَعَى صِفَادِ مَرْدَه لَازِمِ هَوْتِي يَرِ اَوْرِ سَيْطَرِ حَمْرَه كَيْ  
احْرَامِ يِنِ جِنِ اَمُورِ وَاجِبِ كُوتَرِكِ كَرَه تَوَهِي كَقَارَاتِ وَاجِبِ تِي يِنِ جَوِ جِ كَيْ احْرَامِ يِنِ اَدْر جِبِ احْرَامِ وَاحِدِيْنِ حَمْرَه  
كُوجِعِ كِيَا حَلَه تَوَا سْ يَرِ سَبْ كَا اتْفَاقِي كَرَه جَامِعِ يِنِ الْحَجَّ وَالْعُمْرَه دُوحْرَمَتُونِ كَيْ دَرْمِيَانِ هَوْتَا سَهْ - حَرَمَتِ جِ وَحَرَمَتِ  
عَمْرَه يِنِ نَظَرِ قِيَاسِ چَاهَتَا سَهْ كَيْ اَنِ دُونُونِ كَيْ لَه طَوَّافِ اَدْر سَعَى صِفَادِ مَرْدَه بِي اَلْكَ اَلْكَ كِي جَلَه جِسْ طَرَحِ اَوْنِ دُونُونِ  
كَيْ دَرْمِيَانِ كَقَارَاتِ اَلْكَ اَلْكَ وَاجِبِ هَوْتِي يِنِ جِيكِه اَوْنِ دُونُونِ كَا احْرَامِ اَلْكَ اَلْكَ بَانْدَه جَامِي اَبَا سْ يَرِ اَعْتَرَا ضِ يَرِ سِيَا كِيَا  
سَهْ كَيْ هَمِ دِيكْتُمْ يِنِ كَيْ اَرِ غَيْرِ حَمْرِ حَرَمِ كَيْ دَرْمِيَانِ شَكَارِ كَرَه تَوْحَرَمَتِ حَرَمِ كَيْ سَبْ كَا اَدْسِ يَرِ كَقَارَه وَاجِبِ هَوْتِي اَوْرِ سَيْطَرِ  
حَمْرِ غَيْرِ حَرَمِ يِنِ شَكَارِ كَرَه تَوَا سْ يَرِ حَرَمَتِ احْرَامِ كَيْ سَبْ كَا كَقَارَه وَاجِبِ هَوْتِي سَهْ دَحَا صِلِ اسْ تَقَرِيرِ كَا يَرِ هَوْتِي كَيْ حَمْرِ جِبِ حَرَمِ  
كَيْ اَنْدَرِ هَوْتِي دُوحْرَمَتُونِ كَيْ دَرْمِيَانِ هَوْتَا سَهْ حَرَمَتِ احْرَامِ وَحَرَمَتِ حَرَمِ اَبِ هَمِ دِيكْتُمْ يِنِ كَيْ اَرِ حَمْرِ حَرَمِ كَيْ اَنْدَرِ شَكَارِ  
كَرَه تَوَا دُسْ يَرِ اَيَكِ يَرِ كَقَارَه وَاجِبِ هَوْتِي سَهْ حَالَا كَيْ حَرَمِ كَيْ اَنْدَرِ شَكَارِ كَرِي سَوْرَتِ يِنِ دَه دُوحْرَمَتُونِ كَا تَوْرِيُو اَلْاَلِ هَوْتِي  
يِنِ جِبِ اَبُو جُودِ دُوحْرَمَتُونِ كَيْ دَرْمِيَانِ هَوْتِي كَيْ حَمْرِ يَرِ حَرَمِ كَيْ اَنْدَرِ شَكَارِ كَرَه كَا كَقَارَه اَيَكِ يَرِ وَاجِبِ هَوْتِي نَظَرِ قِيَاسِ  
چَاهَتَا سَهْ كَيْ احْرَامِ وَاحِدِيْنِ جِ دَعْمَرَه جَمْعِ كَرِي سِي كِي سَوْرَتِ يِنِ طَوَّافِ سَعَى صِفَادِ مَرْدَه بِي اَيَكِ يَرِ لَازِمِ هَوْتِي اَوْرِ سَيْطَرِ جِبِ اَوْرِ  
يِنِ كَا جَا يَكَا كَرِ جِبِ نَظَرِ قِيَاسِ سَهْ تَوَهِي يَرِ جِيكِه يِنِ كَيْ جِبِ حَرَمِ كَيْ اَنْدَرِ حَمْرِ شَكَارِ كَرَه تَوْحَرَمَتِيْنِ قَطْلِ اَقْلِ كِيُونِ  
اَسْ يَرِ صَرَفِ اَيَكِ يَرِ كَقَارَه وَاجِبِ كَرَه يِنِ چِنَا نَچِه اَمَامِ اَبُو صَيْفَه اَمَامِ اَبُو يَوْسُفَ اَوْرِ اَمَامِ مُحَمَّدِ رَحْمَتِ اللّٰهِ تَعَالَى فَرَا يَا سَهْ كَيْ اَوْنِ

[illegible]

حرفات سے لوٹتے ہوئے مزدلفہ میں وقوف کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا يَرْبُوعُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ تَمَّارُ بْنُ هُرْدُوثٍ قَالَ أَنَا سَمِعْتُ سَائِبَ بْنَ أَبِي خَالٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَرْثَدٍ  
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ وَقَدْ أَتَيْتُكَ بِمَا جَلَنِي فَقَالَ مَنْ صَلَّى  
مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قُلْ ذَلِكَ وَأَنَا مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ لَيْلَاهَا فَقَدْ تَمَّ حَجُّكَ وَقَصَى لَيْلَتُهُ تَرْجَمَهُ





کیا میرا حج پورا ہوا یا نہیں فرما باجو شخص ہمارے ساتھ اس وقت صبح کی نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کریں یا نہ کریں ہم یہاں سے واپس ہوں اور اس سے پہلے (یعنی عرفہ کے دن کو یا شام کو عرفات میں وقوف کر چکے ہیں تو اس کا حج پورا ہوا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہو گیا سفیان بیان کرتے ہیں کہ اور داؤد بن ابی ہند نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ بن مضرس نے کہا کہ میں صبح کی پوچھوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یہ مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

### بیان المسئلة

قَالَ الْوُحَّاقُ قَدِ هَتَّ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْوُقُوفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَرْضٌ لَا يَحُوزُ الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ وَاجْتِهَادِي فِي ذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَّرْتُمُوهُ وَقَالَ كَذَبُوا اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ فِي كِتَابِهِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا ذَكَرْتُمْ قَاتٍ وَكَذَلِكَ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ سُلَيْمٍ تَحْلَهُمَا دَاخِلًا لَا يَجِزِي الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخَذُوا فَقَالُوا إِنَّمَا الْوُقُوفُ يَعْرِضُهُ قَوْمٌ مِنْ صَلْبِ الْحِجَّةِ الَّذِي لَا يَحُوزُ الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ وَأَمَّا الْوُقُوفُ مُزْدَلِفَةً فَلَيْسَ كَذَلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحِجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَحَلَّ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ ذَاكَ عَلَى الْوُحَّاقِ لَئِنْ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ مِمَّا ذَكَرْنَا لَوْلَا أَنَّ الْوُقُوفَ وَكُلَّ ذَا أَجْمَعِ أَنَّ ذَاكَ لَوْ وَقَفَ مُزْدَلِفَةً وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ أَنَّ حَجَّهُ تَامٌ وَأَذْكَانَ الَّذِي كَرِهْنَا لَوْلَا أَنَّ الْوُقُوفَ لَيْسَ مِنْ صَلْبِ الْحِجَّةِ قَالُوا طِبُّ الَّذِي يَكُونُ ذَاكَ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ فِي كِتَابِهِ مِنَ الْحِجَّةِ وَلَمْ يُرَدِّ بِذَلِكَ هَاجِرًا حَتَّى لَا يَجِزِيَ الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِمَا فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ سَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ اللَّيْلَ أَوْ النَّهَارَ فَامُحَصِّرْهُمَا عَلَى أَنْ لَمْ يَقْبُرُوا بَيْنَهُمَا وَكُلَّ أَجْمَعِ أَنَّ ذَاكَ لَوْ حَجَّ وَلَمْ يَطْفِئْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنَّ حَجَّهُ قَدْ تَمَّ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَكَانَ مَا تَرَكَ مِنْ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ ذَكَرْنَا اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فِي كِتَابِهِ لَيْسَ فِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِيصَابِهِ حَتَّى لَا يَجِزِيَ الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ وَأَمَّا مَا فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُصَرِّسٍ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فِيهِ مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاتَنَا هَذِهِ وَفَدَّكَ كَانَ اتَى عَرَفَةَ فَقَدْ ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ رَأَيْتُمْ نَفْسَهُ فَلَوْلَا الصَّلَاةُ وَكُلُّ قَدْ أَجْمَعُ عَلَى أَنَّ لَوَاتٍ بِهَا وَوَقَفَ تَامَ عَنِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَصِلْهَا مَعَ الْأَمَامِ حَتَّى قَاتَنَهُ أَنَّ حَجَّهُ تَامٌ فَلَمَّا كَانَ حُصُونِ الصَّلَاةِ مَعَ الْأَمَامِ الْمَذْكُورِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ مِنْ صَلْبِ الْحِجَّةِ الَّذِي لَا يَجِزِي الْحُجَّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ كَانَ الْمَوْطِنُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ ذَلِكَ الصَّلَاةُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ كُنْفِي الْحَدِيثِ أَحَدِي أَنْ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ فَلَمْ يَتَحَقَّقْ بِهَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْفَرَضِ إِلَّا لِعَرَفَةَ حَاصَّةً وَقَدْ تَدْرِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الَّذِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَدَّلَ عَلَى ذَلِكَ تَرْجُمَةً مَامُ الْوُجْهُ طَرَاوِيءُ فَرَمَاتِ بَيْنَ أَيْكَ غُرُوه أَسْطَرُفَ كَيْسَ كَقُوفٍ مَزْدَلِفَةٍ فَرَضَ مَا بَيْنَ الْإِسْكَانِ جِجْ سَهِ جِجْ سَهِ بَدُونِ جِجْ پُورَا نَهِيں ہونا اور استلال حدیث مذکور واریہ کریمہ فاذا افضتم من عرفات فاذا ذكروا الله عن المشعر الحرام يعني جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ میں) ذکر اللہ کرو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عرفات کے ساتھ مشعر الحرام کا ہی ذکر کیا ہے اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں وقوف کرنے کا حکم فرمایا ہے تو وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ دونوں کا حکم ایک ہوا کہ بدون

مذکورہ حدیث میں اس کا مشعر الحرام سے مزدلفہ اور مشعر الحرام سے اکن جمع نہیں ہوتا کیونکہ یہاں صحیح الحجازی ۱۲۱ مترجم مسلمہ مذکور





[illegible]



مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوا جب تک مزدلفہ میں واپس آئے (یعنی عرفات سے) تو دونوں کا نیت  
 بین سے ہر ایک نماز اذان و اقامت کے ساتھ پڑھی اور اون دونوں کے درمیان سنتیں وغیرہ نہیں پڑھیں۔ **حَدَّثَنَا**  
**ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَتْنَا أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ قَتْنَا إِسْرَافِيلَ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ صَلَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ**  
**الْحَطَّاءِ صَلَاتَيْنِ مَرَّتَيْنِ يَجْمَعُ كُلَّ صَلَاةٍ بِآذَانٍ وَاقَامَةٍ وَالْعِشَاءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّجَمَ حَدِيثَ بَيَانٍ كِي هَمَّ مِنْ ابْنِ أَبِي**  
**دَاوُدَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٌ كِي هَمَّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانٌ كِي هَمَّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسَدِ لَمْ يَنْصُرْ**  
**سِوَهُ ابْرَاهِيمَ سِوَهُ دَاوُدَ سِوَهُ ابْنِ يُونُسَ لَمْ يَنْصُرْ عُمَرَ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِوَهُ دَاوُدَ سِوَهُ ابْنِ يُونُسَ لَمْ يَنْصُرْ**  
 و اقامت کے ساتھ پڑھی اور کہا نا  
 ان دونوں کے درمیان کہا یا۔

بیان المسئلة

القول الاول الثاني

**قَالَ أَبُو حَفْصٍ قَالَ هَبْ قَوْمٌ إِلَى هَذَا بِي الْحَدِيثَيْنِ قَرَعُوا آتِ الْمَعْرَبَ وَالْعِشَاءُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا مَزْدَلِفَةَ بِآذَانٍ**  
**وَاقَامَتَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَخَذُوا قَالُوا أَمَّا الْأَوَّلَى مِنْهُمَا فَتُصَلَّى بِآذَانٍ وَاقَامَةٍ وَأَمَّا الْآخِرَةُ فَتُصَلَّى**  
**بِلَا آذَانٍ وَلَا قَامَةٍ وَقَالُوا أَمَّا مَا كَانَ مِنْ دَعْوَى عُمَرَ وَمِنْ تَأْخِيرِهِ لِلتَّائِمَةِ فَإِنَّمَا مَعْلُومٌ ذَلِكَ لِأَنَّ النَّاسَ قَدْ**  
**كَانُوا يَكْفُرُونَ بِالْعِشَاءِ قَدْ ذُنَّ لِيَجْمَعَهُمْ وَكَذَلِكَ تَمُوتُ لَمَّا إِذَا تَمَرَّقَ النَّاسُ عَنِ الْأَمَامِ لِعِشَاءٍ أَوْ لَغَيْرِهَا أَوْ**  
**الْمُؤَذِّنُ قَدْ ذُنَّ لِيَجْمَعَهُمْ وَلَا آذَانٍ فَهَلْ أَمْعَلُ مَا رَوَيْتُ فِي هَذَا عَنْ عُمَرَ وَكَأَنَّكَ تَرَوِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَهَوَ مِثْلُ**  
 ہذا ابنا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی یہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء میں سے  
 ہر ایک نماز اذان و اقامت کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ نماز مغرب  
 تو اذان و اقامت کے ساتھ پڑھنی چاہئے اور نماز عشاء بلا اذان و اقامت اور وہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز  
 عشاء بلا اذان و اقامت پڑھی تو اس کا سبب یہ تھا کہ لوگ کہا نا کہ ان کے لئے منتشر ہو گئے تھے اس لئے اون کی اطلاع کیلئے  
 اذان دلوائی سو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب لوگ منتشر ہو جائیں خواہ کہا نا کہ ان کے لئے کیلئے یا کوئی اور کام کے لئے تو اذان دی  
 جائے تاکہ وہ جمع ہو جائیں یہ بعض میں اس روایت کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور عبد اللہ  
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے یہی معنی ہیں **حَدَّثَنَا أَبُو كَوْسٍ قَالَ قَتْنَا سَفِيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْعَمَدِيِّ**  
**عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَجْعَلُ الْعِشَاءَ بِالْمَزْدَلِفَةِ بِلَا آذَانٍ وَاقَامَةٍ تَرْجَمَ جَانِبَهُ**  
 حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق الہمدانی سے وہ جلالہ

۵۷

۵۷

بن زید سے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں رات کا کہا نا دونوں نمازوں کے درمیان  
 کہا یا کرتے تھے **قَالَ قَادِمُ مَعْنَى مَا رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْتُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَنْظُرَا**  
**فِيمَا رَوَيْتُ فِي ذَلِكَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعًا كَيْفَ نَفْعَلُ فِيهَا بَعْدَ هَذَا** اس حدیث کے معنی یہی اسی حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی طرف مائد ہو گئے  
 اس کے بعد ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ ہم یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھنا چاہیں تو اس کا کیا حکم ہے آیا دو  
 آذان و اقامت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا ایک آذان و ایک اقامت کے ساتھ **قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ قَتْنَا قَتْنَا قَالَ**  
**قَتْنَا أَبُو عَلِيٍّ الْعَمَدِيُّ قَالَ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ الْحَكِيمِ أَنَّكَ صَلَّى مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَعْرَبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ**  
**مَرَّتَيْنِ بِآذَانٍ وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**







تعالیٰ عنہما سے دوسری لفظوں میں یہی روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمَزْدَلِفَةِ جَمِيعًا لَمْ يَتَدَفَّقْ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِأَقَامَةٍ وَلَمْ يَسْتَمِرَّ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَثَرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے یونسؒ کہا خبر دی ہیکو ابن وہبؒ نے کہا خبر دی مجھ کو ابن ابی ذرؒ نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہنا سے وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء ملا کر پڑھی اور اذان دونوں میں سے ایک میں (یعنی عشاء میں) نہیں کہلوائی مگر تکبیر (یعنی نماز عشاء کیلئے اپنے آذان نہیں دلوائی) اور اذان دونوں کے درمیان تسبیح نہیں کی (یعنی سنتیں نہیں پڑھیں) **حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْمَدَنِيُّ قَالَ تَنَاوَلْتُ بَنِي دُرَيْسٍ الشَّافِعِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُمَيْلٍ مَكَاتِرَ بِإِسْنَادٍ مَعْلُومَةٍ عَنْهُ لَمْ يَتَدَفَّقْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَثَرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِأَقَامَةٍ وَهَكَذَا أَحْفَظُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ غَيْرَ آتِيٍّ وَهَذَا تَكَلَّفٌ فِي كِتَابِي كَمَا تَصَصَّصْتُ فِي التَّحْدِيثِ الَّذِي قَبَّلْتُ هَذَا تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَمِعِلُ بْنُ يَحْيَى الْمَزَنِيُّ لَمْ يَكُنْ** بیان کی ہم سے محمد بن ادریس الشافعیؒ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن نافع سے وہ ابن ابی ذرؒ سے پہلوں کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ انہوں نے بیان کیلئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازوں کے درمیان یا ریون کہا کہ اذان دونوں میں سے ایک کے بعد نہیں کہی مگر تکبیر (یعنی نماز مغرب کے بعد عشاء کے لئے اذان نہیں دلوائی) یہ حدیث یونسؒ عن ابن وہبؒ کی روایت سی ہی مجھے اسبطح یاد ہے مگر میں نے اپنی بیاض میں حدیث یونسؒ اس طرح نہیں پائی بلکہ وسطیٰ حصہ میں بیان کی **حَدَّثَنَا أَبُو كَثْرَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُ عَامِدَةَ قَالَ تَنَاوَلْتُ** آتِيٍّ ذَمَّ عَنِ الْهَرَمِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمَجْمَعٍ لَمْ يَتَدَفَّقْ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِأَقَامَةٍ وَلَمْ يَسْتَمِرَّ بَيْنَهُمَا تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَمِعِلُ بْنُ يَحْيَى الْمَزَنِيُّ لَمْ يَكُنْ ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذرؒ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور دونوں نمازوں میں سے ہر ایک نماز کیلئے نہیں کہی مگر ایک تکبیر اور دونوں کے درمیان تسبیح نہیں کی (یعنی سنتیں نہیں پڑھیں) **فَقَوْلُهُ فِي هَذَا التَّحْدِيثِ وَلَمْ يَتَدَفَّقْ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِأَقَامَةٍ فَإِنْ بَلَغُوا أَنْ يَكُونُوا إِذَا دَخَلَ الْأَقَامَةُ الَّتِي أَقَامَهَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَيَحْتَمِلُ الْأَقَامَةُ الَّتِي أَقَامَهَا عَلَيْهِمَا أَوَّلَى الْأَشْيَاءِ بِمَا أَنْ تَحْتَمِلُ ذَلِكَ عَلَى الْأَقَامَةِ الَّتِي أَقَامَهَا لَهَا لِيَتَّفِقَ قَطْعُ ذَلِكَ وَفَعْلُهُ مَا تَوَيْنَا قَبْلَ ذَلِكَ عَنْ سَيْحُبِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ لِيَدِي عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ بَدَاءِ بْنِ عَزَابٍ مَا يَتَّفِقُ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا تَرْجَمَهُ اس حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں میں سے ایک کے لئے نہیں کہی مگر تکبیر محتمل ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی تکبیر کہنا مراد ہو اور محتمل ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی تکبیر کہنا مراد ہو یعنی آپؐ ہر ایک کیلئے ایک ہی تکبیر کہی اور مناسب یہی ہے کہ ہم اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کریں تاکہ یہ روایت دارین جزیہ کی روایت دونوں متفق ہو جائیں کیونکہ دونوں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت کی گئی ہیں ماسوائے اس کے ابو ایوب انصاری اور برابر بن غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْقِيقَةَ**





اَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ كَاخُ كُلِّ اِنْسَانٍ بَعِيْرُهُ فِي مَنْزِلِهِ تَمَرًا قِيَمَتَا لَوْ عَمَّا فَصَلَّاهَا وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا  
 كَسَا اَنْزَحِمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَيُونُ نَحْمَا كَسَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَيُونُ نَحْمَا كَسَا حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ سَيُونُ نَحْمَا  
 كَرْتِي هِنُ مَوْسَى بِنِ عَقْبَةَ سَوْدَةَ كَرِيْبَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ وَهَاسَا مَبْنِ زَيْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَيَا كَرِيْبَ  
 فَرَا يَكْرَتِي هَمَّ كَرَمَ . . رَسُوْلُ مَقْبُوْلُ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ سَلَمُ عَرَفَاتٍ سَيَا وَاسِي سَيَا هَمَّ كَرَمَ جَبِي وَنُونُ پَهَارِيُونُ نَحْمَا  
 پَهَنَجِي تَوَاوَتَرُ كَرِيْبَ پَشَابِ كَرَمَ وَضُو كِيَا بِلَا اَسْبَاغِ كَمِيْنِ لِي كِيَا رَسُوْلُ اللهِ نَا زَفَرَا يَا نَا كَمِيْنِ چَلَكِرِيْمُ سَوَارِيْ هَمَّ كَرِيْبَ  
 مَزْدَلِفَةِ كَمِيْنِ اَوَرُ تَرَكِرِيْبَاغِ كَمِيْنِ سَا تَرَمَ وَضُو كِيَا پَهَارِ اَذَانِ كِيَا كِيَا اَوَرُ پَهَنَجِي نَا زَغَرَبِ پَرِيْ اَسِ كَمِيْنِ بَعْدِ سَبْعِيْ اِنِي سَوَارِيْنِ  
 اِنِي اِنِي پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي اَوَرُ پَهَنَجِي نَا زَغَرَبِ كِيَا كِيَا كِيَا اَوَرُ پَهَنَجِي نَا زَغَرَبِ پَرِيْ اَسِ كَمِيْنِ بَعْدِ سَبْعِيْ اِنِي سَوَارِيْنِ  
 پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا پَهَنَجِي نَا  
 حَمَّاهُ فَرَوِيْ فِيْ ذَالِكِ مَا اَعْدَا كَرَمَا فِيْ حَدِيثِ اَبْنِ عَمْرٍا وَاسَا مَمَّهَ قَا حَتْلَفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
 يَا اَذَانِ وَاقَامَتُهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَا اَذَانِ وَاقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَا قَامَتِهِ وَاحِدَةٍ لَبَسَ مَعَهَا اَذَانُ فَلَا اَخْتِلَافَ  
 فِيْ ذَالِكِ عَلٰى مَا اَعْدَا كَرَمَا وَكَانَتِ الصَّلَاةُ ثَانِيَةً بَيْنَهُمَا مَزْدَلِفَةُ وَهَمَّ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يَجْمَعُ ثَلَاثِيْنَ الصَّلَاةَيْنِ  
 بِعَرَفَةِ وَهَمَّ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هَذَا اَجْمَعُ فِيْ هَذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ حَيْثُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا الْمَحْرَمُ فِيْ حُرْمَتِهِ اَحْمَدُ فَلَا  
 يَكُوْنُ يَحْلُوْلًا وَلَا لُغْتَمَرًا وَلَا حَاجَةً وَكَانَتِ الصَّلَاةُ ثَانِيَةً بِعَرَفَةِ تُصَلِّيْ اِحْدَاهُمَا فِيْ اَنْوَاصِ حَتْمِهَا وَلَا تَعْمَلُ بَيْنَهُمَا  
 عَمَلًا وَكَانَ سَابِقًا لَهَا اَذَانًا وَاحِدًا اَوْ يَتْلُوْنَهَا لَهَا اَقَامَتَيْنِ كَانِ الطَّرْقُ عَلٰى ذَالِكِ اَنْ يَكُوْنُ الصَّلَاةُ ثَانِيَةً  
 مَزْدَلِفَةَ كَذَالِكِ وَانْ يَكُوْنُ اِحْدَاهُمَا تُصَلِّيْ فِيْ اَنْوَاصِ حَتْمِهَا وَلَا تَعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَانْ يَكُوْنُ لَهَا اَذَانًا وَاحِدًا  
 بِقَامَ لَهَا اَقَامَتَيْنِ كَمَا لَفَعْلُ بِعَرَفَةِ سَوَاءً هَلَّا اَهُوَ النَّظَرُ فِيْ هَذَا الْبَابِ وَهُوَ جَلَدٌ قَوْلُ اَبْنِ حَبِيْفَةَ دَاوِيْ  
 يُوْسُفَ رَمَ وَفَحْمَلٍ رَمَ وَذَالِكِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَدْنُوْنَ فِيْ اَجْمَعِ ثَلَاثِيْنَ الصَّلَاةَيْنِ بِعَرَفَةِ اِلَى مَا اَعْدَا كَرَمَا وَتَدْنُوْنَ فِيْ لَحْمٍ  
 ثَلَاثِيْنَ الصَّلَاةَيْنِ مَزْدَلِفَةَ اِلَى اَنْ يَجْعَلُوْا ذَالِكِ يَا اَذَانِ وَاقَامَتِهِ وَاحِدَةٍ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ ذَالِكِ مَا رَوِيْ  
 عَنْ اَبْنِ عَمْرٍا وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِيْ ذَالِكِ اِلَى اَنْ يَكْتَلِبُوْا يَا قَامَتِهِ وَاحِدَةً لَا اَذَانَ مَعَهَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا  
 عَنْ اَبْنِ عَمْرٍا رَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكِيْ رَأْيُنَا عَنْ حَاوِيْرَمَ مِنْ هَذَا اَحْتِبَالُ لَنَا لَنَا نَسْهَلُ لَهُ  
 مِنْ الطَّرْقِ ثُمَّ جَدَّ نَا بَعْدَ ذَالِكِ حَدِيثُ اَبْنِ عَمْرٍا قَدْ عَادَ اِلَى مَعْنَى حَدِيثِ حَاوِيْرَمَ نَحْمَا پَرِيْ جَبِيْ كَرِيْمُ صَلَّيْتُ  
 عَلَيْهِ سَلَمُ سَيَا رَوَايَتِ كَرَمِيْنِ اَخْتِلَافِ كِيَا كِيَا كَرَمِيْنِ مَزْدَلِفَةِ مِيْنِ وَنُونُ نَا زِيْنِ اِيْكَ سَا تَرَمَ پَرِيْ يَا اِنِ كَمِيْنِ دَرَمِيَا  
 مِيْنِ كِيَا اَوَرُ كَامِ پِيْ كِيَا جِيْسا كَمِيْنِ اَسَا مَبْنِ زَيْدِ مِيْنِ نَدُ كَرَمِيْنِ دَرَمِيَا مِيْنِ لُوْگُوْنِ نِيْ اِنِي سَوَارِيْنِ اِنِي اِنِي جَكَمَ  
 بَا نَدُ حَمْدِ بِنِ اَخْتِلَافِ حَمْدِ بِنِ عَمْرٍا كَمِيْنِ كَمِيْنِ وَهَمَّ كَمِيْنِ رَسُوْلُ مَقْبُوْلُ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ سَلَمُ سَيَا وَنُونُ نَا زِيْنِ كَا اِيْكَ سَا تَرَمَ  
 پَرِيْ هِنَا دَرَسْتِ كِيَا سَيَا پَرِيْ اَسِ مِيْنِ پِيْ اَخْتِلَافِ كِيَا كِيَا كَرَمِيْنِ مَزْدَلِفَةِ مِيْنِ وَنُونُ نَا زِيْنِ رَسُوْلُ مَقْبُوْلُ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ سَلَمُ سَيَا  
 پَرِيْ هِنَا بَعْضُ نِيْ رَوَايَتِ كِيَا كِيَا كَرَمِيْنِ اَذَانِ وَوَاقَامَتِ بَعْضُ نِيْ رَوَايَتِ كِيَا كِيَا كَرَمِيْنِ اَذَانِ وَوَاقَامَتِ بَعْضُ نِيْ رَوَايَتِ  
 كِيَا كَرَمِيْنِ وَنُونُ نَا زِيْنِ بِلَا اَذَانِ وَبِيْكَ قَامَتِ پَرِيْ جَبِيْ كَمِيْنِ اَوَرُ پَرِيْ اَسِ كَمِيْنِ دَرَمِيَا مِيْنِ لُوْگُوْنِ نِيْ اِنِي سَوَارِيْنِ اِنِي اِنِي جَكَمَ  
 مِيْنِ ظَهْرٍ وَعَصْرٍ كِيَا نَا زِيْنِ وَفَتٍ جَمْعُ كَرَمِيْنِ پَرِيْ جَانِيْ هِيَ اَسْبَاغُ مَغْرَبِ عِشَاءِ كِيَا نَا زِيْنِ مَزْدَلِفَةِ مِيْنِ (عِشَاءِ كَمِيْنِ وَفَتٍ جَمْعُ  
 كَرَمِيْنِ پَرِيْ جَانِيْ هِيَ اَوَرِيْ هَمَّ كَرَمِيْنِ خَاصِ حَاجِيُوْنِ كِيَا لُوْگُوْنِ غَيْرِ حَاجِيُوْنِ كِيَا لُوْگُوْنِ تَا هَمَّ جَمْعُ كَرَمِيْنِ حَتْمِ سَيَا تَوَا

[illegible]

مکتبہ میں ہوں کہ ہر ایک نواز عشاء پر میری مجلس کا آکر کریمہ اچھوٹا کہ ان اللہ اللہ وہ من انما اللہ صلوٰۃ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ صحبہ اجمعین اور چونکہ تم احسانت العنا سو بہت نہیں معلوم ہوا ہا کہ کئی رکعتیں نہیں اس لئے اس کے بعد اپنے کہا فصل اھا کہ عنس سے



حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعْتَبِرٍ قَالَ ثَنَا حَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا ابْنُ الصَّفِيرِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لِكَلَّةِ الْمَرْكَلَةِ إِذْ هَبَّ بِضَعْفَيْنِ وَأَوْسَعَيْنِ وَلَبَّصْنَا  
 الصَّبْرَ مِنْهُ دَلِيلًا وَمَوَاحِشًا الْعَقْبَةَ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُمْ دُمُوعُهُ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ عَطَاءٌ يُفَعِّلُهُ بَعْدَ مَا كَبُرَ وَصَحَّفَ حَرَمَهُ  
 حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعَى بِنِ مَجْدِي كَمَا حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعَى بِنِ مَجْدِي كَمَا حَدِيثَ بَيَانِ كِي هَمَّ سَعَى بِنِ مَجْدِي  
 بِنِ عِبْدِ الْمَلِكِ بِنِ ابْنِ الصَّفِيرِ نَعَى وَهَ رَوَايَتِ كَرْتِي هِنِ عَطَا سَعَى كَمَا خَبَرُونِي مَجْهُوَابِ عِبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَعَى كَه  
 رَسُولِ مَقْبُولِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى مَرْوَلَفَةٍ كِي رَايَتِ حَضْرَتِ عِبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى فَرَايَا كَهَ أَهَ رَكُونِ سَجُونِ  
 أَوِ رَوُثِي ضَعِيفِ مَرْوَعُورَتُونِ كَوِ لِيكِرِ پَہِلے سَعَى رَوَانَهَ هُوَ بَايِنِ كَهَ يَهَ لَوُگُ نَا زَفَجَرِ مَنِي مِيْنِ جَا پَرِ پِيْنِ أَوِ رَوِ لَوُگُونِ سَكِي پَنِي  
 سَعَى پَہِلے رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ كَرَلِيْنِ اَهْمِيلِ بِنِ عِبْدِ الْمَلِكِ بَيَانِ كَرْتِي هِنِ كَهَ عَطَا رَحْمَةُ اللَّهِ جَبِ ضَعِيفِ هُوَ كَتِي تَوَدَهَ يَهِي اَيِسَا يَهِي  
 كِيَا كَرْتِي نَعَى قَالَ ابُو جَعْفَرٍ فَلَا هَبَّ قَوْمًا إِلَى أَنْ يَصْحَقُوا أَنْ تَمُوتُوا جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَاصْخَبُوا فِي  
 ذَلِكَ يَهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَدُونَ فَقَالُوا لَا تَبْنِي لَهُمْ أَنْ يَمُوتُوا هَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنْ  
 تَمَوْهَا قَتَلَ ذَلِكَ أَجْنَأَتْهُمْ فَقَدْ أَسَاءُوا لِمَنْ لَكُنَّا مِنْ عِبَّاسٍ نَعَى فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ أَنَّهُمْ سَأَلُوا عَمْرَةَ  
 عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هُمُ يَنْ لَكِ مَدَّ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذَلِكَ بِالتَّوَهُُّمِ  
 مِنْهُمْ أَرَهَ دَفَّتِ الدُّغَى لَهَا وَدَفَّتْهُ فِي الْحَقِيقَةِ غَيْرَ ذَلِكَ وَأَقَامُوا مَا تَدَاكَ عَطَاءٌ عِنْدَهُ قَالَهُ كَمَا تَكُنْ كَرَفِيْدَهُ وَدَفَّتِ رَمِي  
 جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ هَلْ هُوَ لَحَلَّ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ قَتَلَ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ مَامِ ابُو جَعْفَرٍ طَاوِي رَهَ فَرَايَتِي هِنِ كَهَ اَيَكُ رَوَهَ اَسِي طَرَفِ  
 كِيَا يَهَ كَهَ ضَعِيفِ لَوُگُونِ كَوِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ نَا زَفَجَرِ كِي بَعْدِ كَرِنَا چَا يَهَيَّ اَوِ رَا حَتَّاجِ اَيِسَا حَدِيثِ كِيَا يَهَ اَوِ رَا قِي اَبِلِ عِلْمِ نَعَانِ  
 سَعَى اَخْتِلَافِ كِيَا يَهَ اَوِ رَا يَهَيَّ كَهَ طُلُوعِ آفَتَابِ سَعَى پَہِلے رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ نَهِيْنِ كَرِنِي چَا يَهَيَّ اَوِ رَا رَكِ طُلُوعِ آفَتَابِ كَرِنِي چَا  
 تَوَكَا فِي يَهَ مَكْرَهَتَرِ نَهِيْنِ اَوِ رَا حَدِيثِ مَذْكَوْرِ كِي جَوَابِ مِيْنِ فَرَا يَهَيَّ كَهَ اَسَ حَدِيثِ مِيْنِ حَضْرَتِ ابْنِ عِبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 عِنْدَهُ نَعَى يَهِي بَيَانِ اَنِيْنِ فَرَا يَهَيَّ كِيَا يَهَيَّ اَوِ رَا لَوُگُونِ نَعَى نَا ذَكِي بَعْدِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ كِيَا يَهِيْنِ مَكْنِ يَهَيَّ كَهَ اَنِ لَوُگُونِ نَعَى اَيِنِي  
 فَمِ كِيَا يَهَيَّ طُلُوعِ آفَتَابِ پَہِلے رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ كِيَا يَهَيَّ اَوِ رَا نِي يَهِي بَيَانِ كِيَا يَهَيَّ كَهَ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ كِيَا يَهَيَّ اَوِ رَا نِي يَهَيَّ  
 يَهَيَّ مَالَا كَهَ اَوِ سَ كَا وَقْتُ طُلُوعِ آفَتَابِ بَعْدِ يَهَيَّ اَوِ رَا جَوِ عَطَا رَحْمَةُ اللَّهِ سَعَى رَوَايَتِ كِيَا يَهَيَّ كَهَ جَبِي ضَعِيفِ هُوَ كَتِي

تبعہ میں آیا۔ اس کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک شخص نے رمی جمرۃ العقوبۃ کرتے ہوئے یا بعد  
 طلوع شمس۔ **وَاجْتَنِبْ أَهْلَ الْمَقَالَةِ** اہل الکفر کو ایضاً ملحدین یونسؑ قال انا ان ذہب قال اخبرنی یونسؑ  
 عین ابنی لیسہ ابی عن سالیہ عن عبد اللہ بن عمرؓ کہ کان یقعد من ضعتۃ اہلہم یتفقون عند المشعر الحرام و  
 المذلفۃ بکلی فیکد کدون اللہ عز وجل فادک الہم تم بدفعون فکل ان یعقنا الامم و قبل ان یدفعہم من  
 یقل ثم متی یصلو الفجر و منہم من یقل ثم بعد ذلک فاذا اقل صوا الجماعہ کان ابن عمرؓ یقول یتخصروا فلیک  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قائلین قول اقل اس حدیث سے ہی احتجاج کیلئے جو بیان کی ہم  
 یونسؑ کہا خبر دی کہ وہاں پر پہلے کہا خبر دی کہ وہاں پر پہلے کہا خبر دی کہ وہاں پر پہلے کہا خبر دی کہ وہاں پر پہلے  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ لوگوں کو آگے بھیجتے تھے چنانچہ وہ رات سے ہی مشعر الحرام اور مزدلفہ میں وقوف اور  
 ذکر اللہ کر کے لوگوں کی رائے سے پہلے چلے جاتے تھے بعض نماز فجر کے وقت ہی پہنچ جاتے تھے اور بعض اس کے بعد  
 مئی پہنچ کر رمی جمرۃ العقوبہ کرتے تھے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ان لوگوں کو رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے روانگی کے وقت سے پہلے منی پہنچ جانے کی اجازت دیدی تھی **فَکَانَ مِنَ الْجُمُعَةِ عَلَيْهِمْ لَاهِلَ الْمَقَالَةِ**  
**الْأَخْدَرِیُّ أَنَّهُ لَمْ یَذْکُرْ فِی هَذِهِ الْحَدِیْثِ** عین ابنی عمرؓ کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترخص الہم  
 فی رمی جمرۃ العقوبۃ حیث یشاءون و قد یجوز ان یشاءون ذلک التخصیص الہی کان رخصتھا الہم ہی الذم من مذلفۃ  
 بکلی حاکمۃ ترجمہ اس حدیث کے جواب میں کہا جاسکتا کہ اس حدیث میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ تو  
 نہیں بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت سے پہلے منی پہنچ جانے کے ساتھ دوسری وقت ہی  
 جمرۃ العقوبہ کرنیکی ہی اجازت دیدی تھی **وَاجْتَنِبْ** ایضاً فی ذلک یشاءون ذلک التخصیص الہی کان رخصتھا الہم ہی الذم من مذلفۃ  
 سہل بن سالیہ عن ابن عمرؓ قال لکنی عن عبد اللہ بن عمرؓ کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترخص الہم  
 لکۃ جمع و ہی لکۃ و ذلک عند المذلفۃ قال قلت لا فصلت ساعۃ ثم قالت انی لہل قانا لکۃ و قد  
 غاب فقلت لکۃ قالت قانا لکۃ و اذا لکۃ ثم مصبتا یفا حئی رامت الجماعہ ثم رجعت فصلت الضبۃ فی منی لکۃ  
 فقلت لکۃ انی لکۃ لکۃ غلستنا قالت کلا بابنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آذن للظعن ترجمہ  
 ماسوا ہی اس کے اس حدیث سے ہی احتجاج کیلئے جو بیان کی ہم سے سید بن سالم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا خبر دی کہ وہاں پر پہلے  
 اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سید بن سالم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے کہا خبر دی کہ وہاں پر پہلے  
 مولیٰ اسماء نے وہ روایت کرتے ہیں اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے مزدلفہ کی شب کو  
 ان سے دریافت کیا کہ اسی بخور دار کیا چاند چھپ گیا یہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا نہیں پھر انہوں نے تھوڑی  
 دیر اور نماز پڑھی اور پھر چاند بخور دار اب چاند چھپ گیا یا نہیں میں نے کہا ہاں اب چھپ گیا فرمایا تو اب کوچ کر دینا چنچہ  
 ہم منے آئے اور انہوں نے رمی جمرۃ العقبہ کی پہلے جگہ نماز پڑھی میں نے کہا اجی اپنے تو ہمیں بڑی اندھیری سے  
 جگا یا فرمایا بخور دار عورتوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیری سے منے آجانیکی اجازت دیدی ہے **فَقُلْ**  
**یَتَخَلَّلُ اَنْ یَّکُونَ اَرَادَ التَّخَلُّسَ فِی الدَّفْعِ مِنْ مَزْدَلَفَہٗ دَیْجُوْا اَنْ یَّکُونَ اَرَادَ التَّخَلُّسَ فِی الدَّفْعِ** فَاَحَدُہُمَا اَنْ یَّکُونَ  
 صلی اللہ علیہ وسلم آذن لہم فی التخلیس لکۃ سألہا عن التخلیس یہ من ذلک ترجمہ میں جا رہی کہ اس حدیث میں

۳۲۰

ماہیت رمی جمرۃ للعقوبۃ

ماہیت رمی جمرۃ للعقوبۃ

عبداللہ رسولی اسما بنت ابی بکر الصدیق کے سوال میں لکھتا ہے کہ رومی مراد ہوا اور مختل ہے کہ رومی حرمہ الصغیر  
مراد ہو کہ آپ نے اندھیرے سے کیوں رومی حرمہ العقبہ کی طرح جو اس انہوں نے دیکھا وہ ان سے کہ رومی قبول صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اسکی اجازت دیتی ہے **وَكَانَ مِنَ الْمُحْتَجِّينَ الَّذِينَ دَخَلُوا إِلَى ابْنِ دَاوُدَ وَرَأَتْهُمْ كَعَدَّ طُلُوعَ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا**  
**ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا الْمَقْلُ فِي قَوْمِ أَفْصِيلٍ مِنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَقَّةَ قَالَ أَذْكَرَيْتُ عَنْ ابْنِ**  
**عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ عَسَاكَ عَنْ يَاقُوتَ سَاءَ مَا تَقُولُ فَسَلِّمْهُ ثُمَّ أَنْ تَقْبِضُوا مَعَ أَقْلِ الْفَجْرِ لِسَوَادٍ**  
**وَلَا تَقْضُوا أَنْ يَجْمَعَ إِلَّا الْمُصْبِحِينَ** ترجمہ اور جواب میں علم اس قول کی طرف گئے ہیں کہ ان لوگوں کی رومی کا وقت ہی صبح سے  
بعد ہے انہوں نے استدلال ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی چچہ موسیٰ بن عقبہ نے کہا خبر دی ہو  
کریں وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنی بھڑ  
ازدواج کو حکم فرمایا کہ وہ صبح کے سامان کے وادوں وقت نماز فجر سے ہی کوچ کریں اور منہ پھینک کر رومی حرمہ العقبہ کریں  
مگر صبح کو رینے دن لکھے **فَقَدْ لَاحَظْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضَهُمْ بِالْأَضَاءِ مَعَ أَقْلِ**  
**الْفَجْرِ وَأَنَّ لَا يَزْمُوا حَتَّى يُصْبِحُوا** قل ل ذلك على أن الوقت الذي أقبضهم بالذي ليس آتاه طلوع الفجر  
ولكن آتاه الأضواء الذي تعد ذلك ترجمہ میں اس حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں  
کو مزدلفہ سے اول وقت روانہ ہونے کا حکم فرمایا تھا اور کہ رومی حرمہ العقبہ صبح کو کریں معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی رومی کا  
وقت ہی صبح کے بعد ہے اور یہی رومی کا اول وقت ہے نہ کہ طلوع فجر **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمَةَ قَالَ تَابَ حَتَّى**  
**قَالَ كُنَّا حَتَّى قَالَ أَنَا الْمُجْتَمِعُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُقْسِمِ بْنِ ابْنِ عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ عَسَاكَ عَنْ يَاقُوتَ سَاءَ مَا تَقُولُ فَسَلِّمْهُ ثُمَّ أَنْ تَقْبِضُوا**  
**مَعَ أَقْلِ الْفَجْرِ لِسَوَادٍ وَلَا تَقْضُوا أَنْ يَجْمَعَ إِلَّا الْمُصْبِحِينَ** ترجمہ میں اس حدیث میں ہے کہ ہم سے ججاج نے کہا حدیث  
بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہو ججاج نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ قسم سے وہ ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سامان و اسباب کے ساتھ منہ روئے کیا اور فرمایا  
کہ رومی جمار نکرنا مگر بصر - اب سوال یہ ہے کہ صبح سے کون سا وقت مراد ہے ممتلئ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت مراد  
ہوا اور مختل ہے کہ طلوع آفتاب پہلے کا ہذا ہم نے چاہا کہ اس خیال کو رفع کریں **قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا**  
**قَالَ كُنَّا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ تَابَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ عِيَّاسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُقْسِمِ بْنِ ابْنِ**  
**عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ عَسَاكَ عَنْ يَاقُوتَ سَاءَ مَا تَقُولُ فَسَلِّمْهُ ثُمَّ أَنْ تَقْبِضُوا مَعَ أَقْلِ الْفَجْرِ لِسَوَادٍ**  
**وَلَا تَقْضُوا أَنْ يَجْمَعَ إِلَّا الْمُصْبِحِينَ** ترجمہ میں اس حدیث میں ہے کہ ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
احمد بن عبد اللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاس نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ حکم  
سے وہ قسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی ہاشم سے فرمایا  
کہ تم لوگ از وصام سے پہلے منہ روانہ ہو جاؤ اور رومی حرمہ نکرنا جب تک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے **حَدَّثَنَا**  
**سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ تَابَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُقْسِمِ بْنِ ابْنِ عَتَّابٍ**

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳





ہوے جب ہی پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمی جمرہ نکرنا حدیث کی آفتاب طلوع نہ ہو جائی۔ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ اس حدیث میں جس کا اوپر ذکر گذر چکا ہے صبح کے وقت ہی یہ طلوع آفتاب کا وقت مراد ہے اور یہ حدیث اس حدیث سے اولیٰ ہی ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بتواتر روایت کی گئی ہے اس ملاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے اور ضعیف لوگوں کو نکرنا یہ سب سے ہی کوچ کر نیکی جاننا دی تو اس لیے کہ وہ سب لوگوں کی ازحام سے تکلیف نہ پہنچے اور لوگوں کے آتے آتے طلوع آفتاب کے بعد وہ پیٹھ سے اسی کر لیں کیونکہ وہ لوگ جو آئیں گے تو انہی روانگی کے وقت ہی آئیں گے چنانچہ مزدلفہ سے عام روانگی طلوع آفتاب پہلے پہلے ہی اس طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا ہے **حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَرْبُكُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ** اس حدیث میں بیان کیا کہ جب ہی پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمی جمرہ نکرنا حدیث کی آفتاب طلوع نہ ہو جائی۔ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ اس حدیث میں جس کا اوپر ذکر گذر چکا ہے صبح کے وقت ہی یہ طلوع آفتاب کا وقت مراد ہے اور یہ حدیث اس حدیث سے اولیٰ ہی ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بتواتر روایت کی گئی ہے اس ملاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے اور ضعیف لوگوں کو نکرنا یہ سب سے ہی کوچ کر نیکی جاننا دی تو اس لیے کہ وہ سب لوگوں کی ازحام سے تکلیف نہ پہنچے اور لوگوں کے آتے آتے طلوع آفتاب کے بعد وہ پیٹھ سے اسی کر لیں کیونکہ وہ لوگ جو آئیں گے تو انہی روانگی کے وقت ہی آئیں گے چنانچہ مزدلفہ سے عام روانگی طلوع آفتاب پہلے پہلے ہی اس طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا ہے **حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَرْبُكُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ**

۳۳۳

۳۳۳

ترجمہ: جب ہی پہنچے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمی جمرہ نکرنا حدیث کی آفتاب طلوع نہ ہو جائی۔ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ اس حدیث میں جس کا اوپر ذکر گذر چکا ہے صبح کے وقت ہی یہ طلوع آفتاب کا وقت مراد ہے اور یہ حدیث اس حدیث سے اولیٰ ہی ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بتواتر روایت کی گئی ہے اس ملاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے اور ضعیف لوگوں کو نکرنا یہ سب سے ہی کوچ کر نیکی جاننا دی تو اس لیے کہ وہ سب لوگوں کی ازحام سے تکلیف نہ پہنچے اور لوگوں کے آتے آتے طلوع آفتاب کے بعد وہ پیٹھ سے اسی کر لیں کیونکہ وہ لوگ جو آئیں گے تو انہی روانگی کے وقت ہی آئیں گے چنانچہ مزدلفہ سے عام روانگی طلوع آفتاب پہلے پہلے ہی اس طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا ہے **حَلَّ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَرْبُكُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ تَنَاوَهَبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ**

[illegible]



کی ہم سے محمد بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ وہ ام سلمہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے کہ تشریف لے کر ان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ رکعت نماز فجر کہ چکر آپ کے ساتھ پڑھیں۔  
**فَقَالَ خَدَّ النَّحْيِيتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَوَخَّعُوْا مَا اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَوَخَّعُوْا**  
**الصُّبْحُ فِي يَوْمِ الَّذِي تَعْدُ يَوْمَ النَّحْرِ وَهَذَا اِحْلَاكَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ تَحَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْصًا وَمَنْ**  
**اَرَادَ اِحْلَاكَ اَمَّ سَلَمَةَ سَمَكَانَ مَصْنَعَهُمْ اِلَى مَتَى وَبِهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ وَلَمْ يَتَوَخَّعُوْا حِينَئِذٍ اِلَى مَلَكَةٍ تَرْجَمَ بِرَأْسِ**  
**حَدِيْثِ بْنِ** ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حکم کیا تھا کہ وہ صبح کی نماز  
کہ چکر آپ کے ساتھ پڑھیں اور یہ حدیث اول کے خلاف ہے اسوی اس کے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
چونکہ وہ بچہ کی تھیں اس لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اون دن خود اجازت مانگی تھی کہ وہ نماز کی وقت سے پہلے ہی  
چلے جائیں اور نماز فجر میں جا کر پڑھیں چنانچہ اون دن نے اور جو لوگ آپ کے ساتھ گئے تھے اون سب سے جائز نماز فجر پڑھی اور اسی وقت کہ ہدیہ  
چلے گئے۔ **فِيْمَا رَوَى فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ذَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ اَعْقَبُ بْنُ اَبِي حَنِِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَعْبَدَ الْعَرَبِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ**  
**بْنِ عَمْرٍا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ رَمَضَانَ اَسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ مَتَى قَالَتْ لَهَا ذَكَابُ امْرَاةٌ نُّطْلَقُ فَوَدِدْتُ اَنْ اَبِي اَسْتَأْذَنَتْ لَهَا كَمَا اَسْتَأْذَنَتْ لَهَا تَرْجَمَ بِرَأْسِ**  
**كُلِّ** کہ اس حدیث میں ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ سودہ بنت زمزہ رضی اللہ عنہا نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
سے قربانی کے دن نماز فجر میں پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دیدی کیونکہ وہ بچہ کی تھیں کاش میں جائز  
مانگتی اور آپ مجھے اجازت دیتے جس طرح انہیں اجازت دی **حَلَّ ثَنَا دِيْنُ اللّٰهِ وَبِهِ اَلْمَوْذُوْنُ قَالَ سَمِعْتُ اَسَدًا قَالَ سَمِعْتُ اَسَدًا عَنْ**  
**عَمْرِائِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ حَنِِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ عَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**اَلْمَوْذُوْنُ اِلَى مَتَى تَرْجَمَ بِرَأْسِ** حدیث بیان کی ہم سے بیج المودن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
سبباں نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ سالم بن شوال سے کہ انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جہد مبارک میں مزدانہ سے غلے میں سے روانہ ہو جاتے تھے۔ غلے کے پتے پر  
صبح کے اندر یہ ہے کہ **فَقَالَ هٰذَا اَللّٰهُمَّ كَاوُ اَيُّكُمْ تَعْدُ طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَاَنْتَ اَللّٰهُمَّ قُلْنَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ**  
**ذَكَرْنَا فِي الْكِتَابِ الَّذِي قَدْ لَهَدَ الْكِتَابُ فِي حَدِيْثِ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَحِمَتْ اِلَى مَتَى لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ**  
**اَعَدَّ عَلَمًا مَّا كُنْتَ تَخْصُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّعْنِ فَاخْبَرْتِ اَنْ مَا قَدْ كَانَ تَخْصُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى**  
**اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بِالظُّعْنِ هُوَ اَلَا مَا صَدَّ عَنْ الْمَوْذُوْنِ فِيْ وَفَاتِ مَا يَصْبِرُوْنَ اِلَى مَتَى فِيْ حَالٍ مَا لَكُمْ اَنْ يُّصَلُّوا صَلَاةَ**  
**الصُّبْحِ وَمَا اَصْطَرَبَ حَدِيْثُ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍا عَلَ مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ بِمَا ذَكَرْنَا اَلَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَدْنَى مَا رَوَاكَ**  
**مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَقَدْ ذَكَرْنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَرَادَ تَجْعِلُ لَهَا**  
**اَمَّ سَلَمَةَ رَمَى اِلَى حَيْثُ تَحَلَّى لَهَا اَنَّهُ لَوْ مَهَا اَتَى لَصَلَّيْتُ مِنْهَا فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ مَا لَوْ يَبِيْلُ لَوَجَلُ مِنْ اَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ**  
**صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ فَلَمْ يَكُنْ مَتَى وَكَمْ بَطَلٌ طَوَّافٌ اِلَى اِيَّارِ اِلَى النَّبِيِّ تَرْجَمَ بِرَأْسِ** اس حدیث میں ہے کہ



جمہ قربانی کے دن دھوپ نکلنے کی اور باقی دو دن زوال کے بعد **حَلَّ ثَنَا** احمد بن داؤد قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا  
 ۵۱ **حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی کہ ہم سے احمد بن داؤد  
 ۵۲ **کہا حدیث بیان کی کہ ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر**  
**رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَلَّ ثَنَا** محمد بن حوتمہ قال ثنا**  
**حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا مِنْ حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان  
**کی کہ ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی کہ ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے ۔**  
**فَعَلِمَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْجَاهِدَ هُوَ فَارِدَانِ**  
**نَظَرُ هَلْ تَخَصُّ الصُّغْفَةَ فِي الرَّفْعِ قَبْلَ ذَلِكَ أَمْ لَا فَوَجَدْنَا فِيهِ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَقَدَّمَ إِلَى صَعْفَةِ نَبِيٍّ هَاتِمَةٍ**  
**حِينَ قَدْ مَهَّمُوا إِلَى مَنَى أَنْ لَا تَوْمُوا الْحَجَّةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَعَلِمْنَا بِذَلِكَ أَنَّ الصُّغْفَةَ لَمْ يَخَصُّ لَهَا فِي ذَلِكَ أَنْ**  
**يَتَقَدَّمَ عَلَى صَعْفَةِ الصُّغْفَةِ وَأَنَّ وَفَتْ مَنِ مَعَهَا وَفَتْ وَاحِدٌ وَهُوَ تَعَدُّ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَهَذَا هُوَ وَجْهٌ هَذِهِ السَّابِ**  
**مِنْ طَبَقِ الْأَثَرِ وَأَمَّا مِنْ طَبَقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُ لَنَا هُمَا أَجْمَعُونَ أَنَّ مَنْ رَمَى حَجَّةَ الْحَقِيقَةِ لِلْيَوْمِ الثَّانِي تَحْتَ يَوْمِ النَّحْرِ**  
**فِي اللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ذَلِكَ لَا يَحْزُرُهُ حَتَّى يَكُونَ نَمْلُهُ لَهَا فِي تَوْمِهَا وَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ تَكُونَ لَكَ فِي يَوْمِ**  
**النَّحْرِ لَا يَحْزُرُ أَنْ تَرْمِيَ إِلَّا فِي يَوْمِهَا وَإِنْ كَانَ تَخَصُّ يَوْمِهَا فِي ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ تَخَصُّ نَحْوِ أَنْ تَخَصُّ يَوْمِ الثَّانِي الرَّفْعِ**  
**فِيهِ أَفْضَلَ مِنَ الرَّفْعِ فِي تَخَصُّهِ ذَلِكَ أَنِّي حِينَئِذٍ دَاوُدُ بْنُ نُوحٍ وَفَعَلْنَا بِحَجَّتِهِمْ اللَّهُ تَعَالَى **ترجمہ** ثواب معلوم ہوا کہ**  
**رمی کا وقت سنون وہی ہے جس وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمار کی اس کے بعد ہم نے چاہا کہ آیا رسول مقبول**  
**صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھوں اور ضعیفوں کو اس وقت سے پہلے رمی جمار کر نیکی اجازت دی یا نہیں تو اس کے متعلق ہم**  
**اوپر روایت کر چکے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے بوڑھوں کو کوچ کے وقت سے پہلے منے روانہ کرتے ہوئے**  
**فرمایا تھا کہ اور رمی جمار طلوع شمس کے بعد تو اس سے معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی**  
**اس وقت سے پہلے رمی جمار کر نیکی اجازت نہیں دی پس ثابت ہوا کہ ان کا سب کی رمی کا وقت طلوع افتاب کے بعد ہے یہ بیان**  
**ہے اس مسئلہ کا بطریق معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ سب کا اتفاق ہے کہ جو**  
**شخص قربانی کے دوسرے دن صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار کرے تو یہ اس کے لیے کافی ہے جس تک کہ غاصل وہی دن رمی جمار**  
**نکریے پس اسی قیاس پر قربانی کے دن رمی جمار کرنے کا حکم ہے کہ دن کو کی جائے اگرچہ دن کو بھی بعض وقت بعض سے افضل**  
**ہے اسبطح دوسرے دن ہی گو دن کو رمی جائز ہے مگر وقت افضل وال کے بعد ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف و امام محمد**  
**رحمہم اللہ کا قول ہے **وَقُلْ وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ بِحِطَّةٍ عَنْ الْأَثَرِ قَالُوا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ****  
**أَنَّ الْأَثَرِ أَهْلًا لِمَنْ كَتَبَهُ مِنْ حِطَّةٍ ذَلِكَ وَأَجَاذَهُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ الْأَثَرِ نَعْنَى أَبَا بَكْرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَدَدَةَ**  
**بَنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ **حَلَّ ثَنَا** أَبُو معاوية عن هشام بن عمار عن أبيه عن زيد بن عمرو بن سلمة أن النبي صلى**  
**الله عليه وسلم أقرها أن توافيه يوم النحر بمكة ولم يسجد ذلك عبد أبي معاوية وهو حطاً قال أحمد وروى وكيع عن**  
**هشام عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرها أن توافيه صلاة الصبح يوم النحر مكة أو نحو هذا قال**



جس شخص سے قربانی کے دن رمی جمرۃ العقبہ رہ جائے تو اس کے بعد رمی کرنے کا بیان۔

[illegible]

قول اهل العلم

قَالَ اَلْوَجْعُ مَا هَبَّ اَبُو حَنِيفَةَ رَا اِلَى اَنْ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ كَلَامُهُ عَلَيْهِ اَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقْتُ وَاحِدٍ لِلرَّمِي فَقَالَ اَلَنْ تَوَدَّ

رَحَّلَ رَسْمِيَّ حُمْرَةِ الْعُقَّةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ دَمَّهَا تَعْدَ ذَلِكَ فِي الْيَلَةِ الَّتِي تَعْدُو فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَدْمِهَا حَتَّى أَصْبَحَ مِنْ غَدِ  
أَمَّا هَا وَعَلَيْهِ دَمٌّ لَنَا جَدِيدٌ إِنَّا هَا إِلَى حُدُودِهَا وَفَتْهَا وَهُوَ طَلْعُ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِئِذٍ **وَحَالَهُ فِي ذَلِكَ أَنْ يُوَسِّفَ**  
**مُحَمَّدٌ** فَقَالَ إِذَا دَمَّهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ الرَّغْيِ كَمَا هَا وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ عَيْدُ ذَلِكَ مِنْ دَمٍ وَلاَ عَيْدِهِ وَإِنْ لَمْ يَدْمِ كَمَا حَتَّى مَقْدَمِ  
أَيَّامِ الرَّغْيِ فَدَمَّهَا لَمْ يَدْمِهَا كَانَ عَلَيْهِ فِي تَوَكُّلِهَا دَمٌّ تَرْجُمُهُ مَامُ الْبُوجُفِطَاوِي رَوَاهُ فِي بَيْنِ كَمَا مَامُ الْبُوجُفِطَاوِي رَوَاهُ فِي بَيْنِ كَمَا مَامُ الْبُوجُفِطَاوِي رَوَاهُ فِي بَيْنِ  
اسی حدیث کی طرف گئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ رمی جمار کا وقت شب کو ہی باقی رہتا ہے پس جس شخص  
سے قربانی کے دن رمی رہ جائے وہ شب کو رمی جمار کرے اور اس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہیں اور جو شخص شب کو ہی رمی جمار کرے  
یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس پر قربانی واجب کیونکہ اس بخرمی میں اس قدر تاخیر کی کہ اس کا تشکیک کیا کیونکہ رمی کا وقت دوسرے  
دن کی صبح تک رہتا ہے اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اشارت اس سے خلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب  
قربانی کے دن رمی رہ جائے تو ایام رمی میں جس دن یاد آ کر رمی کرے اور اس پر قربانی وغیرہ کچھ نہیں اور اگر ایام رمی میں یاد کرے  
یہاں تک کہ ایام رمی گزر جائیں اور پھر یاد کرے تب تو اس پر قربانی لازم ہے۔

**وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذَلِكَ عَلَى أَبِي حَسَنَةَ وَبِهَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَرْوَقٍ قَالَ تَدَا أَنْوَاصُ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ قَالَ لَخَنُو**  
**مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي التَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ تَتَعَاقَبُوا فَمَا كَانُوا**  
**يَوْمُونَ عَلَى يَوْمِ النَّحْرِ وَيَكُونُونَ لَيْلَةً وَيَوْمًا ثُمَّ يَوْمُونَ مِنَ الْعِدَّةِ تَرْجُمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ**  
جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حاتم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریر سے کہا خبر دی مجھ کو محمد  
بن ابی بکر نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ ابوالباح سے وہ حاتم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ریورچر نے والوں کو اجازت دی کہ وہ یوم النحر کے بعد رمی کریں چنانچہ یہ لوگ قربانی کی دوسری صبح یعنی  
ایک دن ایک رات کے بعد رمی کیا کرتے تھے واسطیج دوسرے دن کی رمی تیسرے دن **فَفِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمُونَ**  
**عَلَى يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَكُونُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَوْمُونَ** الْغَدَ فَقَدْ كَانُوا يَوْمُونَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ وَلَمْ يَكُنْ  
ذَلِكَ يَتَوَجَّبُ عَلَيْهِمْ كَمَا وَلاَ يَتَوَجَّبُ أَنْ تَحْلُمَا الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِي الرَّغْيِ الْيَوْمِ الثَّانِي خَلَاكَ فَتَحْلُمَا الْيَوْمِ الرَّابِعِ فِي ذَلِكَ  
كَذَلِكَ أَنَّ مَنْ تَرَكَ حُمْرَةَ الْعُقَّةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ كَرِهَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ النَّسْرِ بِنِزَالِهِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ الظَّنُّ فِي  
ذَلِكَ لَيْسَ بِهِ لِهَذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَذَلِكَ أَنَّ كَلِمَاتِ أَشْيَاءَ تَفْعَلُ فِي الْحَجِّ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَفَتْ لَهَا مِنْهَا السَّعْيُ بِنِزَالِ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَطَوَاوُ  
الصَّغَا وَمِنْهَا أَشْيَاءُ تَفْعَلُ فِي وَقْتِ خَاصٍّ هُوَ وَقْتُهَا خَاصَّةٌ مِنْهَا نَحْوُ الْيَمَارِ فَكَانَ مَا الدَّهْرُ وَقْتُ كُلِّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَتَى  
فَعَلَ أَزَالَ شَيْءٌ عَلَى عَلَيْهِ مَعَ بَعْضِهَا إِنَّا هَا مِنْ دَمٍ وَلاَ عَيْدِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَمْ يَفْعَلْ فِي وَقْتِهِ وَجَبَتْ  
عَلَى تَالِيَةِ الدَّمِّ مَكَانَ مَا كَانَ مِنْهَا لَمْ يَفْعَلْ لِقَوْلِهِ فَلاَ شَيْءَ عَلَى عَلَيْهِ عَيْدُهُ إِنَّا هَا وَمَا كَانَ مِنْهَا لَمْ يَفْعَلْ لِعَدَمِ وَقْتِهِ  
وَجَبَتْ مَكَانَهُ الدَّمِّ وَكَانَتْ حُمْرَةُ الْعُقَّةِ إِذَا رُمِيَتْ مِنْ عَدِيٍّ يَوْمِ النَّحْرِ فَعَنَاءُ عَنْ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ كُونَتْ فِي يَوْمِهِ هُوَ مِنْ  
وَقْتُهَا وَلاَ ذَلِكَ لِمَا أَمَرَ بِمَنْهَا كَمَا لَا يَوْمُ كَرِهَ لَهَا إِلَى بَعْدِ انْقِضَاءِ أَيَّامِ النَّسْرِ بِنِزَالِهِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي  
مِنْ أَيَّامِ النَّسْرِ هُوَ وَقْتُ لَهَا وَقَدْ كَرِهَ كَرِهَ أَجْمَعُونَ عَلَيْهِ أَنْ مَا فَعَلَ فِي وَقْتِهِ مِنْ أُمُورِ الْحَجِّ فَلاَ شَيْءَ عَلَى عَلَيْهِ كَانَ ذَلِكَ  
هَذَا الرَّغْيِ لَهَا لِمَا كَرِهَ فِي وَقْتُهَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ رَأَى أَوْجَعًا عَلَيْهِ الدَّمَّ يَكُونُ لَهَا يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْيَلَةِ  
الَّتِي تَعْدُو لِلاَ سَاعَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي ذَلِكَ قِيلَ لَهُ فَقَدْ كَرِهَ كَرِهَ طَوَابِ الصَّدْرِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَتَارَكَ

بَابُ التَّلْبِيَةِ مَتَى يَقْطَعُهَا الْحَاجُّ

## حاجی کو تلبیہ

کہنا کب ختم

کرنا چاہئے۔

[illegible][illegible]



















بلکہ خود انہوں نے یہ توہم کر لیا تھا کہ شاید تلبیہ کا وقت ختم ہو گیا اسلئے آپ تلبیہ نہیں کہتے چنانچہ جب اسود نے انہیں خبر دی کہ حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرف کے دن تلبیہ کہہ رہے تو انہوں نے ان کا قول مان لیا اور اسی وقت تلبیہ کہا نواب ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرف کے دن جس وقت تلبیہ ترک کیا تو اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ عرف کے دن تلبیہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے  
 بلکہ اس لئے کہ اس وقت آپ کو تسبیح و تہلیل کرنا مقصود تھی **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ كُنَّا بِزَيْدٍ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ قَالَ أَنَا سَمِعْتُ**  
**بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَوْجَةٍ قَالَ صَوَّلَ الْأَسْوَدُ نَزَلَ إِلَيْنَا الرُّبَيْدِيُّ وَهُوَ عَلَى الْمَذْبُوحِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَأَلْنَا لَيْشَى ثُمَّ نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ**  
**الْأَسْوَدُ كُنَّا أَنَا الرُّبَيْدِيُّ قَطْرًا النَّاسُ أَنَّ الْأَسْوَدَ أَقْبَرُ بَيْنَ لَيْكٍ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے زید بن ہارون نے کہا خبر دی ہو کہ  
 اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں ویرہ ہی کہ اسود بن زید عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منبر پر چڑھ گئے جبکہ آپ عرفہ  
 کے دن خطبہ کہہ رہے تھے پھر آپ کے ساتھ آہستہ سے کچھ باتیں کیں اور اتر آئے اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تلبیہ  
 کہا اور لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ اسود نے آپ کو تلبیہ کہنے کیلئے کہا ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَمَاعًا قَالَ سَمِعْتُ**  
**عَدْنُ قَتَيْبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ خَتَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَ بْنَ الْحَطَّابِ يُكَلِّمُ عَدَاةَ الْمَدَنِيِّ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم  
 سے محمد بن خزیمہ کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن سعد سے وہ  
 عطاء سے وہ ابن عتاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا مزدلفہ کی صبح کو دیکھنے  
 قربانی کے دن **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ كُنَّا وَهْجًا قَالَ مَتَّى سَمِعْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ**  
**عَبْدِ اللَّهِ بِعَرَفَةَ فَكَلَّمَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى رَمَى جَمْعًا الْعُقْبَةَ فَقَالَ رَحُلْ مِنْ هَذَا الْكَلْبِ نِي يَلْبَسِي فِي هَذَا الْمَوْصِعِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ**  
**فِي تَلْبِيَّتِهِ شَيْئًا مَا سَمِعْتُكَ مِنْ أَحَدٍ لَيْسَ بِكَ عَدَاةَ الْكَلْبِ تَرْجَمَهُ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن زید سے کہا میں عرفہ کے دن عبد اللہ بن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ میجرۃ العقبة تک تلبیہ کہتے رہے چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ اس جگہ (یعنی مزدلفہ  
 میں) کون شخص تلبیہ کہہ رہا ہے اس کے علاوہ آپ تلبیہ میں ایک نیا لفظ کہا جسے میں نے اور کسی سے نہیں سنا وہ یہ لفظ تھا بیتک عدداً  
 یعنی ای پروردگار ہم زمین کے ذرّوں کی تعداد کے برابر تیری عبادت کیلئے حاضر ہیں۔ **فَقَالَ هَذَا الْكَلْبُ قَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو كَانَ يَكَلِّمُ**  
**بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى الْمَذْبُوحِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنِ الرُّبَيْدِيِّ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ تَعَدُّ مَا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ بِهِ عَنْ كَمَا رَوَاهُ يَكُونُ ذَلِكَ**  
**أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكَلْبِ قَاتٍ قَاتٍ الْكَلْبِ جَمَاعٌ وَجَمَاعٌ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ فَتَنَّتْ يَفْعَلُ مَنْ ذَكَرْنَا مِمَّا أَهْلُهُ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ ذَلِكَ أَنَّ التَّلْبِيَّةَ فِي الْحُجَّةِ لَا تَنْقَطِعُ حَتَّى تَرْمِيَ جَمْعًا الْعُقْبَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ**  
**وَأَبِي يُوسُفَ وَفَعَلُوا بِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجَمَهُ** پس ان آثار میں مذکور ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرفات میں منبر پر کھڑے  
 ہو کر تلبیہ کہتے تھے اور جب عبد اللہ بن زبیر کو معلوم ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور تمام آفاق کے لوگوں میں سے دعوتِ عرفات  
 کے میدان میں جمع ہو کر کسی نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا تو عرفات میں تلبیہ کہنا اجماع امت ہی ثابت ہو گیا ایسا ہی حضرت  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کیا ہے اور یہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس ثابت ہوا کہ تلبیہ  
 کا وقت میجرۃ العقبة کے وقت ختم ہوتا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الْبَاسِ وَالطَّيْبِ مَنِ يَحِلُّ لِنَاكِحٍ

محرم کے لئے لباس اور خوشبو کب جائز ہوتی ہے۔





25



9

۱۰

۱۱۵



محمد بن خزیمہؒ کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن ابی مرزبان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فہن** ہ عائشہؓ رہ مجتہد عن رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم فی الطیب بعد الریحی والخلو قیل طواب الدیاتیہ بما قد ذکرناہ فقد عاخر ذلک حدیث انی لہمۃ اللہ فی کل ما یدلکوم فی ہذا الباب فہن ہ اولی لان معہما من التواتر وصحیحہ المصحح ما لیس مع غیرہما منک ثم قد کوی انصا عن ابن عباس رہ عن اللہی ﷺ اللہ علیہ وسلم مؤثر ذلک غیر انہ لاد علیہ معنی آخر ترجمہ پس ان آثار میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خبر دینی ہیں کہ اپنے مری وخلق کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی تو اب یہ حدیث بن ابی نعیم جو شروع باب میں مذکور ہے معارضہ ملی لہذا اس حدیث پر عمل کرنا اولی ہے کیونکہ یہ حدیث صحت و تواتر کے ساتھ روایت کی گئی ہے بخلاف پہلی حدیث کے ماسواہ اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے بلکہ سیاق و سباق کے ساتھ **حل** ہنا انک کونہ قال کما مؤملہ وحکمنا ان قدوتی قال کما انک عاصم عن سنان عن سلمۃ بن لہیل عن الحسن العری عن ابن عباس رہ قال اذا تمیئتمۃ الحجۃ فقل حل کلمہ کل شیء الا النساء فقال لہ رحل والطیب فقال اما انا فقد رايت رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم یضم رأسہ بالیساک **افظی** ہو ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ سلمہ بن اکیل سے وہ حسن العری سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا جب تم مری جمار کو تو تہاری لئے کل چیزیں حلال ہو گئیں بجز عورتوں کے پاس جائیکہ ایک شخص نے کہا کہ خوشبو فرمایا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو سر پر شکٹ ہوئے دیکھا ہے سو شک خوشبو ہے یا کچھ اور **فہن** ہذا التحلیث من قول ابن عباس رہ ما قد ذکرنا من رباحۃ کل شیء الا النساء اذا اتمت الحجۃ ولا تذکری ذلک الخلق وینہ لہ راوی اللہی ﷺ اللہ علیہ وسلم یضم رأسہ بالیساک وکم یخبر بالوقت الی فی فعل ینہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم ذلک وقد یحوز ان کلون ذلک من رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم قیل الخلق ویحوز ان کلون بعد ذلک ان اولی الا شیانہ ما ان یحل ذلک علی ما یوافق ما قد ذکرناہ عن عائشہ رہ لا علی ما یحالیف ذلک فیکون ما راوی اللہی ﷺ اللہ علیہ وسلم یفعلہ من ذلک کان تعد نفیہ الحجۃ وحلقہ علی ما فی حدیث عائشہ ثم قال ابن عباس رہ بعد ذلک اذا رمی فقل حل لہ و نفیہ ان یخلق حل لہ ان یتلبس ویطیب و ہذا موصی یحلی لطلوع ذلک ان الا حرام من خلق الناس والطیب یحلی ان کلون خلق الناس اذا حل حلت ہذہ الاشیاء و احتل ان لا یحل حتی کلون الخلق فاعتدنا ذلک فذاتیہ المعتمر یحرم علیہ بالحدامہ فی حمارہ ما یحرم علیہ بالحدامہ فی حمارہ ثم اننا لایناہ اذا طاف بالیت وسعی ین الصفا والمردۃ فقد حل لہ ان یخلق ولا یحل لہ النساء ولا الطیب لا الباس حتی یحلی فلما كانت حرمۃ العمرۃ قائمۃ حل لہ ان یخلق حتی یحلی ولا یکلون اذا حل لہ ان یخلق فی حلیم من قل حل لہ ماسوی ذلک من الناس والطیب کان ذلک فی الحجۃ لا یحب بالحل لہ الخلق فیہا ان یحل لہ شیء سواہ فما کان حرم علیہ بہا حتی یخلق فیما ساء ونظرا علی ما اجمعوا علیہ فی العمرۃ ثم رجعا الی النظر ین لہذین الفریقین جیعا و ین اهل المقالہ الاولی الذین ذہبوا الی حدیث حکامہ فذاتیہ الذجل قبل ان یحرم یحل لہ النساء والطیب والباس والصیاء الخلق وسائر الاشیاء الی تحریم علیہ بالاحرام فاذا احرم حرم علیہ ذلک



























أَن يَحْكُمَ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَلَمَّا أَكْتَرُوا عَلَيْهِ قَالَ مَا لَكُمْ النَّاسَ قَدْ رَفَعَ الْحَدَّ إِلَّا مَنْ أَفْتَوْصَ مِنْ أَحِبِّهِ شَيْئًا ظَلَمًا فَذَلِكَ  
 الْحَدُّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن الحسن بن القاسم الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباب بن محمد نے کہا  
 حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق الشیبانی نے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن علاقہ سے وہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کہا ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے گئے اور آپ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو قربانی کرنے سے پہلے سر شالے یا بال  
 اتروانے سے پہلے قربانی کر لے تو اپنے فرمایا کوئی حج نہیں بھرج لوگ بہت نے لگے تو اپنے فرمایا کہ اسے لوگوں (اسلام) حج اٹھا  
 دیا گیا ہے سو آگاہ ہو جاؤ کہ حج یہ کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے ظلم کرے کہ یہ یہ **فَهَلْ** اَيْضًا مِثْلَ مَا قَاتَلَهُ وَفَلْيَحْتَمِلْ  
 اَيْضًا اِنْ كَانُوا قَوْلُهُ لَا حَرَجَ هُوَ عَلَى الْاِثْمِ اَنْ لَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَلِمْتُمْ مِنْ هَذَا اَلَا تَكُلُّمُ فَعَلَمُوهُ عَلَى اِحْتِمَالِ مُسَلِّمٍ  
 لَهُ لَا عَلَى التَّحَدُّثِ وَلَا حَرَجًا عَلَيْكُمْ فِي ذَلِكَ وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ مَعْنِيًا مَشْرُوعًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اس حدیث میں بھی یہی احتمال ہے جو حدیث اول میں ہے اور محتمل ہے کہ ان حدیثوں میں افعال حج کے  
 درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہونے میں کوئی حرج نہ ہونے کی گناہ نہ ہو نا مراد ہو یعنی چونکہ یہ تقدیم و تاخیر تم سے بوجہ لاعلمی کے قائم  
 ہوئی ہے اس لئے تم پر کوئی گناہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر دیدہ و دانستہ افعال حج کے درمیان تقدیم کی جائے تو اس میں  
 حرج ہے چنانچہ دوسری حدیثوں میں یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے وضاحت کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔  
**حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالُوا أَبُو كَيْسٍ تَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ لَعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ الْحَارِثِ**  
**عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ قَلْبِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلًا فِي حُجَّتِهِ فَقَالَ لِي رَمَيْتُ وَأَقَصَّيْتُ وَكَيْسَيْتُ وَكَلَّمَا خَلَقْتُ قَالَ فَاحْلُقْ وَلَا حَرَجَ لِمَنْ جَاءَهُ أَجَلَ أَخْرَفَ قَالَ**  
**ابْنُ رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَكَيْسَيْتُ** آن الْحَدَّثَ قَالَ فَالْحَدُّ لَا حَرَجَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی  
 ہم سے ابو ثابت محمد بن عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اور مجھے یاد پڑے کہ وہ روایت  
 کرتے ہیں عبد الرحمن بن الحارث سے وہ زید بن علی بن الحسین بن علی سے وہ اپنے والد سے وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علی  
 بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے جبکہ آپ حج کرتے ہوئے پوچھا کہ حج میں جہا  
 کی اور طواف زیارت ہی کیا اور بال اتروانے بھول گیا آپ نے فرمایا اب بال اتر و لو کوئی حج نہیں پھر ایک دوسرے شخص آیا اور  
 عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جہا کی اور بال اتر و احو اور قربانی کرنا بھول گیا بیٹھے مجھ کو معلوم نہیں تھا فرمایا اب قربانی  
 کر لو کوئی حج نہیں۔ **حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ قَالَ أَنَسُ وَهَيْبُ بْنُ مَالِكٍ كَادَ يُؤْتِي حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ هُبَّابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ**  
**حَكِيمٍ عَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْفَانَ قَالَ دَقَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ**  
**كَيْسًا لَوْ فَكَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا أَشْعُرُ فَعَلَقْتُ قُلْتُ أَنْ أَدْبَحَهُ فَقَالَ إِذْ بَحَرَ وَلَا حَرَجَ فَمَجَّاهُ أَخْرَفَ قَالَ**  
**يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا أَشْعُرُ فَعَلَقْتُ قُلْتُ أَنْ أَدْبَحَهُ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ**  
**عَنْ شَيْءٍ قُلْتُ قَمْ وَلَا أُخْذَا قَالَ إِنْ فَعَلَ وَلَا حَرَجَ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی کہ وہاں وہ بٹے اون سے  
 حدیث بیان کی مالک و یونس نے وہ دونوں روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عیسے بن طلحہ بن عبید اللہ سے وہ عبد اللہ بن  
 عمرو سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرصہ تک اکھڑے رہے تاکہ لوگوں کو  
 کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ لیں چنانچہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو معلوم نہ تھا اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے







تعالى عنهما مثل حديث سابق كـ **فهل** أبو عباس يوجب على من قد تم شئ من كسبه إذا حركه دماً وهو أحد من رتب  
 حرك النبي صلى الله عليه وسلم أنه ما سئل نومة عن شئ قلتم ولا أحرم من أمراً لم يحره إلا قال لا أحرم ولكم تكلم معني ذلك  
 عندكم معني ألا تاحية في تفيد نومة ما قد موافقاً في تاحير ما أحرم فما ذكرنا إلا ذلك أن توجب في ذلك دماً أو كذا كان معني ذلك  
 عندكم على أن الذين فعلوا في حجة النبي صلى الله عليه وسلم كان على المحمل منهم بالحكم فيه ليف هو وعد رهمهم فيهم  
 وأمرهم في المسألة بأن يتعلموا ما يسلكهم **وتكلم** الناس بعد هذا في القاري إذا خلق قبل أن يذكر فقال أبو حنيفة  
 عليه دماً وقال رفره عليه دمان وقال أبو يوسف وفهمهم لا شيء فانه واختار في ذلك يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 للذين سألوه عن ذلك على ما قد روي في الآثار المتفق عليه في جوابه لهم أن لا أحرم عليهم في ذلك **وكان** من المجتهدين  
 عليهم في ذلك لا في حنيفة رفره ما ذكرنا من شرح معاني هذه الآثار **وجه** آخر وهو أن السائل ليس رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم لم يعلم هل كان قارناً أو مفرداً أو منبغماً فإن كان مفرداً أو قارناً أو حنيفة رفره ولا ينبغي أن يكون لا يحرم  
 عليه في ذلك دماً لأن ذلك الذي في ذلك م عليه المخلق كدعوى عبيد واجب ولكن كان الفصل له أن يقال في ذلك قبل المخلق  
 ولكن إذا قلنا أن المخلق أجزاء ولا شيء عليه وإن كان قارناً أو منبغماً فكان جواب النبي صلى الله عليه وسلم أنه في ذلك  
 على ما ذكرنا فقد ذكرنا عن أبي عباس في التفيد يمين في الحج والاحرام أن فيه دماً وأن قول النبي صلى الله عليه وسلم لا  
 حرم لا يدفع ذلك فكذا كان قول النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك لا حرم لا ينبغي عند أبي عباس رفره وجوب الدماء كان  
 كذلك أيضاً لا ينبغي عند أبي حنيفة رفره وكان القاري دهم دماً واجب عليه يحل به **فأردنا** أن ننظر في الأشياء  
 التي يحل بها الحائض إذا أحرها حتى يعلم كيف حكمها فوجدنا الله عز وجل قد قال ولا تحلفوا وداً وتكلم حتى يتلغ الهل في فعله  
 فكان المحصر يحل بعد تلغ الهل في فعله فعل ذلك وإذا خلق مثل تلغوعه فعله وجب عليه دماً وهذا الإجماع فكان  
 النظر على ذلك أن يكون كذلك القاري إذا قلنا أن المخلق قبل الذي يحل به أن يكون عليه دماً فياً ساء ونظراً على ما  
 ذكرنا من ذلك فقل بهذا ما ذهب إليه أبو يوسف وفهمهم رفره وتكلم ما قال أبو حنيفة رفره أو ما قال رفره **فنظرنا**  
 في ذلك فإذا هلك القاري قد خلق رأسه في وقت المخلق عليه حرام وهو في حرمته حجة وفي حرمته حجة وكان القاري  
 ما أصاب في رقبته ميتاً أو أصابه وهو في حجة مفردة أو في حجة مفردة وجب عليه دماً فإذا أصابه وهو قاري وحت  
 عليه دمان فأحتمل أن يكون خلقه أيضاً قبل وفاته يوجب عليه أيضاً دميين كما قال أبو حنيفة رفره في ذلك فوجدنا الأشياء  
 التي توجب على القاري دميين فيما أصاب في رقبته هي الأشياء التي لو أصابها وهو في حرمته حجة أو في حرمته حجة وجب  
 عليه دماً فإذا أصابها في حرمته حجة وجب عليه دمان كما في الجماع وما أشبهه وكان خلقه قبل أن يذبح لم يحره عليه  
 بسبب العمة خاصة ولا بسبب الحج خاصة وإنما وجب عليه بسببها وبسبب العمة الجماع بينهما لا يحرمه الحجة خاصة ولا  
 لا يحرمه العمة خاصة **فأردنا** أن ننظر في حكم ما يجب بالجماع هل هو قاري أو شيء واحد فنظرنا في ذلك  
 ووجدنا الرجل إذا أحره حجة مفردة أو حجة مفردة لم يجب عليه شئ وإذا أحرهها جميعاً وجب عليه بجمعه بينهما  
 شئ لم يكن يجب عليه في الرقبة كل واحد في نفسها فكان ذلك الشيء دماً واحداً فالنظر على ذلك أن يكون كذلك المخلق  
 قبل الذي يذبح منه الحمة يذبح في الرقبة ولا يمنع منه واحد منها لو كانت مفردة أن يكون الذي يجب به  
 فيه دماً واحداً فيكون أصل ما يجب على القاري في إتيانها الحرام في رقبته أن ننظر فيما كان من ذلك المحرم فهو بالجماع



حَاصِلُهُ رِبَا الْعِمْرَةِ حَاصِلُهُ قَادَ أَحْمَدًا خَيْرًا قَوْلَكَ الْحَرَمَةُ مَحْرُومَةُ لِسْتِيَابِ مَحْتَلِفِينَ فَيَكُونُ عَلَى مَنْ ارْتَفَعَهَا كَقَارَانِ وَ  
 كُلُّ حَرَمَةٍ لَا تَحْرُمُهَا الْحَرَمَةُ عَلَى الْإِنْفِرَادِ وَلَا الْعِمْرَةُ عَلَى الْإِنْفِرَادِ أَيْ لَا يَحْرُمُهَا الْحَرَمُ بِنَفْسِهِ قَادًا أَيْ قَوْلَكَ فَعَلَى لَدُنِّي أَيْ تَحْتَ  
 دَمٍّ وَاجِدًا لَا تَلَهُ أَنْتُمْ حَرَمَتُمْ عَلَيْهِ لِسْتِيَابِ كَمَا جَاءَ فِيهِ هُوَ الطَّرِيقُ لِهَذَا الْكَلَامِ وَهَكَذَا قَوْلُ آيِ حَيْسَفَةَ رَدَّ  
 بِهِ تَأْخُلُ تَرْجُمَةً لِسْتِيَابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أفعال حج کے درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہونے سے قربانی واجب کرتے  
 ہیں حالانکہ آپ ہی اول و اولیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے دن جن افعال کے درمیان تقدیم  
 و تاخیر واقع ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حج نہیں پس حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا افعال حج کے درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہونے سے قربانی لازم کرنا بے معنی زمین ملک مذکورہ بالا حدیث کو اذہون  
 نے وہی معنی سمجھے ہیں جو ہم نے بیان کئے کہ لاعلمی کے باعث تقدیم و تاخیر واقع ہونے کے سبب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اول  
 لوگوں کو مخدور رکھا اور فرمایا کوئی حج نہیں ادا کرتے کہ لئے فرمایا کہ یہ لوگ مسائل سبک کر آئیں اس کے بعد اہل علم نے اس مسئلہ  
 میں گفتگو کی ہے کہ اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے بال اتر والے تو اس کا حکم ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حج دوم دینے  
 قربانی واجب اور امام زفر لے ہیں دوم واجب ہیں اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف و امام محمد فرماتے ہیں کہ حج نہیں واجب ہوتا ہے  
 صاحبین و انہیں حدیثوں سے احتجاج کرتے ہیں جن میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ کوئی  
 حج نہیں اور امام ابو حنیفہ و امام زفر کے دلائل وہ ہیں جو ہم نے ان حدیثوں کے تحت بیان کئے اور اول کا ایک اور دلیل یہ ہے کہ  
 وہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اول لوگوں کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ کوئی حج نہیں سوان حدیثوں سے یہ تو معلوم  
 ہوا نہیں کہ یہ لوگ جنہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا قارن تھے یا متتبع یا مفرد اب اگر بالفرض مفرد تھے  
 دینے صرف حج کرنے والے تو امام ابو حنیفہ و امام زفر اس کا تو انکار نہیں کرتے کہ اس شخص پر جو افعال حج کے درمیان تقدیم و تاخیر  
 کرے دم واجب نہ ہو اگرچہ فراد حج کی صورت میں قربانی واجب نہیں ہوتی ہے تاہم افضل تو یہی ہے کہ اول قربانی کرے پھر بال اترے  
 لیکن جب بال پہلے اترے اور پھر قربانی کی تو وہ ادا ہو گئی اور اب اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر وہ لوگ قارن یا متتبع دینے  
 حج کے ساتھ عمرہ کو جمع کرنے والے تو ایک حرام کے ساتھ یا دو احراموں کے ساتھ تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 جواب اس سے معنی پر محمول ہے جو اوپر بیان کئے گئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول یہی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں  
 کہ آپ افعال حج کے درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہونے میں دم واجب کرتے تھے پس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وجوب دم کے منافی نہ تھا اس طرح امام ابو حنیفہ و امام زفر رحمہما اللہ کے نزدیک بھی  
 منافی نہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ قارن میں قربانی واجب ہوتی ہے لہذا اب ہم اول افعال پر نظر ڈالتے ہیں جنکے ساتھ حاجی  
 احرام سے باہر ہونا ہے اور بالخصوص جبکہ اول کے درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہو تو اول کا کیا حکم ہے آیا دم واجب ہوتا ہے یا  
 نہیں چنانچہ خلق کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَحْقُقُوا أَرْوَاسَكُمْ حَتَّىٰ تَبْلُغَ الْهَدْيَ حِمْلَهُ کہ بال نہ اترے اور وہ جب تک کہ ہدی اپنی  
 جگہ نہ پہنچ جائے چنانچہ محصر (جوج یا عمرہ سے روک دیا جائے) ہدی اپنی جگہ نہ پہنچنے کے بعد بال اترے اور اس کا حکم ہے یا  
 بال اترے تو بالاتفاق اس پر دم لازم آئے گا پس اسی قیاس پر قارن کا حکم ہے کہ جبہ قربانی سے پہلے بال اترے تو اس پر دم واجب ہو گا پس اس بیان سے صاحبین کا قول باطل اور امام ابو حنیفہ و امام زفر کا ثابت ہوا اس کے بعد ہم نے چاہا کہ  
 اس امر پر نظر ڈالیں کہ ان دونوں قولوں میں سے کون سا قیاس سے اوسم دیکھتے ہیں کہ قارن کے لیے جو اسوائی وقت مقصود ہے



## قول اہل العلم

قَالَ الْوَحَّافُ قَدْ هَتَّ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ مَنْ كَانَ مَلَكَةً لَادَتْ كَهَا غُلَا النَّعِيمِ وَحَلَّوْا النَّعِيمَ حَاصَّةً وَفَتَا إِمْرَةً أَهْلَ  
مَلَكَةٍ وَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُجَاوِزُوا كَمَا لَا يَنْبَغِي لِغَيْرِهِمْ أَنْ يُجَاوِزُوا مِثْلًا وَفَتَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَجْزِيَ أَمْرًا فَجَاءَ مَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا وَقَدْ أَهْلَ مَلَكَةً أَلَيْسَ يُجْزِي مِنْهُ بِالْعُمْرَةِ الْمُحِلُّ  
فَيَسْأَلُ آيَ الْمُحِلِّ أَتَدْرِي مَا آخَرَاهُمْ ذَلِكَ وَالنَّعِيمُ وَعَلَيْكَ مِنَ الْمُحِلِّ عِنْدَهُمْ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ  
فِي ذَلِكَ أَنَّهُ يُحَوَّرُ أَنْ يَكُونَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا إِلَى النَّعِيمِ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ أَقْدَرَبَ الْمُحِلِّ مِنْهَا لِأَنَّ عَلَيْهِ  
مِنَ الْمُحِلِّ لَكِنَّ هُوَ فِي ذَلِكَ كَهُوَ وَيَحْتَمِلُ أَيضًا أَنْ يَكُونَ أَدَايِهِ التَّوَقُّفُ لِأَهْلِ مَلَكَةٍ فِي الْعُمْرَةِ وَأَنَّ لَا يُجَاوِزُ كَهَا إِلَى غَيْرِهِ  
ترجمہ امام ابو حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے کہ مکئی کا میقات بجز تنعیم کے اور کچھ نہیں لہذا تنعیم کے  
سوا اور کبھی اس کے لئے احرام باندھنا جائز نہیں ہے جس طرح اور اہل مواقیف کیلئے پانچوے میقات سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے  
اس لئے کہ رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مواقیف وہی مقرر فرمائے ہیں اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور  
فرمایا ہے کہ اہل مکہ کی میقات عمرہ حل ہے جہاں سے وہ عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں خواہ کسی مقام سے ہو اور تنعیم کی کوئی تخصیص نہیں  
اور ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب سے تنعیم کا ارادہ کیا ہو نہ اس لیگ کہ تنعیم کے ماسوا اور  
حکم سے اہل مکہ کو احرام باندھنا جائز نہیں ہے یہ بھی احتمال ہے کہ ماضی تنعیم کا ارادہ کیا ہو نہ اس لیگ کہ ماسوا تنعیم کے اور جگہ سے  
اہل مکہ کو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ **فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ وَآدَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّاسٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالُوا كُفُّوا**  
**صَاتِيحُوا نَوْمًا رُمِيَتْ عَنْ أَبِي آتِي مَلَكَةً عَنْ مَا كُنْتُمْ**، قَالَتْ كَحَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَافَ وَأَنَا الْكَلْبِي فَقَالَ  
مَا ذَا لِي قُلْتُ حُصِّنَتْ قَالَ فَلَا تُشْكِي رَضَعِي مَا يُضَعَمُ الْحَاكِمُ فَقَدْ مَنَّا مَلَكَةً ثُمَّ أَتَيْتَا مَنِي ثُمَّ عَدَّ وَنَا إِلَى عَرَفَةَ ثُمَّ تَعَمَّقْنَا الْعُمْرَةَ  
تِلْكَ الْأَيَّامَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّفَرِ أَرْحَلُ فَنَزَلَ الْمُحَصَّنَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَرَكُنَا إِلَّا مِنْ أَهْلِ قَامَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ  
إِخْلُ أَحْتَكِ فَاحْرُجْهَا مِنَ الْحَدِّمِ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَكَلُوا الْحِجْرَةَ لَكِ وَلَا النَّعِيمَ فَلْتَهْلُ رِعْمًا فَكَانَ أَذُنًا ثَامِنَ الْحَدِّمِ النَّعِيمِ  
فَاَهْلَلْتُ رِعْمًا قَطْفًا بِالنَّيْتِ وَسَعَيْنَا لَيْلَ الصَّفَا وَالْمُرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْنَاكَ فَانْخَلْتُ تَرْجُمُهُ لَهْزَامٍ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ إِلَّا رِجْلُهُ وَابْنُ  
كُحَيْلٍ مَدَّ سِرِّي حَدِيثٌ سَيِّئٌ هُوَ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ يَرْجُمُهُ لَهْزَامٍ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ إِلَّا رِجْلُهُ وَابْنُ كُحَيْلٍ مَدَّ سِرِّي حَدِيثٌ سَيِّئٌ هُوَ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ يَرْجُمُهُ لَهْزَامٍ  
بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر صالح بن رستم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیک سے وہ  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بقیام سرف میری پاس آئے اور میں  
روہی تھی فرمایا کیون روٹی ہے میں نے کہا میں حائضہ ہو گئی فرمایا تو پہر روتی کیون ہو جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو غرض ہم  
نیک پیچے اور مکہ سے منی آئے اور پہر صبح کو عرفات گئے پہر عرفہ کے بعد منی میں تین دن رومی جمار کرتے رہے جب کوچ کا دن ہوا تو رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور محصب بن اوتری اور واثق بن ابی حاص میرے سب سے اوتری تھے پہر اپنے نبی الرحمن بن ابی  
بکر کو حکم کیا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لجاؤ سو واثق اپنے نہ تو جعفرانہ کا ذکر کیا نہ تنعیم کا لیکن چونکہ تنعیم حرم سے قریب مقام  
تھا اسلئے میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا پہر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی صفا و مروہ کی اور پہر ایک کے پاس گئے  
اور اپنے کوچ کیا **فَاخْبَرْتُ عَائِشَةَ**، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْصِدْ لَنَا إِذَا كَانَ يُعْمَرُهَا إِلَّا إِلَى الْمُحِلِّ  
لَا إِلَى مَوْصِعٍ مِنْهُ لَعَنِيهِمْ خَامًا وَأَنَّ لَنَا قَصْدًا بِهَا عَبْدًا لَعَنَ النَّعِيمَ لَكِ كَافَرًا أَقْدَرَبَ الْمُحِلِّ لِيَوْمَ لَا يُلْعَنُ فِيهِ



یُبَیِّنُ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَيْرُهُ فَلَيْتَ بِكَ أَنْ وَقَّتْ أَهْلُ مَكَّةَ لِعَمَلِهِمْ هُوَ الْحِلُّ وَأَنَّ التَّنْعِيمَ فِي ذَلِكَ غَيْرُ سَوَاءٍ  
وَلَهَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ ابْنِ حَبِيبَةَ وَأَبْنِ يَوْسَافَ وَفَحْلٍ رَجَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَهُ بِنِ اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا خبر دیتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقام کا ذکر ہی نہیں کیا اور نہ کسی خاص مقام کی تعریف مگر  
بلکہ خود عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تنعیم کا قصد کیا اس لئے کہ وہ زیادہ نزدیک تھا پس اس حدیث سے ثابت  
ہوا کہ اہل مکہ کی میقات عمرہ حل ہے اور تنعیم وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول

## بَابُ الْهَدْيِ يُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ هَلْ يُنْبَغِي زَيْدٌ بَحْرٌ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ أَمْ لَا

(اگر ہدی حرم سے روکی جائے تو کیا غیر حرم میں فوج بھیجے جائے یا نہ)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ  
عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِّ يَبْتَدِئُ أَشْأَلُكَ عَنْ الْحَوْصِ الْهَدْيِ تَرْجِمَهُ حَدِيثُ بَيَان  
کی ہم سے ہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن ابی رید سے وہ اپنے والد سے وہ  
سباح بن ثابت سے وہ ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا میں بتاؤں حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی  
تاکہ میں آپ سے ہدی کے گوشت کے متعلق دریافت کروں (کہ صاحب ہدی کیلئے اوس کا کھانا جائز ہے یا نہیں)

### بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَهَبُ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْهَدْيَ إِذَا صَدَّ عَنِ الْحَرَمِ مَحْذُورٌ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَاحْتِجُوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
وَقَالُوا الْمَنْعَةُ الَّتِي هَلَتْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيُ بِأَلْحَدِّ يَبْتَدِئُ إِذَا صَدَّ عَنِ الْحَرَمِ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ لِمَنْ مَوْعٍ مَنْ  
إِذَا خَالَ هَدْيُهُ الْحَرَمَ أَنْ يَدْخُلَهُ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَحَادُوثٌ فَقَالُوا لَا يَحْذَرُ مَحْذُورُ الْهَدْيِ إِلَّا فِي الْحَرَمِ  
وَكَانَ مِنْ حَتْمِهِمْ فِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا يَأْتِيهِ اللَّعْنَةُ فَكَانَ الْهَدْيُ قَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ مَحْذُورًا حَلًّا مَا  
بَلَغَ اللَّعْنَةُ فَهُوَ كَالصَّيَّامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَتْنًا بِعَاقِبَةِ الطَّهَارَةِ وَالْقَادَةِ الْقَلِيلِ فَلَا يَحْذَرُ غَيْرَ مَتْنًا بِعَاقِبَةِ  
فَإِنْ كَانَ الَّذِي وَحَبَّ عَلَيْهِ غَيْرُ مَطْلُوقِ الْأَثَانِ بِهِ مَتْنًا بِعَاقِبَةِ الصَّوْمَةِ أَنْ يَصُومَ مَتْنًا بِعَاقِبَةِ الْهَدْيِ  
الْمَوْصُوفُ بِلَوْعِ اللَّعْنَةِ لَا يَحْذَرُ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ كَذَلِكَ وَإِنْ صَدَّ عَنْ بُلُوعِ اللَّعْنَةِ لِلصَّوْمَةِ أَنْ يَدْخُلَهُ فَمَا سَوَى ذَلِكَ  
وَكَانَ مِنَ الْحَجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي تَحْرِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدَا الْهَدْيِ الَّذِي تَحْذَرُ بِالْحَدِّ  
مَا صَدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَتَصَدَّقَ بِحَبِيبِهِ فَقَدْ يَدَّ أَنْ قَوْمًا قَدْ رَجَعُوا أَنَّ تَحْذَرُ إِذَا كَانَ فِي الْحَرَمِ تَرْجِمَهُ إمام ابو حنيفة و امام ابو حنيفة  
فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ جب ہدی حرم میں روک دی جائے تو غیر حرم میں اوسے فوج کرنا جائز ہے اور احتیاج ہی  
حدیث کیا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کے سال مکہ سے آنے میں روک دی گئے تو آپ نے ہدی حدیث میں ہی نہ  
اس سے معلوم .. ہوا کہ جو شخص مکہ میں ہدی لانے سے روک دیا جائے اوس کیلئے جائز ہے کہ ہدی غیر حرم میں فوج کرے اور باقی  
اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ غیر حرم میں ہدی فوج کرنا جائز نہیں ہے اون کی دلیل آیت کریمہ ہدیا بالغ الکعبۃ  
ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہدی کو کعبہ تک پہنچنے کے ساتھ شرط کیا ہے جس طرح کفارہ ظہار و کفارہ قتل کے روزوں کو پے درپے  
رکھنے کے ساتھ چنانچہ اگر کوئی شخص ادن روزوں کے پے درپے رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو سبب اس کی ضرورت کی تفسیر طوطی پریم





اوس کا حکم جو تمتع کرے اور ہدیٰ پٹائے اور عشرہ اول میں روزے بھی نہ کرے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُنْتَمِعِ إِذَا الْمَرْجِعُ الْهَدْيُ وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشِيرِ أَنَّهُ بَصُومٌ أَكَامَ الْكَثِيرِ يُنِ  
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سلام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
شعبہ نے روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلہ سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



کہ جو شخص تمتع کرے اور ہدی نہ پائے اور عشرہ اول میں روزی بھی نہ کرے کہ وہ روزی ایام تشریق میں رکھے **حَلَّ ثَنَا ابْنُ زَيْدٍ**  
**سَيِّدَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو كَامِلٍ قُصَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَمْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِشَّةٍ عَنِ الْوُثَيْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ**  
**وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ** کہ کمالہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صوم آیام التشریق الا المحصر آدمی ترجمہ  
 حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوکامل فضیل بن الحسین الحمیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عیسے سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور  
 سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دونوں نے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزی رکھنے کی  
 اجازت نہیں دی مگر محصر اور تمتع کو **حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الدَّحْلَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا**  
**إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ قَائِمَةَ** کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام التشریق میں روزی رکھنے کی  
 حکم نہیں دیا کہ تم صوم آیام التشریق میں رکھو ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان السقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 عبد العزیز بن عبد اللہ الاوسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سالم سے وہ اپنے والد سے کہ وہ دونوں اجازت دیتے تھے کہ جو شخص تمتع کرے اور ہدی  
 نہ پائے اور نہ عرفہ سے پہلے روزی ہی رکھے **البیان المسئلة** وہ ایام تشریق میں روزی رکھے

**قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ هَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا أَوْ أَبَاحُوا صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِلْمَتَمِّعِ وَالْقَارِنِ وَالْمَحْصَرِ دَا لَمْ يَحِدْ فِي هَذَا نَأْوَ كَمْ تَكُونُوا مَتَمِّعًا**  
**قُلْ ذَلِكَ مَتَامُوا هَذَا إِلَّا يَأْتُمْ وَمَسْخُوعًا مِنْهَا مَنْ يَسُوِّهَا وَاحْتِجَاجًا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْأَقَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ**  
**أَخَذُوا فَقَالُوا أَلَيْسَ لِهَذَا وَلَا لِغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا هَذَا إِلَّا يَأْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَا عَنْ شَيْءٍ مِنْ**  
**الْقَارِنِ وَلَا فِي تَطَوُّعٍ لِمَنْ لَمْ يَلِ الْيَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ عَلَى الْمُتَمِّعِ وَالْقَارِنِ الْهَدْيُ لِمَتَمِّعِيهَا وَقَارِنِيهَا وَ**  
**هَدْيُ أَحَرِّهَا نَهًا حَلًّا بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صَوْمٍ** ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی نے فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسطرح کیلئے اور تمتع قارن  
 اور محصر کے لئے ایام تشریق میں روزی رکھنا مباح رکھا ہے جبکہ وہ ہدی نہ پائیں اور اس سے پہلے روزی نہ رکھے ہوں اور احتیاج نہیں  
 دونوں حدیثوں سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایام تشریق میں روزی رکھنا جائز نہیں نہ  
 ان لوگوں کے لئے اور نہ ان کے ماسوائے اور ان کے لئے خواہ یہ روزی کفارہ کے ہوں اور خواہ بطور تطوع کے رکھی جائیں کہوں کہ رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزی رکھنے سے منع فرمایا ہے اب صحابہ قارن اور تمتع سوان دونوں پر ہدی واجب ہے  
 بسبب تمتع کر نیکے اور ایک ہدی اور واجب ہو بسبب اس کے کہ وہ غیر ہدی کے اور بغیر روزوں کے رکھے ہوئے احرام سے باہر ہو گئے  
**وَاجْتَوَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْأَقَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا حَلَّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا**  
**أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي قَالَ ثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ تَشْرِيقِ سَعِيدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ**  
**عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ** کہ قال حرم من ادعى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی آیام التشریق فقال إن هذا هو الذي قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 آئیل وشراب ترجمہ اور احتیاج ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 ابو عبد الرحمن المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن ابی ثابت سے وہ نافع بن جبیر سے  
 وہ ابوبکر بن سحیم الاسلمی سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایام التشریق میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مناد  
 نکلا اور منادی کی کہ یہ ایام التشریق کہانے پینے کے دن ہیں **حَلَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا دُومٌ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا**

















۳۷

یہی بن جنان سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ**  
**قَالَ تَنَاوَلَهُ هَيْبَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مثلکہ ترجمہ حدیث بیان  
 کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیعہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر سے وہ قرعہ  
 سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ حَارًا مِنْ أَكْثَامِ**  
**النَّجَّى الَّتِي حَقَلَ اللَّهُ عَمَّا وَحَلَ الْمُتَمَتِّعُ الصَّوْمَ فِيهَا تَدَاكُلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيَّامِ النَّبِيِّ يُصَامُ**  
**فِيهَا سَهْلُهُ عَنْ قَوْمِهِ كَانَ كَذَلِكَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ خَارِجَةً مِنْ أَيَّامِ النَّجَّى الَّتِي حَقَلَ اللَّهُ عَمَّا وَحَلَ الْمُتَمَتِّعُ الصَّوْمَ فِيهَا تَدَاكُلًا مِنَ**  
**الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيَّامِ النَّبِيِّ يُصَامُ سَهْلُهُ عَنْ قَوْمِهِ قَبْلَتْ بِمَا كَرَدْنَا أَنْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ**  
 لیس لآخذ صومہا فی متعہ ولا قدان ولا إحصاء ولا غیر ذلک من الکفار کلاب ولا من التطوع وھذا قول ابی حنیفہ وابی یوسف  
 و**وَقُلْ** رَوَى عَمْرُو بْنُ الْحَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا **ترجمہ** پس جب ایام حج سے جس میں اللہ تعالیٰ نے بعوض ہدی کے  
 متمتع کے لئے روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے قربانی کا دن خارج ہے اس لئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو  
 اس طرح ایام تشریق ہی اور ان ایام حج سے خارج ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہدی کے عوض متمتع کے لئے روزہ رکھنا مقرر فرمایا کیونکہ جس طرح رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی ہے اس طرح ایام تشریق میں روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا ثابت ہوا کہ کسی کجاہز نہیں  
 کہ ایام تشریق میں متع یا قرآن یا احصاء وغیرہ کے روزہ رکھے ہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ اور ایسا ہی  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَرْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ أَنَا حَاجٌّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ لَحْدًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي مُتَمَتِّعٌ وَ**  
**لَمْ أَهْدِ لَمْ أَصُمْ فِي النَّحْرِ فَقَالَ سَلْ فِي قَوْمِكَ لَمْ قَالَ يَا مَعْشَرَ أَهْلِ بَيْتِي أَغْطَاهُ سَهْلًا** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی  
 ہم سے جلال بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہے جو حجاج نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ سعید بن المسیب  
 کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے متمتع کیلئے اور ہدی نہیں لاسکا اور نہ اس عشرہ میں غزوہ  
 ہی رکھ رکھا فرمایا تو یہ اپنی قوم سے سوال کر دیا فرمایا معقیب (یہ آپ کے خزانچی تھے) انہیں ایک بکری دیدو **أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَمْرًا لَمْ**  
**يَقُلْ لَهُ قَهْلُهُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ قَصَصَهَا قَدْ لَمْ تَكُنْ ذَلِكَ وَأَمَّا إِنْكَ يَا لَهْدِي أَنْ أَتَاكَ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی  
 میں تھا ہی قبل یوم النحر وان یوم النحر وما تعدلہ من ایام التشریق لیس میں تھا ترجمہ ثواب دیکھو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے ان سے یہ نہیں کہا کہ تم ایام تشریق میں یہ روزہ رکھ لو جسے انہیں ایام تشریق میں روزہ رکھنے کا حکم نہیں کیا بلکہ قربانی کرنے کا  
 حکم کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہی اہل ایام تشریق ایام حج سے خارج تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو روزہ رکھنے کا حکم کیلئے ہے۔

۳۸

## بَابُ حُكْمِ الْمُحْصَرِّ بِالسَّحَرِ

اوس شخص کا حکم جسے حج یا عمرہ کے درمیان کوئی مانع پیدا ہو جائے

۳۹

**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصَارٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا الْحَجَّ وَالصَّوْفَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ**  
**الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَرَّمَ أَوْ لَسَّ فَقَدْ حَلَ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى قَالَ فَحَلَ**  
**بِذَلِكَ أَنِّي عَجَبْتُ أَيْسَرَهُ وَأَبَاهُ نَبِيَّكُمْ فَقَالَ لَا صَدَقَ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ





کیا ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن نضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن عبد الرحمن الرومی نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے محمد بن الثور نے کہا بشر دی ہم کو عمر نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور بن مخرم  
 سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے دن ہدی ذبح کی اور بال اتروا سے ادیہی حکم اپنے صحاب  
 کو کیا **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو** وَبْنُ مَسْرُومٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَكِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مَخْزُومٍ عَنْ  
 عُمَرَ بْنِ لُحَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ إِذْ أَعْرَضَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ عَدُوٍّ قَالَتْ هَيْلُ حَيْثُ  
 قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَبَسَتْهُ كُفَّارٌ كُنْ عَنْ أَيْتٍ قَطَعَ هَذِيحَةً وَحَلَّ وَحَلَّ  
 هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ رَجَعُوا حَتَّى أَعْمَرُوا مِنَ الْعَامِ الْمُنْتَهِلِ **ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن تمام نے کہا**  
**حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میمون بن یحییٰ نے وہ روایت کرتے**  
**ہیں مخرم بن بکر سے وہ اپنے والد سے کہا سنی میں نے نافع مولے ابن عمر سے بیان کرتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ**  
**عنہما نے فرمایا کہ جب محرم کو دس روکے تو چاہیے کہ وہ احرام سے باہر ہو جاوے ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ**  
**وآلہ وسلم نے کیا تھا جبکہ کفار قریش نے آپ کو عمرہ سے روک رکھا یعنی حدیبیہ کے سال تو آپ نے ہدی ذبح کی اور**  
**بال اتروا کر احرام سے باہر ہوئے اور ایسا ہی آپ کے صحاب نے کیا پھر مدینہ) واپس آئے اور آئندہ سال عمرہ کیا۔**  
**فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ بِأَكْوَاحِصَارِ فِي عَثْرَةِ بَحْصَرِ الْعَدُوِّ وَإِيَّاهُ حَتَّى يَخْرُ**  
**الْهَدْيُ ذَلِكَ أَنَّ كَذَلِكَ حُكْمُ الْحَصْرِ لَا يَحِلُّ بِأَكْوَاحِصَارِ حَتَّى يَخْرُ الْهَدْيُ وَلَكِنْ فَمَادُ وَبِنَاهُ أَذْكَ**  
**خِلَافٌ لِهَذَا عِنْدَ تِلْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَجِرَ فَقَدْ حَلَّ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ**  
**يَكُونَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحِلَّ لَهُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ بِذَلِكَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَكَوْنُهُ هَذَا كَمَا يُقَالُ قَدْ حَلَّتْ مُلَاكَةُ**  
**لِلرَّجَالِ إِذَا خَرَّتْ مِنْ عِدَّةٍ عَلَيْهِ مِنْ زَوْجٍ قَدْ كَانَ لَهَا قِتْلُ ذَلِكَ كَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُمَا قَدْ حَلَّتْ لَهُمَا**  
**فَيَكُونُ لَهُمَا وَظَهَرَا وَلَكِنْ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُمَا أَنْ يَتَزَوَّجُوا هَذَا تَرْوِيحًا لِحُكْمِهِمْ وَظَهَرَا هَذَا كَلَامٌ**  
**جَائِزٌ مُتَسَاعٍ فَلَمَّا كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُحِّلَ مَا ذَكَرْنَا وَخَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فِي حَدِيثِ عُمَرَ وَغَيْرِ الْمُسَوِّ مَا قَدْ وَصَفْنَا تِلْكَ بِذَلِكَ هَذَا التَّأْوِيلُ وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي**  
**كِتَابِهِ يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ قَدَمًا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَكَأَخْلَقُوا دُرُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ يَحِلُّ وَقَدْ**  
**أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى الْمُحْصَرَّ أَنْ لَا يَحْلِقَ رَأْسَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ يَحِلُّ عِلْمُ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ الْمُحْصَرُّ مِنْ إِحْرَامِهِ أَكَّا**  
**فِي وَقْتُ مَا يَحِلُّ لَهُ خَلْقُ رَأْسِهِ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي**  
**سَلَّمَ زَمَنَ الْحَدِيثِ وَالْإِسْلَامِ عَلَى صِحَّةِ ذَلِكَ التَّأْوِيلِ أَيْضًا أَنَّ حَدِيثَ الْجَائِزِ بِنِ عُمَرَ قَدْ ذَكَرَ**  
**عِكْرَمَةَ أَنَّكَ حَدَّثَنِي أَنَّ عَبَّاسَ قَابَا هَرَبِيَّةَ رَحِمَهُ فَقَالَ صَدَقَ قَضَاءُ ذَلِكَ الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ أَنَسٍ**  
**هَرَبِيَّةَ رَحِمَهُ أَيْضًا وَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْصَرِّ مَا قَدْ وَافَقَ التَّأْوِيلَ الَّذِي حَرَفْنَا إِلَيْكَ حَدِيثُ**  
**الْحَتَّاجِ **ترجمہ پس جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عمرہ میں دس روکنے کے سببے بغیر ہدی ذبح****  
**کیے احرام سے باہر نہیں ہوئے تو معلوم ہوا کہ محصر کا یہی حکم ہے کہ جب تک ہدی ذبح نہ کرے احرام سے باہر**  
**نہیں ہو سکتا رہیں شروع باب کی حدیثیں اسوان میں ہمارے نزدیک اس کے خلاف پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ**



۷۵

۷۶

۷۷

تین روز سے رکھنا چاہیے یا قدیمہ دینا چاہیے یا قربانی کرنا چاہیے یعنی ایک بکری اور قدیمہ یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو کھانا  
کھلائے یا فی مسکین نصف صاع صدقہ کرے اور من تمتع بالعمرة الی الحج کے تحت میں بیان کیا ہے جو شخص عمرہ کو حج کے  
ساتھ ملائے دینے عمرہ کے بعد حج کا بھی احرام باندھے اور عمرہ کر بھی لے تو اس پر حج فرض رہا اور اگر عمرہ  
میں تاخیر ہو جائے تو پھر آئندہ سال سپر عمرہ اور حج دونوں فرض رہے اور آیت وما استیسر من الہدی الایہ کے  
تحت میں بیان کیا ہے کہ ان تین روزوں میں آخری روزہ عرفہ کے دن کا ہے اور سات روز سے جب وہ اپس و  
ابراہیم نخعی رح بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ہی ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے **كَلَّ نَسَا** اَوْ تَسَدَّ حُمْلُكُمْ ذِكْرًا يَنْ يَخْنِي قَالَ ثَنَا الْفَرَزْدَقِيُّ قَالَ تَسَا  
سُفْيَانُ التَّوَكُّلِيُّ عَنْ اَبِي عَمْرِو بْنِ اَبِي هَيْمٍ عَنْ عُلْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَمْرٌ وَجَلَّ لَنَا اِنْ اُحْصِرْتُمْ  
قَالَ مِنْ حَتَّى اَوْ مَرَضٍ قَالَ اِنَّا هُمْ فَخَذْنَا مِنْ رِيءِ سَعِيدِ بْنِ حُمَيْدٍ سَقَالَ هَكَذَا قَالَ اِنَّ عُبَّاسَ رَضِيَ تَرْجَمَهُ  
اور حدیث بیان کی ہم سے ابوالشیرک محمد بن زکریا بن تیجہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا  
حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں غش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ  
انہوں نے آیت فان احصرتم کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ احصار خواہ دشمن کے سبب سے ہو خواہ بیماری  
کے سبب سے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے کیا فرمایا  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول تھا **فَهَذَا** اِنَّ عُبَّاسَ لَمْ يَجْعَلْ يَحِلَّ مِنْ اِحْرَامِهِ اِلَّا اَوْ حَصَرَ  
حَتَّى يَخْرُجَ عَنْهُ الْهَدْيُ **وَقَدْ** دَوَّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كُسِرَ اَوْ سَمِيَ فَقَدْ حَلَّ  
فَدَلَّ ذَلِكَ اَنَّ مَعْنَى فَقَدْ حَلَّ عِنْدَهُ اَحَى لَهُ اَنْ يَحِلَّ عَلَى مَا ذَهَبْنَا فِي ذَلِكَ **وَقَدْ** دَوَّى ذَلِكَ  
اَنْضَاءُ مِنْ عِبَّاسِ بْنِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا تَرْجَمَهُ تَوَابُ دِكْهُو حضرت عبد  
اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغیر ہدیٰ ذبح کیے احرام سے باہر ہونا جائز نہیں رکھتے تھے حالانکہ لنگ ہو جانے  
یا نا تھ پیر لوٹ جانے سے احرام سے باہر ہو جانے کی حدیث بھی آپ نے روایت کی تو آپ کا قول مذکور دلالت  
رکھتا ہے کہ اس حدیث کے آپ کے نزدیک بھی وہی معنی تھے جو ہم نے بیان کیے اور ایسا ہی اور اصحاب رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے **كَلَّ نَسَا** فَهَذَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعَبَّدٍ بْنُ سَكَّادٍ  
الْحَمْدِيُّ صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ ثَنَا جَدُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ اَبِي هَيْمٍ عَنْ عُلْفَةَ قَالَ لَدُنَّ صَاحِبِ  
لَنَارِ اَبِ التَّيَّابِ وَهُوَ خَيْرٌ لِّمَعْرَةٍ فَتَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا فَلَقَدْ سَأَلْنَا اللّٰهَ بْنَ مَسْوُودٍ فَقَالَ كَوْنَا لَهٗ اَمْرًا فَتَقَالَ بِنَفْسِ  
بِرَقْدِي وَيُؤَادِلُ اَصْحَابَهُ مُوَعِدًا اِيَّاكَ خَرَعَهُ حَلَّ تَرْجَمَهُ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان  
کی ہم سے علی بن معبد بن شداد البغدادی تلمیذ محمد بن الحسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے وہ روایت  
کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہا ہمارے ایک رفیق کو ایک رات ہرٹل ساپ نے کاٹ لیا اور  
عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے تو یہ امر ہم پر وشوار گذرا کہ کیا کرے چنانچہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے ملے ہوئے اور واقعہ بیان کیا فرمایا ان کو پوچھا کہ اسے رفقہ کے ساتھ ہرٹل بھیج دینا اور جب وہ اکیلی طرف  
سے ذبح کی جائے تو حرام ہے باہر ہو جائیں **كَلَّ نَسَا** فَهَذَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هَيْمٍ عَنْ عُلْفَةَ





سے ثابت ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حدیث حجاج الصواف کے یہی معنی سمجھتے ہوئے تھے جو ہم نے بیان کیے اب اس کے بعد اہل علم نے اس امر میں بھی اختلاف کیا ہے کہ کون احصار مجسر ہے یعنی یہ جو اوپر حکم بیان کیا گیا کس قسم کے احصار کا حکم ہے ایک گروہ اہل علم نے فرمایا ہے کہ خواہ کسی قسم کا احصار ہو دشمن کے سبب سے ہو یا مرض وغیرہ کے سبب یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا قول ہے اور یہی ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا اور باقی اہل علم نے فرمایا ہے کہ یہ جو حکم بیان کیا گیا خاص اس احصار کا ہے جو دشمن کے سبب واقع ہو تو اس کا یہ حکم نہیں ہے یہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ** کی ہم سے محمد ذکر کیا ابو الشتر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا احصار ثابت نہیں ہوتا مگر دشمن کے سبب **حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ شَوَيْحٍ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص بیت اللہ سے روکا جائے بیماری کے سبب تو وہ احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا و مردہ نہ کرے **فَلَمَّا وَقَعَ فِي هَذِهِ الْأَخْلَافِ وَقَدْ رَدَّ بَنَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ النَّجَّاحِ بْنِ عَرْوَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالِي هَذِهِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ لَعَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَنْ كَسَرَ أَوْ عَجَرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْكَ جَنَّةٌ أُخْرَى ثُمَّ بَدَّلَ إِلَيْكَ أَنَّ أَحْصَارَ يَكُونُ بِالْمَرْضَى يَكُونُ بِالْعَدُوِّ كَهَذَا أَرَجَهُ هَذَا** اباب من طریق تميمي معاني الآثار وأما من طريق الطبري فإنا قد رأينا هم أجمعون أن أحصاراً لعنة يجب به للمحصر إذا حل كما قد ذكرنا وأما من طريق المروزي فقال قوم حكمه حكم العدو وفي ذلك إذا كان قد منع من المعنى في الجرح كما سمعنا العدو وقال العدوون حكمه باين من حكم العدو فإذا كان منعاً بالمرض بالضرورة هل يكون مباحاً بالصورة بالمرض أم لا فوجدنا الرجل إذا كان يطيق القيام كان فرضه أن يصلي قائماً إذا كان يخطأ فقام أن يعاين العدو فبقوله فإن كان العدو قائماً على رأسه فمنع من القيام فكل قد أجمع أنه قد حل له أن يصلي قاعداً وسقط عنه فرض القيام وأجمعوا أن رجلاً لو أصابه مرض أو زمانة كمنعه ذلك من القيام أنه قد سقط عنه فرض القيام وحل له أن يصلي قاعداً لا يزكركم ولا يجزئ إذا أطاع قولك أو يؤتى إن كان لا يطيق ذلك فإنا ما رأينا من هذا إلا بالضرورة من العدو وقد بينا له بالصورة من المرض ورأينا الرجل إذا حال العدو وبكته وبين الماء سقط فرض الوضوء وبكته وصلى وكذلك لو كانت به علة يفرها الماء كان كذلك أيضاً يسقط عنه فرض الوضوء وبكته وبكته فكانت هذه التسمية التي قد عداً ربهما بالعدو قد عداً ربهما بالمرض وكان الحال

۳۷

۳۸







مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب صلح حدیبیہ کے سال عمرہ کرنے سے روک دیے گئے تو آپ ہدی ذبح کر کے احرام سے باہر ہو گئے اور اس کا انتظار نہیں کیا کہ اگر عذر احصار رفع ہو تو عمرہ کیا جائے تو اس سے ثابت ہوا کہ حج و عمرہ دونوں میں احصار کا حکم یکساں ہے کہ ہر سی بھیج دے اور جب ذبح کی جائے تو احرام سے باہر ہو جائے بخراسکے کہ اگر عمرہ کا احرام ہے تو عمرہ کی اور اگر حج کا احرام باندھا ہے تو حج کی قضا لازم ہے ایسا ہی اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث ابن عباس اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں بیان کیا گیا ہے حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا حکم بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ عبادات دو قسم کی ہیں ایک وہ جن کے لیے وقت خاص مقرر ہے اور ایک وہ جن کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ وہ ہر وقت ادا کی جاسکتی ہیں مثلاً نماز کے لیے وقت مقرر ہے کہ وہ اسکے وقت پر ادا کی جاتی ہے اور کئی اسباب متقدمہ کے ساتھ مثلاً طہارت اور ستر عورت وغیرہ انہیں عبادات میں سے مثلاً کفارہ ظہار اور کفارہ قتل کے روزے میں کہ ان کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ جب چاہو تب ہی رکھے جاسکتے ہیں اسی طرح کفارہ یمین جو قسم پوری نہ کر نیوٹے پر اللہ تعالیٰ نے واجب کیا ہے اور وہ دس مکیں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی کوئی وقت خاص مقرر نہیں اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ مصلے کو اللہ تعالیٰ نے نماز کے ان دونوں قسم کے اسباب میں معذور رکھا ہے جو نماز سے پہلے یا خود نماز کے درمیان عمل میں لائے جاتے ہیں جبکہ مصلی اپنی قدرت نہ رکھتا ہو مثلاً پانی نہ مل سکے تو وضو ساقط ہو جاتا ہے اور یتیم کافی ہوتا ہے از آنجملہ یہ کہ اگر کپڑا یا سر نہ آئے تو فرض ستر عورت ساقط ہو جاتا ہے اور برہنہ جسم نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے اسی طرح مصلی اگر قبلہ کی طرف منہ کر کے سے روک دیا گیا ہو تو غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھنا جائز ہے اور قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو صرف اشارہ سے ہی نماز ادا کرنا جائز ہے کہ نماز کا وقت باقی رہے ان اسباب میں سے زائل ہو جائیں باوجود اسکے کہ مصلی ان اسباب میں معذور رکھا گیا اور اسکے لیے ضروری نہیں کہ وہ نماز کا وقت باقی رہتے تک ان اسباب کے زائل ہونے کا انتظار کرے اسی طرح جو شخص بیماری کے سبب کفارہ کے روزے نہ رکھ سکتا ہو تو وہ اس میں معذور رکھا گیا ہے چنانچہ روزے اس سے ساقط ہو جاتے ہیں حالانکہ ان روزوں کے ادا کرنے کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں اور زوال مرض کے بعد وہ ان روزوں کے رکھنے کی قوت پاسکتا ہے تاہم یہ روزے اس سے ساقط کر دیے گئے اسی طرح کفارہ یمین میں جب غلام آزاد کرے یا مساکین کو کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے کی قدرت نہ ہو تو کفارہ یمین ساقط ہو جاتا ہے حالانکہ ممکن ہے کہ آئندہ اسے اس کی قدرت حاصل ہو جائے پس جس طرح ان صورتوں میں بمقتضائے وقت و ضرورت اسقاط فرضیت کا حکم دونوں قسم کی عبادتوں میں یکساں رکھا گیا تو اب نظر و قیاس کا پتہ ہے کہ بمقتضائے وقت و ضرورت عمرہ کا ہی حکم ہو کہ جس طرح ان عبادتوں میں جن کے لیے وقت مقرر ہے بمقتضائے وقت بعض امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح حج و عمرہ میں فرض احرام ساقط ہو جائے پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ عمرہ میں بھی احصار کا وہی حکم ہے جو حکم اس حج میں ہے کہ حج کے درمیان احصار کے سبب احرام سے باہر ہونا جائز ہے اسی طرح عمرہ میں بھی احرام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے \*

**تم** نكلمه الناس بعدا هذا في الخصم إذا تحركت يده هل يحرق رأسه أم لا فقال وم لمس عليه أن يحرق لأنه قد ذهب عنه الشك كله ومن قال ذلك أو حيفه وحمل له وقال أخرون كل خلق فإن لم يخلق حل ولا شئ عليه ومن قال ذلك أبو يوسف رحمه وقال أخرون يخلق ويحب ذلك عليكم كما يحب على الخليل والمغتر فكان من محله أني حنيفه ومحمله في ذلك أنه قد سقط عنه بالاحصار جميع مناسك الحج من الطواف والسعي بين الصفا والزدوة وذلك مما يحل الحرام من إحرامه **الآثر** أنه إذا طاف بالبيت يوم النحر حل له أن يخلق قيل له إنك الطيب واللباس والنساء قالوا فليكن ذلك مما يفعل حتى يحل فسقط ذلك عنه كله بالاحصار سقط انصاعه سائر ما حل به الحريم يسكب إلا حصار هذين هجته كذا في حنفية وعنده وكان من جهة الأحسن بن عليهما في ذلك أن تلك الأشياء من الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمنى ودخول الجمار قد صد عنه الحريم وجعل بينه وبينه وهو قادر على أن يفعل كما كان يصل إلى الله أن يفعله بحكمه فيه في غير حال الإحصار وما لا يستطيع أن يفعله في حال الإحصار فهو كذا في سقوط عنه بالاحصار فهو النظر عندنا وإذا كان حكمه في وقت الخلق وهو محصر بحكمه في وجوده عليهم وهو غير محصر كان تركه إناه أيضا وهو محصر كتركه إياه وهو غير محصر وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد دل على أن حكم الخلق باق على المحصورين كما هو على من وصل إلى البيت ثم رجعه بعده علم في أس مسلمات اختلا

کیا ہے کہ جب محصر ہی بیت السد کی طرف بھیجے اور وہ فرج کی جائے تو اب ہدی کے ذریعہ کیے جانے کے بعد محصر کے لیے بال اتروانا بھی ضروری ہے یا نہیں تو اس میں تین قول ہیں ایک گروہ بتاؤ بال اتروانے کی ضرورت نہیں کیونکہ آخر احکام نسک تو اس سے ساقط کر دیے گئے ہیں چنانچہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما سد کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کا قول ہے کہ لے بال اتروانا چاہیے لیکن اگر نہ اتروائے تو اسپر کچھ کفارہ وغیرہ واجب نہیں امام ابو یوسف رحمہما اس قول کی طرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے فرمایا ہے کہ اس پر بال اتروانا واجب ہے جس طرح معتبر اور حاجی کے ليے بال اتروانا واجب ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما سد کی دلیل یہ ہے کہ جب احصار کو سبب سے طواف اور سعی صفا مروہ وغیرہ ساقط ہو گئے تو حلق بھی ساقط ہو جاتا چاہیے کیونکہ حلق انہیں پر مترتب ہے اور باقی اہل علم کی دلیل یہ ہے کہ طواف اور سعی صفا مروہ اور رمی جہار جو احصار کے سبب سے ساقط ہو جاتے ہیں تو اس سبب سے کہ محصر اپنے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا کیونکہ دشمن اس کے اور بیت السد کے درمیان حالت اختلاف حلق کے کہ دشمن حلق سے تو مانع نہیں ہو سکتا تو اب جن فعل کے ادا کرنے پر قدرت باقی ہے اس کا ترک کرنا ایسا ہی ہے جیسے غیر احصار کی حالت میں ترک کرنا اور غیر احصار کی حالت میں تو حلق واجب ہے تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ احصار کی حالت میں بھی حلق واجب ہو اور اس کے ترک کرنے کا وہی حکم غیر احصار کی حالت میں ترک کرنیکا ٹان جن کے ادا کرنے پر محصر قدرت نہیں رکھتا وہ احصار کے سبب سے ساقط ہو جائیں گے وہو القیاس عندنا یہ حکم ہے کہ اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور جو حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی







لَا يَحْزَنُ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكُمْ بِبُلوغِهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ وَكَانَ مِنَ الْحَجَّةِ لَهُمْ عِنْدَكَ عَلَى أَهْلِ الْمَكَّةِ وَلَا أَهْلَ  
 هَذِهِ الْحَدِيثِ شَرًّا مَا قِيلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ اللَّهَ أَجْمَعَ النَّاسَ جَمِيعًا  
 عَلَيْكَ وَلَمْ يَحْتَلِفُوا أَنَّ لِلصَّيْحَى حَجًّا كَمَا أَنَّ لَهُ صَلَوةً وَلَكِنَّهُ بَلَكَ الصَّلَوةَ يُعْرِضُ عَلَيْهِ فَكَذَلِكَ أَيْضًا قَدْ يُؤْزَرُ أَنْ يَكُونَ  
 لَهُ حَجٌّ وَكَانَ ذَلِكَ لَمْ يَحْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَرَأَاهُمَا هَذَا الْحَدِيثُ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ دَخَلَ أَنَّكَ لَا حَجَّ لِلصَّيْحَى قَا مَا مَنْ يَقُولُ إِنَّ لِحَجًّا  
 وَإِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُعْرِضُ فَلَمْ يَحْتَلِفْ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ خَالِفَتْ تَأْوِيلَ تَحَالُفِهَا خَاصَّةً وَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
 هُوَ الَّذِي رَوَى هَذِهِ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ صَوَّفَ هُوَ حَجَّ الصَّيْحَى إِلَى غَيْرِ  
 الْقَرِيبَةِ وَأَنَّكَ لَا يَحْزَنُ بِهِ بَعْدَ بُلُوغِهِ مِنَ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ تَرْجِمَهُ إمام أبو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسطی ف  
 گیا ہے کہ جو لوگ قبل بلوغ حج کرے تو پھر بعد بلوغ اسپر حج کرنا فرض نہیں اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی  
 اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حج اسکے لیے کافی نہیں بلکہ بعد بلوغ اسپر دوسرے حج فرض ہے اور  
 ہنکی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس امر کی خبر دی کہ صغیر کے لیے حج کرنا جائز  
 سوا اس سے کسی کو اختلاف نہیں کیونکہ جس طرح صغیر نماز فرض نہیں لیکن اسکے لیے نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح حج  
 کرنا بھی جائز ہے سو یہ حدیث ان لوگوں پر حجت ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صغیر کے لیے حج کرنا جائز نہیں ہے اور ان کو پھر  
 حجت نہیں ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صغیر کے لیے حج جائز ہے ہاں فرض نہیں سو یہ لوگ اس حدیث سے کچھ اختلاف نہیں  
 رکھتے بلکہ اختلاف فریق اول کے ساتھ ہے تاویل حدیث میں چنانچہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 روایت کی ہے اور اس معنی کی طرف پھیری ہے جو ہم نے بیان کیا کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صغیر پر حج  
 فرض نہیں جانتے تھے اور نہ صغیر کو بعد بلوغ کے لیے کافی سمجھتے تھے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ**  
**اللَّهِ بْنَ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ أَبِي السَّخْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُونِي**  
**مَا تَقُولُونَ وَلَا تَحْزَنُوا تَقُولُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا عَلِمْتُ حَجَّ بَيْتِ أَهْلِهِ مَاتَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ إِلَّا سَلَامَ قَوْلِ أَهْلِكَ**  
**فَعَلَيْكَ بِالْحَجِّ وَإِنَّمَا عَبْدُ اللَّهِ حَجَّ بَيْتِ أَهْلِهِ مَاتَ فَقَدْ قَضَى حَجَّهُ إِلَّا سَلَامَ فَإِنْ أُعْتِقَ فَعَلَيْكَ بِالْحَجِّ تَرْجِمَهُ** چنانچہ حدیث بیان  
 کی ہم سے محمد بن خزيمة نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان کی ہم سہل سہیل نے وہ  
 روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو السفر سے کہا ستامین نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے  
 کہ فرما ہے تھے کہ آپ لوگ کہا کرتے ہیں میرے سامنے بیان کریں اور اب میرے پاس جا کر کسی سے یہ نہ کہیں  
 کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جو لوگ بحالت صغیر سنی حج کر لے تو اس نے فریضہ حج ادا کیا اور بعد بلوغ اسپر حج فرض  
 نہیں اور اسی طرح کہ جو غلام اپنے آقا کے ساتھ حج کر لے اُس نے بھی فریضہ حج ادا کیا اب اگر وہ آزاد کیا جائے تو  
 تو اسپر حج فرض نہیں **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ**  
**سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَمْلُوكِ إِذَا حَجَّ ثُمَّ عَوَّضَ ذَلِكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْضًا وَعَنِ الصَّيْحَى ثُمَّ يَحْتَلِمُ قَالَ**  
**يَحْتَلِمُ أَيْضًا تَرْجِمَهُ** نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزيمة نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں یونس بن عبید صاحب علی سے کہا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
 اس غلام کے متعلق دریافت کیا جو حج کرے پھر جب آزاد کیا جائے تو کیا اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں



فرمایا اس پر حج فرض ہے اسی طرح صغیر کے متعلق دریافت کیا جو حج کرے پھر بالغ ہونے کے بعد اسپر حج فرض ہے یا نہیں فرمایا اسپر بھی فرض ہے۔

وَقَدْ رَعَيْتُمْ أَنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثًا هَذَا عَلِمَ بِثَابُوتِهِ قَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَجَبَّ عَلَى أَصْلِكُمْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ دَلِيلًا عَلَى مَعْنَى مَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ كَمَا أَلْذِي ذَلِكَ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ لَا يَحْزُرُ بِهِ مِنْ جَسَدِهِ الْإِسْلَامِ قُلْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَهُ الْعِلْمُ عَنْ ثَلَاثَةِ عَشَرَ الصَّغِيرِ حَتَّى يَبْلُغَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ بِأَسَانِيدٍ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا تَنَبَّأْتُ أَنَّ الْعِلْمَ عَنِ النَّبِيِّ مَرُّهُ نَبَتْ أَنَّ لِحْجَةً عَلَيْهِ غَيْرُ مَكْنُوبٍ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ صِبْغًا لَوْ دَخَلَ فِي وَفَتْ صَلَوَاتِهِ فَصَلَّاهَا تَمَّ بَلْغُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي وَقْتِهَا أَنْ عَلَيْهِ أَنْ يُعْبَدَ هَا وَهُوَ فِي حُكْمٍ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا فَلَمَّا تَنَبَّأْتُ ذَلِكَ مِنْ اتِّفَاقِهِمْ نَبَتْ أَنَّ لِحْجَةً كَذَلِكَ وَأَنَّهُ إِذَا بَلَغَ وَقَدْ حَجَّ قَبْلَ ذَلِكَ أَنَّهُ فِي حُكْمٍ مَنْ لَمْ يَحْجَّ وَعَلَيْهِ أَنْ يَحْجَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجِّ حُكْمًا يُخَالَفُ حُكْمَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَوْجَبَ الْحَجَّ عَلَى مَنْ وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيلًا إِلَى الْحَجِّ فَلَا حَجَّ عَلَيْهِ كَالَّذِي أَلْذِي لَمْ يَبْلُغْ ثُمَّ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ مَنْ لَمْ يَحْجَّ سَبِيلًا إِلَى الْحَجِّ فَحَلَّ عَلَى نَفْسِهِ وَمَتَى حَتَّى حَجَّ أَنَّ ذَلِكَ سُخْرِيَةٌ وَأَنَّ وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيلًا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَحِبَّ عَلَيْهِ أَنْ يَحْجَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَجَزَّ الْبُحْثُ الَّذِي قَدْ كَانَ حَجَّهَا قَبْلَ وَجُودِهِ السَّبِيلِ فَكَانَ الْمَطْلُوعُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ الصَّغِيرُ إِذَا حَجَّ قَبْلَ الْبُلُوغِ فَقَعَلَ مَا لَمْ يَحِبَّ عَلَيْهِ أَنْ يَحْجَّ فَإِنَّهُ بَعْدَ بَعْدَ الْبُلُوغِ قِيلَ لَكِنَّ الَّذِي لَا يَحْجُّ السَّبِيلِ إِذَا سَقَطَ الْقَرْصُ عَنْهُ لَعَدَمِ الرُّصُولِ إِلَى الْبَيْتِ فَإِذَا مَتَى فَصَارَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَدْ نَلَّغَ الْبَيْتَ فَصَارَ مِنَ الْوَالِدِ مِنَ السَّبِيلِ فَوَحَبَ الْحَجَّ عَلَيْهِ لِذَلِكَ فَلَمَّا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَمْ يَحْجَّ حَجَّهِ وَلَا أَنَّهُ صَارَ بَعْدَ بُلُوغِهِ الْبَيْتَ كَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ هَذَا فَكَانَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَأَنَا الصَّغِيرُ فَفَرَضَ الْحَجُّ عَلَيْهِ وَاجِبٌ عَلَيْهِ قَوْلٌ وَصُولُهُ إِلَى الْبَيْتِ وَبَعْدَ وَصُولِهِ لَوْ قَعَلَ الْقَرْصُ عَنْهُ فَإِذَا بَلَغَ بَعْدَ ذَلِكَ فَجَبَّ عَلَيْهِ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرَضَ الْحَجُّ قَبْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا ذَكَرْنَا مَا قَدْ كَانَ حَجَّهِ قِيلَ بُلُوغُهُ كَمَا يَجْزِيهِ وَإِنْ عَلَيْهِ مَتَى يَفْلَحَ الْحَجَّ بَعْدَ بُلُوغِهِ مَن لَمْ يَكُنْ حَجَّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهَذَا هُوَ الْمَطْلُوعُ أَيْضًا فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ يُقْسِفُ وَتَحْمِيدُ وَجَبَّ اللَّهُ نَعْمَ

ترجمہ ادر یہ تو فریق اول کے نزدیک مسلم ہے کہ جس نے حدیث روایت کی وہ اس کی تاویل سے اعلم ہوتا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے باوجود اس کے خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حج صغیر کے متعلق جو قول تھا وہ بھی بیان کیا گیا تو اب فریق اول کے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ حدیث مذکور کے جو معنی بیان کئے گئے وہ فریق اول کے نزدیک بھی حجت ہوں یا ابن ہبہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اچھا یہ کیوں کر معلوم ہو کہ صغیر کا حج معتبر نہیں اور بجا لت صغریٰ حج کرنے سے فرضیت حج ساقط نہیں ہوجاتی تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ آخر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا دیا گیا ہے جن میں سے ایک صغیر ہے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو چنانچہ یہ حدیث ہم نے معنی سے اسانید کے اس کتاب میں دوسری جگہ بیان کی ہے پس جب ثابت ہوا کہ صغیر سے قلم اٹھا دیا گیا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر فرض بھی نہیں تو معتبر کیوں کر ہوگا اور فرضیت بعد بلوغ اس سے کیوں کر ساقط ہوگی اس مسئلہ میں تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر غیر بالغ کسی























مجھے معلوم ہوا کہ عطار رحمۃ اللہ نے کثری و روشن کو رخصت دیدی **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ**  
**قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَائِبٌ وَلَا كَالِيبٌ**  
**حَاجَةً إِلَّا ذَهَبَ مُحَمَّدٌ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ** سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سید بن منصور نے  
 کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبد الملک نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن ابی رباح سے وہ ابن  
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مکہ میں کوئی تاجر اور نہ صاحب حاجت داخل نہ ہو مگر احرام باندھ کر  
**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمَ بْنَ مَسْرُودٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي رَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ**  
**ذَلِكَ تَرْجَمَهُ تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ** سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سید بن منصور نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو یونس نے وہ روایت کرتے ہیں حسن البصری رحمۃ اللہ سے کہ آپ بھی یہی فرمایا  
 کرتے تھے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي رَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ**  
**يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحَرَّمًا تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ** سے محمد بن خزيمة نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطار سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا مکہ میں  
 کوئی شخص داخل نہ ہو مگر احرام باندھ کر **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُودٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي رَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ**  
**الْقَاسِمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحَرَّمًا تَرْجَمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كِي هَمَّ** سے ابن مازوق نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے ابو عامر العقدي نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افطح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم سے فرمایا  
 کوئی شخص مکہ میں داخل نہ ہو مگر احرام باندھ کر **فَانْ قَالَ قَاتِلُ بْنُ أَبِي رَاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحَرَّمًا**  
**قِيلَ لَهُ نَعَمْ وَهُوَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا خِلَافٌ أَهْلُ مَكَّةَ وَهَذَا أَيْضًا خِلَافٌ قَوْلِ أَصْحَابِنَا وَلَكِنْ لَمْ يَنْظُرُوا فِي**  
**عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيْنَنَا وَحَاضِرُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمْ أَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَدْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ**  
**الَّذِي ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هَذَا أَفَاعِدُ مَوْلَى ابْنِ عَمْرٍو عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ الْأَعْدَسِيُّ تَرْجَمَهُ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ**  
 کرے کہ اچھا جو لوگ موافقت سے آگے مکہ کی طرف سکوٹتے تھے یہ ان کے لیے عذر کرنا بھی جائز ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں کہا  
 جائیگا کہ مان جائز ہے اگرچہ ہمارے ائمہ موصوفین کے مسلک کے یہ بھی برخلاف ہے لیکن نظر و قیاس کے مطابق ہے جیسا کہ  
 ہم نے اوپر بیان کیا کیونکہ حاضر المسجد الحرام یعنی مکان مسجد الحرام سے ہمارے نزدیک خاص اہل مکہ میں چنانچہ نافع موطا  
 ابن عمر اور عبد الرحمن بن ہریرہ الاعرج کا یہی قول ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحَرَّمًا**  
**بِكَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عَمْرٍو يُسْأَلُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ يَلِكُ لَكُمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرًا**  
**الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَجَوْتُ مَكَّةَ أَمْ حَوْلَهَا قَالَ جَوْتُ مَكَّةَ وَقَالَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَعْدَسِيِّ تَرْجَمَهُ**  
 چنانچہ حدیث بیان ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو عمر بن بکر  
 نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ انسانی میں نے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جبکہ ان سے آیت کریمہ **لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحَرَّمًا**  
 میں نے کہیں افضلہ حاضر کے مسجد الحرام کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا مسجد الحرام سے خاص مکہ مراد ہے یا  
 اس کے گردنواح بھی فرمایا خاص مکہ معظمہ مراد ہے اور یہی عبد الرحمن بن الاعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
 قول ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَجُوزُ بِالْمَذْبُوحِ وَيُقِيمُ فِيهِ كُلَّ شَيْءٍ إِذَا قَلَّدَ الْمَذْبُوحَ

جو شخص ہدی بھجوتے اور ہدی بھیج کر اپنے گھر ہی میں مقیم ہے تو کیا اسے محرم کی طرح برہنہ رہنا چاہیے جبکہ وہ ہدی کے گلے میں پہنہ ڈال کر اسے روانہ کر چکا ہو؟

حدیث ترمذیہ الموزون قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا حاتم بن اسحق عن عبد الرحمن بن عطاء بن راعي كنيبة عن عبد الملك بن جابر بن عبد الله قال كنت عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم جالساً ففقد قميصه من عليه حتى أخرجته من رجلك فنظر لقوم إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال إني أمرت ببدنك التي بعثت بها أن تفلد القوم وتضع على مكان كذا وكذا فليست في يميني وتبينت فلكم أن لا تخرج قميصي من ذرايعي وكان بعثت ببدنك وأقام بالمدينة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الموزون نے کہا حدیث بیان کی اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عطاء بن راعی البیہ سے وہ ... روایت کرتے ہیں عبد الملک بن جابر بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنا قمیص مبارک گریبان سے چاک کر کے پیروں کی طرف سے نکال دیا لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا آج میں نے ہدی بھیجنے کے لئے حکم کیا ہے کہ ہدی کے فلان فلان مقام پر اشعار کر کے اس کے گلے میں پہنہ ڈال کر روانہ کرائی جائی پھر بعد کو میں نے بھولے سے قمیص پہن لیا اس لیے میں نے قمیص سر کی طرف سے نہیں اتاری اس وقت آپ ہدی روانہ کر کے مدینہ ہی میں مقیم تھے۔

## بیان المسئلة

قال أبو جعفر قد هب قوم إلى أن الرجل إذا بعث بالهدي وأقام في أهله فقلد المذبح وأتبعه آتة يجره فيقيم كذلک حتى يحل الناس من حجه ثم احتجوا إني ذلت بهذا الحديث ودروا ذلك أيضاً من ابن عباس رضي الله عنهما ترجمہ امام جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ جو شخص ہدی کے گلے میں پہنہ ڈالے اور اشعار کر کے ہدی روانہ کر دے اور خود انگریزی میں مقیم رہے تو اس کو چاہیے کہ محرم کی طرح برہنہ رہنا چاہیے جب تک کہ لوگ حج سے واپس آئیں اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی روایت کیا ہے حدیث ترمذیہ الموزون قال ثابٹ بن وهب أن ما لحا حدثه عن عبد الله بن كوفي يكن عن عمرو بن شعيب عن عبد الرحمن بن عطاء بن راعي كنيبة عن عبد الملك بن جابر بن عبد الله قال كنت عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم جالساً ففقد قميصه من عليه حتى أخرجته من رجلك فنظر لقوم إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال إني أمرت ببدنك التي بعثت بها أن تفلد القوم وتضع على مكان كذا وكذا فليست في يميني وتبينت فلكم أن لا تخرج قميصي من ذرايعي وكان بعثت ببدنك وأقام بالمدينة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الموزون نے کہا حدیث بیان کی اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عطاء بن راعی البیہ سے وہ ... روایت کرتے ہیں عبد الملک بن جابر بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنا قمیص مبارک گریبان سے چاک کر کے پیروں کی طرف سے نکال دیا لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا آج میں نے ہدی بھیجنے کے لئے حکم کیا ہے کہ ہدی کے فلان فلان مقام پر اشعار کر کے اس کے گلے میں پہنہ ڈال کر روانہ کرائی جائی پھر بعد کو میں نے بھولے سے قمیص پہن لیا اس لیے میں نے قمیص سر کی طرف سے نہیں اتاری اس وقت آپ ہدی روانہ کر کے مدینہ ہی میں مقیم تھے۔

وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں سولہ لکھا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی بھیجے تو اس پر بھی وہی واجب ہے جو محرم اور حاجی پر واجب ہے یہاں تک کہ اس کی ہدیٰ فوج کی جائے اور میں نے ہدیٰ بھیجی تو آپ مجھے لکھیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جس طرح کہتے ہیں اس طرح نہیں ہے میں نے اپنے ہاتھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدیٰ کے پٹے میں پھر یہ بچے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدیٰ کے گلے میں ڈالے پھر آپ میرے والد کے ساتھ ہدیٰ روانہ کر دی باوجود اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان چیزوں میں سے کوئی چیز بھی حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال کی یہاں تک کہ ہدیٰ فوج کی گئی کئی کئی سال بعد ابو سعید قال ثنا ابو سعید قال ثنا ابي سعيد قال انا عئيد الله عن كاذب قال كان ابي عمركا ابعثت هذبة وهو مقيم امسك عما يمسك عنه الحرم حتى ينزله هذبة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب ہدیٰ بھیجتے اور ہدیٰ بھیج کر گھر میں مقیم رہتے اور تمام ان چیزوں سے رکے رہتے جن سے محرم کو رکنا ضروری ہے یہاں تک کہ ہدیٰ فوج کی جاتی کئی کئی سال بعد ابو یوسف قال ثنا ابي حنيفة قال ثنا حماد عن ابي حنيفة قال انا عئيد الله عن كاذب قال كان ابي عمركا ابعثت هذبة وهو مقيم امسك عما يمسك عنه الحرم حتى ينزله هذبة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ جب ہدیٰ بھیجتے تو عورتوں کے پاس جانے سے رکے رہتے وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا لا يجب على احدكم هذا ولا ترك شيء مما يتركه الحرم الا يد خوله في الحرم الا بالبحر ولا متبا العنزة وكان هذا احتجوا به في ذلك ما قلدرونا عن عائشة فيما اجابته رزيا كما ترجمہ اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ محرم کی طرح برہنہ رہنا کسی کے لیے جائز نہیں جب تک کہ احرام حج یا احرام عمرہ میں داخل نہ ہو انکی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ حدیث ہے جو اوپر مذکور ہوئی واما ما حد ثنا علي بن شاذان قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن الشعبي عن مسروق قال قلت لعائشة ان رجلا من بني تميم يبعثون الى البيت وياضرون الذين يبعثون معهم معلميهم فيلذون ذلك اليوم فلا يزالون محرمين حتى يهل الناس فكيف تفتن بك ما فتمعت ذلك من ذلك الجواب فقالت سبحان الله لقد كنت اقل قلائد هذبي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يبعث بها الى الكعبة ويقوم فتنك لا يترك شيئا مما يصنع الحلال حتى يرجع الناس ترجمہ اور یہ حدیث جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعی سے وہ مسروق سے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کئی ایک لوگ یہاں سے بیت اللہ کو اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ پٹ ڈال کر ہدیٰ روانہ کر دیتے ہیں اور پھر اس روز سے محرم کی طرح رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگ احرام سے باہر ہوں آپ نے تصفیق کی جو میں پر وہ کے باہر سے من سکھ (یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارا جیسا کہ تعجب کے موقع پر کیا کرتے ہیں) اور فرمایا سبحان اللہ



رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے میں عود بنا کر مٹی بھی پھر آپ ہدی کعبہ کو بھیجتے اور ہم لوگوں کے درمیان اسی طرح رہتے جس طرح غیر محرم رہتا ہے یعنی ایسی کوئی چیز بھی ترک نہ کرتے جو غیر محرم کے لیے جائز ہوئی ہے کھانسی لگنا علی بن مسعود قال ثنا علی بن عبد اللہ قال ثنا ابن خالد قال کو یا شنادہ منہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے ہم سے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی کھانسی لگنا علی بن مسعود قال ثنا عبد اللہ بن عطاء قال انا داؤد بن ابی ہشام عن عامر عن مسروق عن عائشہ قالت کنت اقول یسید بنی یسید بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بالہدی وهو مضمین بالمدینۃ ویفعل ما یفعل الحیل قبل ان تصل الی البیت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطاء نے کہا خبر دی ہم کو داؤد بن ابی ہشام نے وہ روایت کرنے میں عامر سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں اپنے ہاتھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے بنا کر مٹی بھی پھر آپ ہدی کعبہ کو بھیجتے تھے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے تھے اور جو کچھ غیر محرم کر سکتا ہے کرتے تھے کھانسی لگنا فہد قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قال ثنا ابو معاویہ عن یونس عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ قالت کرہنا فقلت القلائد لہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث بہ ثم یقیمہ لا یجئ بہ فیکف القلائد لہدی حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ابو معاویہ نے وہ روایت کرنے میں یونس سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے کفر میں ہی بنا کر مٹی بھی پھر آپ ہدی کعبہ کو دیتے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے اور کسی شے سے اجتناب نہ کرتے جن سے کو محرم کو اجتناب کرنا چاہیے کھانسی لگنا ابن داؤد قال ثنا ابو معاویہ قال ثنا عبد الوارث قال ثنا محمد بن یحییٰ عن محمد بن عیسیٰ عن ابراہیم النخعی عن اسود بن یزید عن عائشہ قالت کنت کنا نقول لاشاء فیؤسل لہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال ثم یخرجہ منہ لئلا یخرج حدیث بیان کی ہم سے ابن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حماد نے وہ روایت کرتے اس حکم بن عیینہ سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے بنا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ ہدی روانہ کر دیتے یا فرماتے کہ ہم روانہ کر دے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم غیر محرم ہی رہتے اور کوئی شے آپ پر حرام نہ ہوتی کھانسی لگنا محمد بن یحییٰ عن عائشہ قال ثنا حماد عن ابراہیم عن اسود عن عائشہ قالت ربما کنت القلائد لہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت لہ لکبیرۃ ثم یبعث بہ ثم یقیمہ لا یجئ بہ فیکف القلائد لہدی حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم النخعی سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے میں ہی بنا کر مٹی بھی پھر آپ ہدی کعبہ کو دیتے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے اور کسی شے سے









[illegible]

باب بیگار المحرم

## بجالتا حرام نکاح کرنے کا بیان

[illegible]

اور مشکل ہے کہ یہ سنتے ہوں کہ یزید کو محرم الحرام میں طواف بیت اللہ کر لینے تک عورت سے ہم بستر نہیں ہو سکتا اس لیے اس الحرام میں بھی طواف کے وقت تک عورت کے پاس جانے سے رکنا چاہیے کیونکہ اس الحرام میں بوجہ ناقصہ کے صاحبِ ہری یرطواف تو واجب ہی لہوں ردِ علیہ احتمال حمل سے ایسیسے پیدا کیا کہ نہ فرغِ باب کی روایت اس کے برصا ہے نہ مترجم سلمہ اللہ تعالیٰ

۹۶

P-

६

1













۱۰

۱۱

۱۲

بیان کی مانگ نے وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابی ایوب  
 وسلم نے اپنے خادم ابو رافع کو اور ایک انصاری کو کہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ کر لیا اور اس وقت کہ یہ میں  
 فَقَدْ صَدَقَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بِرَقِي حَطَابِيَهُ لِلزُّهْرِيِّ وَتَرَكَ الزُّهْرِيُّ بَيَانَ كَيْفَ هُمْ  
 وَجَعَلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَتْلُوهُ هَذَا الْكَلَامُ وَيَكْلُمُ بِهِ دُونَهُ فِي كِتَابِهِ حَدِيثُ بَيَانِ كَيْفَ هُمْ  
 تَكَلَّمَ وَقَدْ أَجْمَعَ جَمِيعًا عَلَى الْكَلَامِ بِمَا ذَكَرْنَا فِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي صَبِيمٍ وَمَعَ هَذَا أَفَادَ تَعَالَى عَنْهُمَا سَے وہ بھی کہ ہم صلوات اللہ  
 مَهْرَانَ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ سُرْقَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُسْقِطًا تَرْجُمَهُ ابْنُ رَسْبِي حَتَّى تَنَالُوا سَمْعَ بَنِي تَمِيمٍ  
 بیان کیا ہی جا چکا ہے کہ عمرو بن دینار نے زہری رحمہ اللہ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہی کہ جعفر بن ابی صہیم  
 سے اور یزید بن الاصم کو ایک سو ابی بوالشخص کہا اور اہل علم سے خارج سمجھا چنانچہ زہری نے اس کی حدیث کو  
 اعتراض کو تسلیم کر لیا اور اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا حالانکہ محدثین اس کے کلمہ کو بھی زہری رحمہ اللہ سے روایت  
 سے کہ رتبہ والے کے اعتراض کیساتھ حدیث کی تضعیف کرتے ہیں تو اب اس حدیث کو چھوڑ دینا چاہیے کہ وہ نے میں کیا  
 ہے جس کے ضعیف ہونے پر عمرو بن دینار اور ابن شہاب زہری دونوں نے اتفاق کیا ہو دوسری  
 روایت کی ہے اور سیون بن مہران محدثین کے نزدیک حجت میں حجت ثانیہ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي نَجْمٍ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ سُرْقَانَ  
 لَوْ كَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَهْرَانَ قَالَ كُنْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَجُلٍ فَقَالَ هَلْ يَتَوَدَّجُ الْحَرَمُ فَقَالَ عَطَاءُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَسْرَ سُورَةِ أَحَدٍ قَالَ مَيْمُونٌ فَقُلْتُ لَكَ إِتَانٌ لِحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ كَثِيرٍ إِلَى أَنْ أَسْأَلَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي صَبِيمٍ  
 أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا أَوْ حَرَامًا فَقَالَ يَزِيدُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ  
 فَقَالَ عَطَاءُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ هَذَا إِلَّا عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا  
 وَهُوَ مُحْرَّمٌ تَرْجُمَهُ حَدِيثُ بَيَانِ كَيْفَ هُمْ سَے فہم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے  
 جعفر بن برقان نے وہ روایت کرتے ہیں سیون بن مہران سے کہ ہم نے عطاء رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ  
 اس شخص نے پوچھا کہ کیا محرم نکاح کر سکتا ہے ہونے فرمایا کہ جیسے ۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کرنا حلال کیا  
 ہے سوائے اس کے کہ... میں نے اسے کہا کہ عید العزیز مجھے لکھا تھا کہ میں یزید بن الاصم سے دریافت کروں  
 کہ وہ مقبول علیہ السلام نے ام المومنین حضرت ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیساتھ بحالت احرام نکاح کیا تھا یا  
 بحالت غیر احرام تو یزید بن الاصم نے بیان کیا کہ بحالت غیر احرام عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ام المومنین ميمونة رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا نے ہمیں اس طرح پہنچا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو کیسا تھا بحالت احرام نکاح کیا تھا  
 فَأَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَهْرَانَ بِالسَّبَبِ الَّذِي كُنَّا وَتَقَعَ إِلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ  
 ابْنِ أَبِي صَبِيمٍ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ يَزِيدَ كَأَنَّ مَيْمُونَةَ وَكَأَنَّ عَنْ غَيْرِهَا ثُمَّ حَاطَمَ مَيْمُونٌ بِهِ  
 عَطَاءٌ فَقَالَ عَنْ يَزِيدَ وَلَمْ يَجْعَلْ بِهِ فَلَوْلَا كَانَ عَنْهُ هَلْكَانَ هُوَ الْكَذُوبُ لَمْ يَكُنْ بِهِ عَلَيْهِ يَزِيدُ  
 بِذَلِكَ جَعَلَهُ هَذَا هُوَ أَصْلُ هَذَا الْحَدِيثِ أَيُّضًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي صَبِيمٍ كَأَنَّ غَيْرَهُ وَالَّذِينَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی اور نے نہیں کیا تو انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اب میمون

باب النکاح المحرم

۱۱

قَالَ تَنَاكَسَا سِرًّا وَكَذَلِكَ تَنَاكَسَا سِرًّا

میں نے کہا کہ یہ ہے جو بیان کی گئی وہ کہ رجعت اسناد اسکا سلسلہ

میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چنانچہ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقبرہ میں تلمذہ سے ہیں چنانچہ

شیوخ ائمہ فقہائے کرام میں اور انکی روایت و ایت دونوں جگہ کتب لاہور بازار کشمیری

یہی حال ہے چنانچہ عرب بنیاریا یوب السخیتیانی بعد اللہ بن ابی نعیم جراح صحابہ طلب کیں۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت کیا گیا ہے

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جن لوگوں نے روایت کی ہے ان پر بھی رجعت

سند میں ابو عوانہ میں وہ روایت کرتے ہیں بغیر وہ ابو الضحیٰ سے

تو اب جو حدیث یہ لوگ روایت کریں ان لوگوں کی روایت سے کہیں اولیٰ

میں ان لوگوں کے ہم رتبہ نہیں ہیں چنانچہ شروع باب کی حدیث جو عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کے

راوی نبیہ بن ہب ہیں جو عمرو بن ہار کے ہم رتبہ نہیں ہیں جابر بن زید کے ہم رتبہ ہیں ابو مسہب غزوئی سے روایت کرتے ہیں

اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہر کیف نبیہ بن ہب علم و فضل ہیں ان لوگوں میں سے کسی کے بھی ہم رتبہ

نہیں ہیں جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا لہذا انکی حدیث ان اہل علم کی روایت کسنا شیعہ معارضہ نہیں کر سکتی جو انکے خلاف روایت

کرتے ہیں اس یہ حکم ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے تو یہ بالاتفاق ہے





# درخشاں الملک

رسالہ فارسی مصنف حضرت سید السادات  
مسبح فیوض و درکات عورت صمدی میر سید  
علی بن شہاب الدین بہمانی رحمتہ اللہ علیہ  
جاوی مسائل حرکت و سکون کثرت  
اشیاء علیہ السلام

## درجہ السرف و رسی

یہ کتاب وعظ و اعظمین کے لئے ارس مہدی ہے اس میں  
وہ وہ مسائل درج کیے گئے ہیں جو ٹری ٹری دوہری کتب میں  
نہیں مل سکتے۔ مصنف علام سے اس طور سے اس سال کا  
اقتباس کیا ہے کہ دریا کو گورہیں کر دیا یہ قیمت ۲۲

## شیخہ المحدثہ جلال لک

تاجران کتب لاہور بازار کشمیری سے  
(بازار عایت طلب کتب)

## فیض الستان

شرح اردو کتاب الامتارام  
محمد عبید الرحمن آجک کوئی کتاب  
حدیث مذہب جاب عطا لائے  
حضرت ابو عبدہ امام عطا  
کی اردو میں نہیں لکھی تھی  
بھی۔ غیر مقلدین بہت  
ظہن کیا کرتے تھے کہ کتب  
حقیقہ کی کوئی کتاب علم و ہمت  
کی نہیں۔ الحمد للہ کہ اس  
کتاب نے ان کی زبان ظہن  
کو روکا۔ شاہ علام مولوی  
محمد عبید الرحمن عجز لائے  
نے نہایت عمدگی سے اس کی شرح  
فرمائی ہے۔ قیمت صرف ۲۲

## درجہ السرف و رسی

یہ درسی کتاب علم صرف میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ پہلے کئی بار تھی۔ مگر سادت عدم تو بھی اہل ان مطبع عطا کی ملکہ مع ہو گئی تھی۔  
اور طلبا محنت عاجز و حیران تھے۔ سطرانادہ تانیقین جنہ قدیم تھی سے ہم بھی لکھنے کی گئی ہے اور ٹری کشش سے عمدہ  
کاغذ پر طبع کرانی گئی ہے۔ جس خط اور حوالی محنت مطالعہ کتاب سے معلوم ہو گئی۔ بلا تا مل علم مکاتیب سے۔ قیمت صرف ۲۲

## دیوان حافظ یعنی کلیات حافظ

محنتی جو اتنی قدیم و جدید معر سالہ اصطلاحات صوفیہ حضرات اس سے بہت قرآپ نے دیوان لسان الغیب مفسر الدین خجندیہ  
حافظ شہنشاہی علیہ الرحمۃ بہت سے دیکھے ہوں گے۔ مگر جب کام بہت بڑا دے رہے ہیں۔ کچھ اور ہی چیز ہے۔ پہلے صفی و دعویہ دیوان  
جیسا اہل مطابع کی کم تو بھی سے عطا در عطا نقل و نقل ہوئے کے سب سے بالکل نسخ ہو گیا تھا۔ لہذا اب بالک مطبع ہامی لکھنے کے  
نہایت کوشش اور صرف رکیت اس کی دوسری فرامی ہے۔ اور ایک سو چار نسخہ جدید و عشق جمع کر کے اسکی تصحیح کیا یعنی زبانی  
اور مقابلہ عام مطبوعہ و مشہور دیوان حافظوں کے سے تفصیل ذیل (۱۳۰۳) اشعار دہ (۲۲) غزلیات مکمل (۱۴۵) اور ان  
(۱۵) راغبات (۱۶) معاذ (۲۵) قطعات (۱۷) قصیدہ (۱۸) مسمیٰ (۲۲) ایات متفرقہ جملہ ۱۲۳ اشعار آئیں  
مطبوعہ سابق میں طبع نہیں ہوئے تھے داخل دیوان کے بہایت ہی محنت و معنائی و حوالی و عمدگی کا  
کے طبع کر کے قابل تحسین کام دیا ہے۔ مریدہ رال حاشیہ پر استعارہ لکھی کا ترجمہ ہی بہت کر دیا ہے  
اور جہاں لغوی معنوں کی ضرورت تھی وہاں لغوی اور جہاں اصطلاحی معنوں کی ضرورت  
تھی وہاں اصطلاحی معنی لکھ دیے۔ اور آخر کتاب میں رسالہ اصطلاحات  
صوفیہ ترتیب حروف ابجد سے جمع ۲۲ صفحہ ہے۔

## موطا امام محمد

معما شکر خم اذوق  
تاریخ علام نے اس کتاب کی ترج نہایت لبط سے  
کی ہے۔ جو قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۲۲

## کلام التہذیب

یہ کتاب کوئی کتاب بلکہ نایاب تھی۔ مولوی فضل علی صاحب نے  
محنت اور جانفشانی سے جملہ مکتبہ قلمی نسخہ جمع کر کے اور  
کتاب مستندہ نسخہ سے اسکو بھی کیا۔ مگر یہ کہ یہ کتاب بہت  
صفت موصوف ہے۔ ناظرین حلد مزید اس در مطبع  
شانی کا اخطار کرنا چاہیے گا۔ قیمت صرف ۲۲

## الکلام التہذیب

جاوی کل معجزات خیر البشر علیہ السلام و احادیث صحاح  
شایت میں۔ بہایت شرح و لبط سے اس میں درج کیے گئے ہیں  
قیمت بلا حصول

## کلام التہذیب

یہ کتاب کوئی کتاب بلکہ نایاب تھی۔ مولوی فضل علی صاحب نے  
محنت اور جانفشانی سے جملہ مکتبہ قلمی نسخہ جمع کر کے اور  
کتاب مستندہ نسخہ سے اسکو بھی کیا۔ مگر یہ کہ یہ کتاب بہت  
صفت موصوف ہے۔ ناظرین حلد مزید اس در مطبع  
شانی کا اخطار کرنا چاہیے گا۔ قیمت صرف ۲۲

## مجموعہ سلطانی

رسالہ الیست جاوی کل مسائل ضروریہ  
بہ زبان فارسی لطیف سوال و جواب اگر  
بہر بار اور کسانیدہ شود تمام غلام  
بستقیم بہ لغز نہایت قیمت صرف ۲۲

## کلام التہذیب

یہ کتاب کوئی کتاب بلکہ نایاب تھی۔ مولوی فضل علی صاحب نے  
محنت اور جانفشانی سے جملہ مکتبہ قلمی نسخہ جمع کر کے اور  
کتاب مستندہ نسخہ سے اسکو بھی کیا۔ مگر یہ کہ یہ کتاب بہت  
صفت موصوف ہے۔ ناظرین حلد مزید اس در مطبع  
شانی کا اخطار کرنا چاہیے گا۔ قیمت صرف ۲۲

۳



# عن

طالبان انجارسید المرسلین و شائقان آثار

غلفائے راشدین پر واضح ہو کہ باوجود است و ضرورت ہم احتیاج

حضرات مقلدین حنفیہ کے کوئی اثری کتاب احادیث صحاح کے جو عبارات اور

معاملات میں شل صحیح بخاری صحیح مسلم کے جامع اور وصحت اسناد متن کے معتبر ہونہیں چھی

تھی۔ سو راقم آٹھ نے واسطے تقویت دین و تائید مقلدین کے ایک عجیبہ و غریب نسخہ جامع صحاح بخاری

## شرح معانی الآثار ترجمہ عربی

checked  
1987

تالیف شریف علامہ عرفان امام الفقہاء الحدیثین مقتدا الفضلاء المتقین شیخ الاسلام و مسلمین اعظم حفاظ احادیث خاتم النبیین امام الہام

ابو جعفر طحاوی علیہ رحمۃ اللہ الباری۔ جو ارباب کتاب احادیث صحاح ستہ کے معاصر ہیں بہم پہنچایا اور پیدائش تک اصل کا اور دو نسخہ

سے کہ تینوں نسخہ بڑی تلاش اور سی و ستیا پائے تھے صدائے نامی سے جو بکچرہ مقابلہ کر لیا۔ اور پھر کاپی کو دوبارہ فضلہ کراچی کی تصحیح و ترمیم کر کے

اور حافظ مظفر الدین صاحب بیہر مطیع اسلامیہ لاہور کے اہتمام سے عملاً کاغذ پر صحیح و خوش خط چھپوایا۔ کہہاں تین نقین جلد تشریف لادیں۔ اور ان

گرامیہ کو نقد جان دیکر خریدیں۔ بصورت تساہل رحمت انتظار طبع ثانی کرنی پڑی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دس روپیہ (دع)

### نوید تازہ

جو کہ اکثر لوگ فہم اور ان بان عربی ہو قادر تھے اسلئے ہی کتاب عربی معانی الآثار کا ترجمہ اردو و مشرق نہایت عمدگی سے تکرار کر کے

تمام جہاں لکھتے تاکہ وہ بھی اس کے فیض سے محروم نہ رہیں مزید سہولت شائقین کے لئے ہر کتاب کے چار حصوں پر منقسم کر کے

ہر اکٹھے شاعری بھی شریعہ و لغت کے لحاظ سے خط و ادب و شائستگی قیمت بلیغ اول حصہ۔ راج دوم حصہ۔

راج سوم حصہ۔ راج چہارم حصہ۔ ہر حصہ ایک ایک پڑھائی ہو گیا ہے بلا حصول

شیخ محمد علی بن ابی الدین تاجراکت

لاہور

Handwritten notes in Urdu and Arabic script are scattered throughout the page, primarily along the left and right margins. These notes appear to be supplementary commentary or references related to the main text. Some legible fragments include:

- Top left: "تفسیر التفسیر فی التفسیر..."
- Top right: "تفسیر التفسیر فی التفسیر..."
- Bottom left: "اصول الشاشی کلان..."
- Bottom right: "تفسیر التفسیر فی التفسیر..."